

مکتبہ عالیہ ہندوستان
آفرین جلال بخش ضامن

ہر دو دیوان اردو از شاہ افکار طبع آید و ہر ماہ یک مرتبہ ہندی فی الفیہ شری
نشان الخاطب بن محمد علی صاحب دہلی اردو لکھنؤ شری شری شری شری شری شری شری

کتابخانہ

دہلی بریلی

بریلی

کمر و نام نہدی اندلسیام بریلی اردو لکھنؤ شری شری شری شری شری شری شری
حسب حکم ہر ذیل مطبع کثیرا لکھنؤ شری شری شری شری شری شری شری

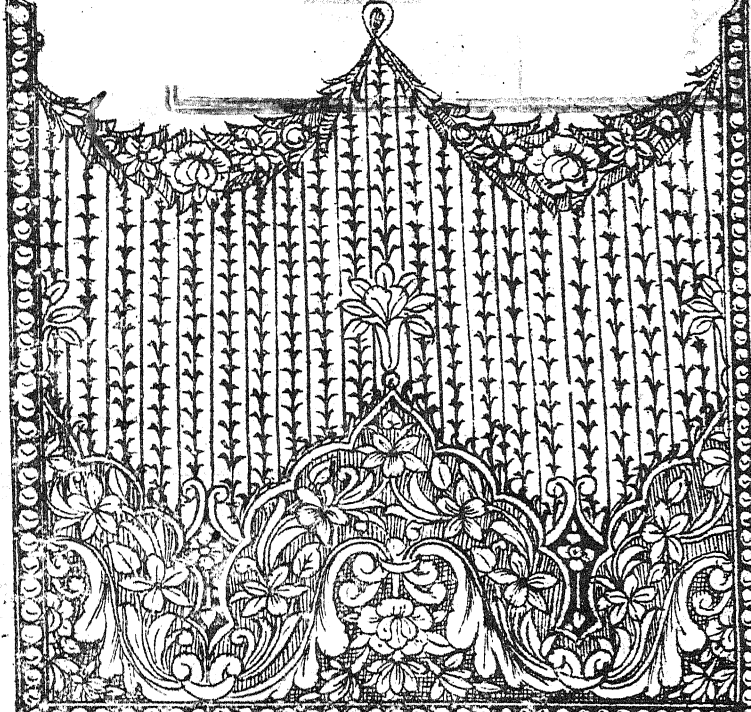
مطبع علوی علی بخش خان مطبع



بسم الله الرحمن الرحيم

دیوان دوم

سوقِ بخت کی شبنم کی آفتاب
 کوشتہ و حدیثِ گلزار نہ تو جیبا
 جی محسوسِ پیرِ نیرِ زانِ سا اہم
 غمِ کینہِ تیر کی اسکی تاب کی
 نیک لائے کی پیرینِ لایم کی کینہ
 غمِ کینہِ تیر کی اسکی تاب کی



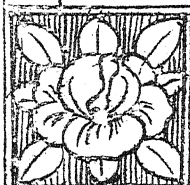
بسم الله الرحمن الرحيم

حسنِ حسین ہے ذکرِ جنتِ امیر کا قولِ علی حدیثِ پیمبر سی کم ہیز آیا نظرِ کلیم کو جلوہ جو طریب دیکھا جہِ شہ فی کتبِ ہی کش فی سنا کیونکر نہ ہو بلندِ سلیمان سی مرتبہ موسیٰ کے ہاتھ میں ہے کسطحِ عصا	جوشن ہے نام پاکِ صغیر و کبیر کا فرمانِ پادشاہ ہی شفقہ وزیر کا پر تو تھا ایک خضرِ روشن ضمیر کا مجمع ہی وہ صفاتِ سمیع و بصیر کا دوشِ سپی ہے پایہ علی کے سریر کا دربان تھا بابِ عالمِ رسولِ کبیر کا
--	---

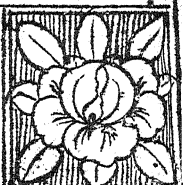
نیک لائے کی پیرینِ لایم کی کینہ
 غمِ کینہِ تیر کی اسکی تاب کی
 جی محسوسِ پیرِ نیرِ زانِ سا اہم
 غمِ کینہِ تیر کی اسکی تاب کی
 نیک لائے کی پیرینِ لایم کی کینہ
 غمِ کینہِ تیر کی اسکی تاب کی



<p>اک نامه بی ومان فرشته کی سابقا کهستی من انکو فیض کفاتی کنی مگر باطن من یرمابی سبارک سرعش اعجاز اوس جناب کج طاهر من است آتش کج کمان قدم کو اگر دستگیری حاصل تها بعد مرگ سیدان کاستر چالین ایتهی اکب جگه یک نکل بر ال خلاف کرتی تین کطرنیان کجیا</p>	<p>صالح سی بره کجرتبه پای مسکی فقیر پورا کیا سوال تمیم واسیر کا طاهر من فرش تها میر صبر کا قابل جهان ہی جبت مهر نر کا باز و بی گاماته خدائی تهر کا تابوت خود او شاستیر گردن کا اومایه سحر و مهابا جاب امیر کا شهر و بی نشاتین من تم نر کا</p>
--	--



نام علی مجور و زبان قسرت نزع ہی
 ہو خاتمه سحر ایتهی اسیر کا



<p>ازل سی سلسلہ ہی حسن قسرتان جنون نشتایا ہی محبی شایان کا نہ کہو لومونہ نہ کہو لومونہ و ال حسن</p>	<p>شکاف خانہ کن جاک مہی کجیا کا کیا ہی استخار و یک کجیا کجیا کا خزان من سحر و مهابا جاب امیر کا</p>
---	---

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like 'کجیا کجیا', 'میر صبر کا', and 'شکاف خانہ کن'.

Handwritten marginal notes in Urdu script at the bottom, including phrases like 'ایمان سلسلہ' and 'کجیا کجیا'.



اک نامہ ہی وہاں منتشر کیسا تھا
 کہتی ہیں انکو فیض کے فانی کی مگر
 باطن میں یرمائی مبارک سرکش
 اعجاز اوس جناب نے ظاہر میں کیا
 تفریق کہاں قدم کو اگر دھکیلی
 حاصل تھا بعد مرگ سیدیاں کا ترے
 چائیں چاہی ایک جگہ ایک گل پر
 اہل خلاف کرتی ہیں کس طرف ان کو کیا
 صلاح سیڑھے کرتے ہی اس کی فقیر
 پورا کیا سوال تمیم و اسیر کا
 ظاہر میں فرش تہا نہ میر جبر کا
 قایل جہان ہی رحمت مہر کا
 باز وہی گاماتہ خدائی توڑ کا
 تابوت خود او شہا شہر گردان کا
 اوفایہ معجزہ تھا جناب امیر کا
 شہرہ ہی نشاۃین میں خرم زور کا

نام علی مجوز زبان قسرت نزع ہی

شکاف خانه کن جا که می آید
کیا بی استخاره و لک می آید
خزان بهین بهیست بهیست

ازل ہی سلسلہ ہی حنفیہ شریعت
جنون نبوت ایہی محیی تسلیمان کا
نہ کہو بومونہ نہ کہو بومونہ

[illegible]

ساربان دیو و پری که دنیا
سیک فوس کیلی کی عمارت کن
نام اوں میں کہانی پر مشتمل مختصر
ای زبان حسن کی دین بہاری کن
جڑی عارف حضرت علی کی کیم
دق کر کے تو بیتہر کوئی ہا رکن
رخ اعجاز خدیوانہ کو کیا

[illegible]

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم	کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم کجاست که در این عالم
--	--

غیر کی همراه میشتی خوشی بر اسیر قلمم هستی سی عاشق کاتار ابرو گیا

چاهای زخمون کو مرهم ضیاء کو هورهای زخمیون میں جل سار گیا حال تبر سو کیا مجموعہ اضداد کا	ہونین زخمی تیغ ابرو کی ستم رنج کا ہی نشاط عید نظار رخ صلا کا آتہ آتش کا ہنگامہ ہی خاک و باو کا
---	--

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

زانوی دلبسته خاقان نهاده کلا
 یانک نازکی دوشش را بای کلا
 بسجود او بپیش پایم دوشش را
 بهی دی یوم دوشش را

المم کی ای تم توین کی کلفت
 بیازموم می یوت هیندن ای کلا
 خردم یون ایسا که می خالک
 مونی صفت فطر یاران نهنگ
 بهر قدم رای بهر دمی

۸

سراسر میانی و ساسان کلا
 سید جانگی کلا
 آملی قدم عشق نشان کلا
 کتای کوی ملک سخن کلا
 شکار جی شکار کلا

آنکه کا حلقه نهین بهر او بی صا و کا ریج تپوڑا ہی بہت ہی زنیو کی لی چشم مست با میری فکر سی غافل ہنر و خراشی ناخن غم کی جو کھلاؤں کہہ جیسی ندان میں ترا دیوانہ آیا ای پر افست قامت پچھونگی کہی غم کسا سابقا تیر جی ابی سی ترا نایتین جب نظر اخطو طال مرغان جمن وصف تیری حسن کا کیا کجی ارنگی جمن لی ہی جہنم کب خورشیدی تعلیم نو قید ہو میکا نہیں غم ہی فقط انام ہی فغان دل میں ہر سنگ ترا کس طرح کاٹی مضامین کج ہمار کلا	ابروی خدا خلعت ہی کلسی سا و کا ہی پی کی وسطی شیشہ نفس و کا اکھڑای مرغ دل سے خواب ہی صلا و کا بیستون میں بند ہو دم شیشہ فدا و کا خانہ بچھر میں غل ہے مبارک با و کا کب ہو سایہ جداشتا شعی سا و کا ذائقہ ہی سرکہ پیشانی زما و کا زانچہ سجھامین و سکوطالع صبا و کا دماغ ہی بیون دل میں عشق آنا و کا دماغ چہر ہی پر نشان ہی سلی اسلا و کا جی نہ گہرا ئی اندہیر میں کج ہمار کا گرد و عارض میں کج حال حیرت و لا و کا آدمی پر دج ہونا نشان کلا و لا و کا
--	--

شکار جی شکار کلا
 شکار جی شکار کلا
 شکار جی شکار کلا
 شکار جی شکار کلا
 شکار جی شکار کلا

سایه دل از کجایم
 سحر سحر ای سحر کجایم
 سحر سحر ای سحر کجایم
 سحر سحر ای سحر کجایم

وہ قدورون جیسی ریوان جن	قافیہ ہی تنگ کیسا مصرع شمشاد
روز و شب دین پی اکہو نکل اسنہ	دیکھتی ہیں تم تماشا گلشن چادکا

و

خانہ عیش مرا کلبہ احران نہوا	خواب گہو نین کلبا کہ ریشان نہوا
لی صفا خط سیہ سی مخ جانانہوا	دست کفار میں کم تہہ قرآن نہوا
غیر لیکر مری مضمون کو سخن نہوا	دیو خاتم کی چراغی سیلیان نہوا
دل ہمارا ہی کہ ہی اس میں نہوا	ورنہ آئندہ سی کابل ہی نہوا
پیر لائی درو اعطی ہمیں حضرت عتیق	خیر گداری کہ دماغ اپنا پریشان نہوا
ہجر کی شب ہمیں سید سحر ہو کیا خاک	سیہان خانہ کافر میں سلمان نہوا
نفع پہنچا کہ سیکو جمن گڑن سی	گل خورشید کہنی سی گر بیان نہوا
سجدہ سے ہمیں منع کراوی اعطی	برہمن نقل مسلمان مسلمان نہوا
نفرت خلق جو جیسی ہی رہا نہوا	غم ہمیں ہی جو میں جی رہا نہوا
شب سحر پیر لی وہ رتبہ بایا	ریشک آبا یہ فرشتی کو میں انسان نہوا

Ch 9
1981

تم غلاموں کو جیسا کہ
 یادوں کو جیسا کہ
 یادوں کو جیسا کہ
 یادوں کو جیسا کہ

ایک ایک کو ان کے
 ایک ایک کو ان کے
 ایک ایک کو ان کے
 ایک ایک کو ان کے

وہ مرض عشق تہا جیسی تھی ہر
 خط ملک حسن میں ہی کو انا ہی
 چشم و ابرو کا کینہ تہم چون چرخ کو
 واہ کیا نام نہ کر ہی خوشنما صد
 گر و کلفت فی جہا یا غسل اشکوں فی تہا
 روز ہوتی مین نئی طیار و اغویں م
 جانشا ہوں میری خمیر کی کو آتی ہی
 واہ کیا تنی کیا ہی کفر و ایمان کہ ہم
 پیر جسم ہم ہو گیا مین گواہ پھی
 اکیدم کرانہیں بہند چشم انتظار
 گردش کروں گے دہی سیکہ و گویا
 دفن ہوئی جاری ال گئی مین
 سیری منہ پر غم و شادی عبت ہو چکا

قصد کروں کسی عیسیٰ فی استقبال کا
 سیکڑوں مین ہر خط کی کٹ مارنے کا
 ہر فقیہ تیغ کی ڈور کا و عن قبال کا
 طائر دل کو پھانسا تہا سہی پندار کا
 گور کر کج مین احسان مند ہوں گے
 عالم اپنی خانہ دل مین ہی گسار کا
 اور برسوں ہی نیای ہی نگ کی سال کا
 چہرہ قرآن کعبہ و زلف مشکوں کا
 کہ تہا کیسوی کچہ نامہ ہی اعمال کا
 منتظر تہا ہی آئینہ تریں شال کا
 سیکہ کا خوف کب کہتا و خیال کا
 مروی لوطیہ مٹی ہوا و کو قلعین حال کا
 سانس کیا عم اگر مہدی ہی حال کا

ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی

ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی

ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی

ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی
 ہر سال کی دعا میں جی

فتنہ بابت کی باتیں
 دیکھ کر ہر ایک کی دلچسپی
 رہتی تھی۔ یہ سب باتیں
 سن کر وہ سب کی سب
 دلچسپی لے رہے تھے۔

کری گا حوت طاروس مچھنڈ پڑے وہ بادہ خوار تہا میں سرخا کی مگر غلط کر نیکی مضامین سست دیو کو نخل کے اکبر سی انسوی ننگ کہلا کہی گن کی دے ہکومارنی جو جواب خط نہ لکھا اور صنم فی تو لکھا تہا ری چہری کجبت نقاب کی ہو گلا نہیں مچھی صیادنی جو قدر کی شب فراق تیا پتا نظر کو تری دیا خدا نے ایش خاک کو رتبہ	جو مرغ او سکی گزک کی لئی کتا ہوا اوٹھا جو کوئی بگولا حتم شرب ہوا جو ما خلف فی اولاد گہ خراب ہوا قحج میں بادہ ہوا آئینہ میں آب ہوا ہمیشہ خچ عنایت علی احسا ہوا خدا کے گہری تو قاصد میں جواب ہوا ہجوم تار فطر روہ حجاب ہوا چہا قفس سے جو میں باغبا کو خواب ہوا گہن سے اس لیکن شید پرند ہوا سپہر قدر ہوا آسمان حجاب ہوا
---	---

کہان کہان نہوا میری مرگ سی ماتم اسیر خانہ زنجبہ تک خراب ہوا	صفائی ل فی کہی پتہ نشان گنگد کا کہ ہر انسومر اتارا سی چشم و زنج کا
--	---

۱۳

بیس میں جن پر گئی فریاد کیا
 دور ہمتش و مریہ میں ہاؤن
 ایک جلاو گیا دوسرا جلاو آنا
 خندہ گل سے اگر حال ہو ایں
 نابہیل سنایا و جید میں صیاد کیا
 مشک کی بار اور انک اور بیجا
 کہہ کر غفلت کی زور لگایا
 کہہ کر غفلت کی زور لگایا
 کہہ کر غفلت کی زور لگایا

ایک دن اب کا نامراجا ہوا
 مئی پیٹیف جوی موت کی پیٹیف
 ملک پوت کو آئی کہا ہوا
 اوس کیسا کو جو منظر نہ ہوا
 کہہ کر غفلت کی زور لگایا

باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد
 باین شادمانی من چون دلیلی که در دل می کشد

کسان با پی سکنه آرنه میری بیکر بهی مضمون ہی آن بین انحراف ک خدا جانی سپاسی لکوس سناور ک کیا ده کجی ہی بین مرکز کاف کبر ک ملاهی طر و زمین تاج به به کونفا ک که تکه نگیا ہی سر گریان لک ک پریشان ہو گیا مجموعہ اچار ک سلامت اگر نیمہ مری گرد ک احاطہ قاف ستی قاف ہی لک ک غزلون کی ہی شوچی ہی عمیق ک نہ نکلا جابی سی ستاوتیری ک کہ مطلع صبا ہو جامی گوت ک یہ عالم صوت عاشق سی اونی ک	میسر جم کو کب سے ہی انوی لک ک اسیر آراوی وینج سبده خضر ک زمین ادوی الفت سی ہی شری ک بدست کو رنگی مشق خط میں ک مرا خط لکیا او غنیمت یقین ک کبھی ننگ یانی فی محکمہ تقدیر ک ہوا شیرازہ بر ہم کمر ہی نفس ک جلیں گی ہو بین جبر کو بین ک بری خسار کو ہی اس ہی ہر نو ک نہ گردون آہ پر گنہ انجم راہ ک تری بچاک کی ہو نیسی ہی ک خدا کی واسطی ہی ہر ہی ک جلاوین حکمی کا غنہ ہو اگر تصور ک
---	---

چگونہ بین بین ہی اور اپری
 میری اس شہد ہی انوی لک
 تازہ مضمون سناور انوی لک
 چاہتا ہوں کہ ہو سب ہی ک

۱۲

داد ہی شک کہ انوی لک
 ایک ہی ہی ہی ہی ہی
 کسی ہی ہی ہی ہی ہی
 غنیمت ہی ہی ہی ہی ہی

ای ہی ہی ہی ہی ہی ہی
 ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
 ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
 ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

آیا جاکب در کل محبت را با نیت

اسیرِ انجی چہین پر پرور خلقت کی یہ لکھنا
غمِ عالم سی ہوا زندہ حضرت کا

<p>یہ صنمون چچ میں لایا مجھ ہی کو کاشمی کا نہیں چچ غل آبلہ دن کی لہن بکد رکا ملا ہی صل سی حیسم کو خلعت کا قدم سر پہ بیاہ کر کے کئی کسرتی ہا ہونی مدت کہ میری آنکھ نسوئی ہر جسی کہتی میں ہشتنا عجیب فرشتے عجیب نادان ہے جو عورت کو غمور و زہ رطوبت جہ کی اعتدا ایسی زرق و زفت اوٹھی عکلی کہنا دل میں بیاہ اور زنی</p>	<p>گریبان نگیا گرداب رہا ہی فکر کا پسند آیا ہی ہالہ میرا خوش تنہو کا کہ اب مٹوٹھی نہیں ملنا قریب الہ اکبر کا بلند و ازہ ہی سد اکبر کیا کبر کا صدف کی گہر کھی یا اب وہ اٹھ گیا اسی سرکار میں ہے ایک عالم نید و حر کا بدن میں جاپر دن کے بعد ازل اس کہ عالم آنکھ کی ناسو میں ہی وزن کا نہ بیٹھا عین باران میں غبار اپنی بکد کا</p>
--	--

قرآن تو میری کتابی نامہ ریاضیہ
کی مینس کوئی محل بنی گارہ
دوڑاوی طرف کو بولا ہوا
روکی کا ہنری کہ میں عین ہر فصل
صیاد آب و دوا نہ سلا اگر اوٹا
لیو آیا ایک طفل کا وٹا
زین کی گاہیہ ہر اوٹا
نوا

جای خیار خالی و دو دجرا درین
جنت بین این دو سطحی نظر هر دو
و این سی بوخانیکی میخوانی ای کرم
سرزانی حاجی ای غفر از او
تقصیر در پستان بود
و ناگوئی

تکلیف کا وقت مسلمان کی ہر ایک چیز پر ہے جس کا وہ مال یا جان یا بدن یا عین یا غیر عین کا مال ہو جس کا وہ مال یا جان یا بدن یا عین یا غیر عین کا مال ہو جس کا وہ مال یا جان یا بدن یا عین یا غیر عین کا مال ہو

دہساجا کا تو ایدل صفت کان قائلین نہیں کچھ خوف نہ غم نہ رنج نہ کھڑکی بہار و سکی دور و زہ سال ہر خوش گزشتہ خرام او کا پسند آیا ہوا دل تاشاکو روان آنسو میں جبک بڑی ہا و گہرین جو نقد جان او میں سمجھیں کچھ صدقہ ہیک ہی ہو ہی رہتے ہیں سب کی کفر و کفر جہان میں آشا بخلت کا کون ہی جسی محراب میں ہر روز باد وشت کہتے ہیں خدا گنہندیا او سکوت سے چار پانچ کی	خبر اک اسد اسیا حوصلہ ہی کس ہا و کا حصا اس سے اگر وہی گردن کا مکھنستان ہی نگین جالیج ہی تھو کا اوڑا یا ایک فی شاید چلن تیری تھو کا آہی سلسلہ کو نہ باران کی تقاطر کا نہیں ہے ایک حق پرست ہی چار و ضرر کا دکان عطار ہی مایکان میں گل کا کہ ہی بحر الجواہر میں ہی بحر بحر کا تق باند ہا ہی میری ہی گردن کا نہو تا صفت اگر شیریں میان میں ہر کا
---	---

اسیر و میں طلعت کی شیش غائبانہ ہی	کہ ہی سوئی کی گہر میں آئینہ میری تحریر کا
دل جلا یا ہنسی تیرا نام التمش خود ہوا	جان دینی سی سہار جان عالم تھا

آپ خط سب سے ایک ایک کر کے لکھیں
میں نے اپنے ہا و کا دل اس کے ہا و کا
نظر آ رہا ہے جو دھوا و عارض میں
باغبان جلوہ نشا و دھوا و عارض میں
مطلعت پہل ہی مایکان میں

۱۷

بہشتان کی ترکیا یا باغبانی
بغیر طریقی یا غافلانہ کن
نئی قدم نکال یا دوسریاں ہی کیا
چوشتا ہون میں یا دوسریاں ہی کیا
مطلعت ہی یا غرض زوفا و زکی
محراب میں اوڑن ہی یا دوسریاں ہی کیا

بائون کا کاشی یا دوسریاں ہی کیا
اوڑن کا کاشی یا دوسریاں ہی کیا
بائون کا کاشی یا دوسریاں ہی کیا
اوڑن کا کاشی یا دوسریاں ہی کیا

بیتک از نای در کوی گلزارانی کا
آرامی بنین این قاصد الوی برون کا
نورشید و ماه مولنی که ایمان یکا
وقت من در موب یا نظاری چاکر
سکه نکا کاراده متا کتازی بی
زکر محمد من نام صغوب پرایلی
یوسف بنین بو کوه
مخضل من هم جاسون جو کوی علی

صوت ہائی ہو الہیوں ہائی
اوس کو کہتے ہوں جو ان کو کہتے
برودہ مری نظر کا بیانی کی کیا
ای تیس لڑکی تھی کسی کچھ

1A

بیلانی چکی چکی کبلا کبلا کی
 طمان جان کس کس کی
 بانس بانس کامی احمد زدی
 مانتز لک آہ بین کی
 مانتز لک سی سی

او سی ریت کی تو عالم بزیبا گوی
 ویکہ کر عکس آنہ میں آنکہ او کی پہرے
 وقت و نی کی تصویر تہا جو خیال کا
 جان کی زنی میں دنوں کی اسید
 بحر میں ہی وصل کا حاصل ہاں کوفہ
 اسی صدمہ کو ریمیک کہ تیری عشق
 مہر عالم تاب ہی تو صورت شبنم بن
 کرو یا تیری سی فی اللہ ای کل
 دشت جوت میں کہیں لطف و محبت کا خیال
 ہیکل الی ان جان میں شمع اہل
 و سیاہ پوش لطف پریشان جو کیا
 دیدہ گریان کبریا استعداد ان کیا
 شعر کوئی فی کیا ہی تنگ بستہ

خجور شبید محشر شاہ نگیسو ہوا
 اپنی سایہ سی گریزان آب یہ
 جو گرا آنسو ہماری آنکھ سی گنگوڑو ہوا
 خنجر ابرو ہوا یا ارہ نگیسو ہوا
 یار پہلوسی اوٹھا تو درم دم پہل
 نجم طلوع ہی مرا مثل نعل بند ہوا
 پہر کہاں میرا بٹھکانا جلو گر حب ہوا
 ہر گل سو گن گلستان میں گل شہ ہوا
 سانپ جاوہ ہر اک نقش قدم بچ ہوا
 مشکافہ باعث خوریز آسو ہوا
 شاہ آسا چاک چاک آنہ را نو ہوا
 نگیا دریا زمانہ آسان پا ہوا
 و ہیان میں آیا چو بندو گور کا ہوا

[illegible]

لاکڑاڑی سی بہتری گنہار
طوف گرون حلقہ کیسی غلبہ ہوا

وَاِهْ كِي چمكاي تير اختر قسمت اسير
ماير كي انگشتري پايي سليمان تو هوا

جب تواضع ہمہنی کی تسخیر عالم ہو گیا
برف کا پانی پیا ہمہنی اگر سمجھ گیا
یا نجانی تہی کہیں باپ میں آتی
فلقل منیاسی آتی ہی ایسی صفا
وہ ہمیں میں جو اوہا میں ہمیشہ رز
عین بیکار میں جب بخلا زبان نام
اشکارا بار کار حسد کہ نہان میں
وسعت عالم سچی با وسعت دل کو سوا
میں جو رو با بیکار دل میں پئی نہی
رفعت رفتہ غیر فی اوس کہ میں پائی

19

اور اک تار کفن بیز کفن بجای گا
و یک ای منگی یی اسوق بانوان
خاکین اک دوزخ اصر حق بجای
سیر جهان کی اجار دوزخ بجای
دفعه دفعه توبه شب و روز بجای
ای روی جان کفن بجای
سوز سوز جان کفن بجای

[illegible]

سال کی سنی ہو اور دوسری ہندو کی ہو
 کلمہ کائنات کا ایسا گویا دیدہ یعقوب کو دان کی بھلا کا
 چاندنی میں آب کا طبل بن جائے گا
 کیا صفائی ہو تو کون کی شہنشاہ
 ساز و مطرب سی اور ساز و فن کا
 پشیمان و پشیمان کا
 راہ ایمان میں نشان یقین بجائی کا
 صانعان پروردگار کا

سوزش فرقت کی لکھنی میری قہری کہ نہیں مریم سنی نامہ یار کا انی نہ موت یاد آج خوشنیں گئی بیاریم میری حالت پر سجا کوہین ہنریشیز مرکی ہی ہم کو چھان میں جلکتی غیر کی پہنچی ہوئی پوشاک ہی ہار میری دینسی ہوا گلزار میں جھنکار	جو شکاف کھلتا باب جہنم ہو گیا زخم دل پہر لگا درد جگر کم ہو گیا نخل جو دیکھا وہ ہمو نخل ماتم ہو گیا غم سہی ایسی کہ میں خود صوت غم ہو گیا باغ حبت کا نظارہ جان آدم ہو گیا محکو ماہ عید ہی ماہ محرم ہو گیا جو گرا اشک لکھ سی پھول کو شہنم ہو گیا
--	---

دوزخ کی صاف دین بجائی کا
 خون دل کی باتیں ہیں بجائی کا
 شہر کھنکھانے کا اگر جہنم بن جائے گا
 جب قیامت میں اندھام ہو جائے گا

۲

فخر کیا دیوان کیا نون اگر تھی اسیر
 دفتر اک افراد باطل کا نہ اہم ہو گیا

جنتہ لکھنویں کو چہ میری یار کا قتل کتلا ہی مرہ شہرہ جی شہم یار کا شہرہ سری سی ہوا تیغ نکا ہار کا بیٹھا جاتا دل اور سکا سینی ہو رہتا	رحمہ للعالمین سایہ سی دیوار کا جنگ کے ناہی سپاہی نامی دیوار کا ہی مثل سیج باڑہ کا فی نام ہو دیوار کا اتوا اٹھنا بیٹھنا ہی یہ سربار کا
--	--

دماغ سوچا ہے کہ کیا عالم ہو گا
 دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا
 دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا
 دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا

دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا
 دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا
 دوزخ و جہنم کی آگ بجائی کا

بہترین کی صفائی
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

والتی ہی وزوڈرا کاٹنا ہی مرا
 خواب میں میری قدم نکلیں شے
 دیکھ کر وہ زلف و قدی میں رہو
 جلد لڑکر زخمی و ہری میں رہی
 مایہ دولت مال مارا قتل کیا بھوکا
 اہل حشمت کے زمانے میں کوئی سنتا
 کہا گیا دل کو ہماری سر نہ لاد
 غیر کی انگھون سی پوشی جو ہو نظر
 اگیا رونی کا جسد میں لگی ہو کھوٹا
 آہلی کو خانے چھیر ہوا یا مال خلق
 و دای قابل کلمے میں سلوئی کیال
 جو دکان بھی صوت شہر تاشان
 روی سینی سی لگا کر سکہ تیرا کو

و م بھی معلوم ہی قابل ہی تلوار کا
 واسطہ گیسو کا صدقہ چاند چرکا
 حشرک قایم رہو سایہ علم نوار کا
 چہری پر کہ رکھ کی ہنر خرم انداز کا
 خوب گھر ہی اوڑا تا ہی پنجہ یار کا
 مالہ زنجیر غل ہے موم بازار کا
 از وہا شاید عصا ہتا گرس سار کا
 لہجی سپہ ہاری دیدہ بیدار کا
 و ڈوب جائی گا سفینہ ابر بار کا
 ہی برا انجام دنیا میں غر آنک کا
 پی گئی کیا مال مانی میں تھی تلوار کا
 تیرا دیوانہ تاشا ہو گیا بازار کا
 مویون بہر یا ہم ہی من سونار کا

و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

کون یی بزمین بزمین کون یی بزمین بزمین
 کسند گرمی بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین

بار کیون بحر جہالت سی نہ ہوں ساع آہ
 نوح کی کشتی سفینہ ہی مری اشعار کا

مشرق تک قبضہ ہی ہوئی سبکی سحر کا
 بنگیار و مال ہی قاتل تری تلوار کا
 شہجہ مین تو شہر ہی اندھین جا کا
 مونس مین جنون کی پی سی گیار کا
 ہی یقین جا کہ گریبان پر دگر کار کا
 دست گردان یہ سو آس ناز کا
 کیون نہ وہی ہوٹ کر جہالتی تلوار کا
 ہو گیا شوق ہر کاتب خط گلزار کا
 رہنہ بھولا جو محکون خانہ شمار کا
 ہی جو امی مری بیری مین سستکار کا
 جاندنی کا کہت تھتہ بنگیا شہا

ماہ کیسا مہر ہی جو ہر ہی تیغید کا
 تہا دراز اس جہ ہن خرم و شہ کا
 ناز کا انداز کا رفتار کا گشتار کا
 بان کہا یا ہی جو ہن قتل کی کچھ کی
 سینہ پر داغ اپنا کہ نہیں گلزار کا
 نقد جان کو کر ہی ہر کی کچھ کی
 چشم و دشمن ہو ہی جو کو سیر کی
 کہتی کہتی عارض نگین جہان کی صفت
 ہوں وہ بکین جسٹے بیری کی چکر
 شام کو سوزنا لازم جاگتا تو کچھ
 جاندنی ہی کتری صفت ہی کھنا

ایک لکھ بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین

۲۲

ایک لکھ بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین

ایک لکھ بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین
 بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین بزمین

عاقبت به این بین کارهای بزرگ
 در روزی که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ

در روزی که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ

در روزی که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ

رازستی کا هوگیا فاش کسی سیاه
 باج عالمین است کوشش صلح
 انجمن قیدین هم لطف چمن جان
 آتش شمع مین یون خاک نهد جگر
 یارنگ اژدر خط شوق هماره پنجا
 بارها دل فی کیا سحر عشق عیان
 دل پرواغ خیال رخ رنگین مین
 زرد چهره صفت زردگر کیا حال
 تن مرا خاک هوا خاک بنی کردیگر
 شانه بکر نه کسی نصرت ساکن پنجا
 تن پرواغ خیا بهر کون بدی کیا
 سخت کب سینه پرواغ کی چکی چرخ
 نامه کیا حلقه یارنگ یارنگ

کبھی نجانہ میں گویا لیا غمہا
 خلق طووس کبھی سی کبوتر پنجا
 کہ قدم خانہ زنجیری باہر پنجا
 حیف پروانہ جاننا ز سمنہ پنجا
 شکر صد شکر کہ احسان کبوتر پنجا
 موم کس دن غم گم سی تہ پنجا
 یہ وہ طووس ہے جو خلد سی پنجا
 حیف ان سیم تنوں کا دین پروانہ
 دامن دولت محبوب میسر پنجا
 سرمہ ہو کر مین نظر کردہ دل پنجا
 ہار اوس کل کی گلی کا نہ پنجا
 جاکی مغل مین جینو کی یہ پنجا
 حیف میرا دل بیتاب کبوتر پنجا

در روزی که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ
 حاصل شود که این بین کارهای بزرگ

نہ پہلی دل کی گزشتہ شوقی طالع سی اخیر

ناخن عقدہ کشا بار کا خیر نہوا

یار کو ڈھونڈ نکالا کہیں لشکر اوترا
نیک و بد دونوں کی یکساں مٹی اڑھن
جسٹ اوس فلک حسن کو صد غور
پاکی کمزور مجھی پاٹ دیا خمون سے
دیکھ کر چاہے فن سر تیری خطا سون
سخت جانی فی مری مری قاتل بھی
نشہ کبر و اکہو کی جوانی موقوف
خلد سی محکوم خدا کی لسی ضلوع
تیری یوانی کو امی سبب شکایا
برزم حیرت میں نہیں مہملی ننگ کا
مثل طفل کی جو انہیں ہے بہو کی ہر

جب میں اوترا اوجھنی کی لڑائی
آہن مڑا نہیں بلوین میں اوترا
مخ زین فلک نیکی کبوتر اوترا
سارا غصہ مری قاتل کا بھی اوترا
قافلہ منزل نی آب میں کبوتر اوترا
سان کی طرح کلی پر مری خنجر اوترا
دو پہر بعد ہو اسی یہ کبوتر سب
میں ہی سیاتہا قرب کبوتر اوترا
طوق جب گردن قمری شی کر اوترا
بحر تصور میں کس نوز شنا اوترا
شیر ماور کی طرح زرق تھو اوترا

FA

عدمین علی که ناشایستی پاکدلتا در پاهای دل
کهن که بعد فاد عیان در او کانا
بی کی که درین پاهای خوش چون فیک
کلن که درین پاهای خوش چون فیک
مین اینا شیشه شول که پاکدلتا
فلک سی سنگ عیان پاکدلتا

ما پر کیا وہ سون کا نیکو چکر
 شاخا جیانی نانوہی کی سبکی
 دیکھتی تھی دیکھتی تھی سبکی
 دیکھتی تھی دیکھتی تھی سبکی

کیا کی اس مہر گران کی ہاں سہی	بڑھ گئی قیمت اگر گھر میں روز ہو گیا
دوستی دشمن ہی کی ہاں اگر چاہے	آب باران بن کی مشعل کو نہ ہو گیا
نوجوانی کہو کی پیری میں گئے عظم	شب کو اوٹھی چلتی چلتی روز ہو گیا
ریتہ جیشہ افلاطون لائبریکی بعد	جامہ دفن ہو گیا ختم برج دفن ہو گیا
ای پری پیکر مسلمان پہنیں تو کچھ	دیکھتی ہی ہاتھ دیوانہ برہمن ہو گیا
عسک کیا ہی خط اگر نکال نہ محبت	آئندہ تھا اور خاکستر سی دشمن ہو گیا
خشم گھبر گم باتوں سی ہوا سچ	وی کڑی حبیبی نہیں سچ ہو گیا
ترک دنیا کی تو باپا سبھی آفتی نجات	تن کو نقش پور یا می فقر حق ہو گیا

خط بھی جھوٹی دکھائی پری کی سہرا سیر
نامہ بر سبھا کی کاغذ پاک دامن ہو گیا

ہر فنا قوس حب میں گم شمع ہو گیا	بولی بت استدکرت برہمن ہو گیا
بھرمین متعل سی مہر بھگت ہو گیا	نیچہ فولاد کا ہر برگ سوس ہو گیا
دوستی کی دست آئی کہ دشمن ہو گیا	ارحبت شدت سی سبارق ہو گیا

سبب سی صاحبی
 اس خط کا مالک
 ادا کر دیا
 سیدان جنگ

۲۷

نیشہ نبوی جام صحرای ہو گیا
 رنگ بنات جاکو کہان باغ ہو گیا
 گولہ کا پھول ہون میں کہلا اور ہو گیا
 بڑھ بیدار ہون کہ ہوا در دہر ہو گیا
 سایہ ہا کا ہی ای کر پور ہو گیا

دیکھتی جوت مہم بنا تو ختم سارا ہو گیا
 فارون زمین میں از غنایات ہو گیا
 مای غیب جام جہان میں لالہ ہو گیا
 غم نہیں رہتے ہون بی جوتہ جاہل ہو گیا
 بادق ہون دل ہون ہا ہا ہو گیا

بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں

یہ تو آہستہ آہستہ مارا ہو گیا رخسہ آہن میں چڑا ہوا ہو گیا صحبت ناخن سے گرم ہو گیا خاک اور اٹک کی لٹی اندھی ہو گیا اک مین چکر طلائی سرخ آہن ہو گیا سنگ جو سررگ گشت غلاخن ہو گیا راہ لی چو دن گہری اور واز ہو گیا آرو پیدا کی دھتوں کو سنج ہو گیا اسکی ہاتھوں بکتری کر جی رہا ہو گیا جن حرارت سی شرانگ من ہو گیا موحہ بگیا یان مار رہن ہو گیا سر مارا ہو خالی طوق گردن ہو گیا	ناتوانی ہوئی لاغر پانی ہو گیا تیزی تیرنگاہ یار ہو گیا ناتوانی سے بیخیز ہو گیا قبر پریری کہی آگروہ شہسوار ہو گیا کیون نہجین سخت آتش فرج ہو گیا بخت برشتہ سی کرشتہ ہو گیا اوٹ گیا پردہ زیدہ گاہن ہو گیا کاٹنی میں جو راہ نخل مطب ہو گیا کیا نری تواری قاتل مرا ہو گیا سختی ایام میں زندہ باہن ہو گیا وادی غمت میں موت کی جواہر ہو گیا گفتگوی ناصح و واعظی ہو گیا
--	---

پانی یاری ہوئی جو ہر پانی ہو گیا
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہو گیا
 شل عفا ہن ہن ہن ہن ہو گیا
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہو گیا

بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں

بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں
 بادین عظمیٰ کا قلعہ داروں کی فوجوں کی آغوش میں

[illegible]

و سخط خاص سے پر زمین ہو گیا

چہکے وہ دماغ عشق چشمِ جام و بکریا
 غافل اس نیا فانی میں بکریا کو
 کیا قیامت کی تڑا اسی سخت جانی ہو
 جتنی زنجیر تہن پہیں جسے شہ گرو
 ایک عالم کو سلمان کعبہ خ کی کیا
 کعبہ خ کی مستم تکو تو کیوں بیخفا
 قتل کرتی ہن دیکھیں بدل خاصہ ترین
 جیسی سج کوچ سجاکوئی وشن باغ
 تیرسی سیر کوئی طائر نہ پاد ہرین
 ترک عزت کی تو آیا حسن کا جلد نظر
 حلق تک سیر نہ پہنچا پانی اسکی
 رات گذری نہ ملو و ماہ پہلو سی گیا

ما دو کار آموخه کا نقش باسی آموگیا
 یہ تہری شب کے شب میں کیا تو روگیا
 تہک گئی شانی مری قاتل کی ہا روگیا
 پاؤں میں اک حلقہ زنجیر کی روگیا
 جانی حیرت ہے کہ اب تک خال روگیا
 کون سا سجدہ تہ محراب بد روگیا
 معجزہ جانار ہا عالم میں جا بد روگیا
 اقربا سب حل بسی ہی داغ تو بد روگیا
 رنگیا تو اکیشا میں تر از ورہ کیا
 آبروی مد ہوا ز ایل تو ادھر روگیا
 سب ہوئی سیراب میں بسیا اچھو روگیا
 دل چلا نہ کو فقط اب دواع بد روگیا

نیکو خستامی
میرزا علی بن میرزا
محمد زکریا
نام رکن الی حضرت
از بر سوال ما و وسط
خط مبین است

19

تباہ موج ہوئی دم کو خیر
سینہ کا پانی ہی فانی ہو
یہ کہ بلا وہ نہیں حسین خطا
وہ مست ہوں کرا کوین یہ پھر
ذیل صوت مینا کی تازی
گل کی سن سیکے توی ہر
ایسا مدون خزانہ ہر

نام عزیزی و اسطرلابی
بسمه حمین کی یزیدین
لگن میں وز گن افکار
خطاوی چہ روزگار
لیا جیالہ جہانین
یہ مریں

کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا
 کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا

چاک کی صوت پر مگر ہیر چاک کا ہون نشان کنہ مگر یہ سب خلیاں کا جوش حشر میں سیماں کے پیشاک کا ایک ہی جہ کی مین اور جہ کی مین غنچہ گل دست بچہ ہی تھی لوشاک کا اب لون سی بن گیا ہر ماورج شاک کا سارہ دی گا کیا پاد تو خلیاں کا	بعد مردن ہجائی کی گشتی کیا تجھ دیدہ ترین الگ کین نہیں سلسلہ اس کی بان طوق و اسطرلاب چاہی ہے ہجر میں صبر سدا آہ کی کیون ہو خوشبو کہ تیرا جابہ نہیں جستجوی میں ورا اس قدر میں سیما قاب خاکی ہی لگ نک ہمراہ موج
---	--

کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا
 کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا

کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں رمضان میں ہوا کسی دن روزہ تاشام ہو گیا	
تنگ و ریشی کی مین کہتا ہے چاک کا ہی و لیل ہی خالق یہ دو افلاک کا حشر کا میدان ہی چاہت ہے سفاک کا مایہ خط سب میں ویا یہ مین غناک کا	قول ہے الفخر فخری صاحب لاک کا کوزہ گربت بک شہل ہی چاک کا آفتاب شہر ہی ایک تر خاک کا سب سر روانہ ہو اس سبج خاک کا

کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا
 کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا

کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا
 کبھی پانی کا نہ کیا اس حال میں
 رمضان میں ہوا کسی دن
 روزہ تاشام ہو گیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

K 11

چاک کی سیونے اور دوران ہوا کا
 پیم کی گانہ کی طرح کی طرح
 آئے کو اور کی طرح کی طرح
 مانو ان کی گانہ کی طرح کی طرح
 جب کی طرح کی طرح کی طرح
 ہوا کی طرح کی طرح کی طرح
 ہوا کی طرح کی طرح کی طرح

می کشتی میں، فلاطون کتب میں ہم سیر

آؤی کی راہ میں ہمارے ہاں
شہر کو کہتی ہو وہ شہر
نہ کہ ایک کا انداز میں اور ہوا
اس صفت کی بنا پر کہ ہمیں
آئینہ صفت کہ وہ مری گھر میں آنا

۴۲

[illegible]

نور تھی وہ نور کا سایہ نہیں تھا اس پر
کیون نہ ہو معدوم سایہ سید لولاک کا

<p> جو کہلا پھول چراغ کف صیاد ہوا جسنی تلوار سنبھالی مرا جلا دہوا رو دیا ہمیں جو بندہ کوئی آزاد ہوا بیخ قابل نبوی منشر فضا دہوا منہ سی نکلا جو سخن نکبت برباد ہوا پھر تو فرماؤ ذرا کیا بھی ارشاد ہوا جو کچھ اچھی بھی خنجر جلا دہوا تیرا گریز چکی من پر زاد ہوا </p>	<p> کو مستی سی ہر اک رخ چین زاد ہوا کہہ سی نکلا جو حسین باعث بید ہوا لطف اسد رجا وٹھایا ہی گن قارین رگ گردن لہو دیتی ہی تھوڑا تھوڑا جین حکمت ہی خوشی صفت غنچہ گل کالیان وچھی نی ہی تو کہتا ہوں کٹ گیا شرم سی آبی جو نظر تعلق رخ کمان کتری پر توسی بنا چہرہ </p>
--	--

[illegible]

ارڈو ہامیری لہنی سائیہ شمشاد ہوا
 جس محل میں گئی آپ ہ آباد ہوا
 حرف کو میری کفن خلعت بدشتا ہوا
 رنج اتنا ہی کہ تنہا مرا ہستہ ارڈو ہوا
 پنخشاخی سی سوا پنچہ قضا د ہوا
 خاک پر لوٹ کی جہاں شمشاد ہوا
 لکھنؤ فیض قدم سی تری آباد ہوا
 ایک برباد ہوا ایک گہرا آباد ہوا
 دوستی جس سی پانی وی جلا ہوا

طبع می ہوتی ہیں پیدا جو مضامین کے
یہ سمجھتا ہوں کہ میں صاحب اولاد ہوا

نه ہکو قصد صحر اکا نہ ہکو شوق گلشن کا
اوٹھای کب تک کوہِ ستم او شمعِ فریاد کا

گریبان کا فقط ماتہ آشناسہی باؤن اسر کا
اکہی یہ کلیجی اسخ تہر کا نہ آہن کا

ایکون

چون کاین بخت بد
 دل کو می بخت بد
 عاشق کی زهر خط بسز هر هوا
 مرنی کی دوا سزا
 توبه بنا که توبه
 بر ضد غم به کامند
 رخت و ده تو گویا تو شل گویا

کوئی چین کو یاد دلانا ضرور تھا
 بیڑی کی سبکدوشی کی جو خوش چمن
 کہ کچھ تو مٹا پائون بلانا ضرور تھا
 کیا یہ جو مٹا لگا یا بس تیغ کا
 تابوت کو بھی مٹا لگا ضرور تھا
 سیاہ طارون کو کیا تباہی نہ
 ضرور تھا ازہمین

اگر انباری سی ہکو ہو گئی حاصل سبکبازی
 بجائی ہو رد وعت چاہی ہو سبکدلی
 مری گم گشتگی کا بعد دن بہی عالم ہی
 نظر آتی نہیں طلق ثمرت و سکی لکھون بین
 جواب جاہلان بعد فنا ہی رنگ ہی محکو
 چلی جاتی ہے رخ شراہ عدم میں نہ پہنکے
 خدا سپرد انسان میں عاشق و سکی پروا
 شکستہ الہی طرحی حسی میں جی فہمی ہر
 جواز رک میں او نہیں ہی عالمہ باریک میں اندا
 وہ ظالم نجم میں قص کر تابی میں واپس
 چین مخروڑ زم آفت عالم سکی ممکن
 زبان چپ کیا درکار باباطن کو
 کیا ہی نقد جان بینی کو مائو او سنی غم کو

[illegible]

خانم زنی جان چن چو پند کیا
 سر آینه سحر کو قند و زهر
 حریف با روی سانی آید
 زبان تک کوئی ناله آید

قبول و سکویا ہی تری سی نی غلامی نہ	لقب اسو اسطی آزاد ہی گلشنیں حسن کا
دیا چکر تاج عوں کو یہ تیغ قاتل نی	بہ نور ہر ایک حلقہ نگیا رستم کی خوش کا

اسیر آئینہ قلب فانی ہلو بنایا ہی	
نظر آئی لگا ہی ایک عالم دوست دشمن کا	

نظارہ بیشتر کرتا ہی اوسکی دست و شن کا	ستارہ اوج پری آج کل بخت برہن کا
بھرا آئی اشک و فتنہ چن دیکھا رنگ گلشن کا	گمان کیوں نہ ہو ہی چمن پود گلشن کا
مستقل تہا کا ہون قاتل ہر روشن کا	تری یوار کا سکا ہون تہ تیری وزن کا
دیا ہی لختہ انی پاک کیوں کتی ہو بدگونی	قیامت ہی تجی قوس کعبی میں برہن کا
جنون میں پون کھکر سلسلہ گیسو کا مہا آہیا	ملا تہا کوچہ گیسو سی کوچہ چاک من کا
کیا بخاک تن کو ہمینی راہ حبت حیدرین	پر جبریل ہو گا شایانہ اپنی مدفن کا
پریر و کر لئی تخیل ہمینی خوش و حشر میں	ہنیں کم خاتم نگشت جسم سی طعق گردن کا
وہ زخمی ہون عین گئی جان چاک ہی عسی	کری بخیمہ مری خیمہ حکمر کو منہ ہی وزن کا
کر و طول عمارت شوق سی ان زلفانی	نہات ای مونسو سہجو کچھ ہی خاندن کا

کسی کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ

کسی کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ

کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ
 کب کوئی آہ

[illegible]

وہ پیاسا ہون بل شمعِ شمعِ تباہ کن
فلک فی سپرانی لکلی ماہ نو نیا پائے
سدا صبح کو وہ گہرا اپنی کھوموئی
جوین باز ک طبعِ ادنیٰ اپنے پہنچئی
ترجی تو کئی سی کانہیں میں ایک دیو نہ
قریب خالِ خطِ جہی گہری وکی چہرے
بہارِ صبرِ کھوتی نہیں فصلِ خزانِ غم کی
پیامِ مرگِ جان اس عالمِ خدا رکی لذت

اسیر امید باقی نہیں رہی مگر اُنی کی

او دہر ڈولینی کا دوں اج را دہر ڈولینی کا مسکا

<p> مرتبہ کیونچ ہفتی سی دو بالا اپنا لشکر ہی کوئی تو ہی پوچھنی والا اپنا اپنی ہی ہاتھی ہمنی سہنا والا اپنا </p>	<p> بڑہ کی موزوں ہی کھیں سہوئی لا اپنا اکی تربت بین کیرن فی کیا شا کیا دروسرین فی پھر ونہ آیا جو نظر </p>
---	---

جلال پنی انشدہ
یار عشق میں یکاکی کی گنتی چوبیس
نئی زمین پہ پہنچی انسان دیکھا
سوائی خبر ہی کی ملک خاکسار میں دیکھا
موتی پونج میں ہی عیب نبی کی
تو انشدہ کی عوض میں مہمان دیکھا
یہو اس آوازہ اغیار کی خوش آشی
پہ چسی پوچھو کہ غنی ہی اکھانج
جودل

چو دل کو غور سے دیکھا سر جان چو دل کو غور سے دیکھا
 سر جان کو غور سے دیکھا سر جان کو غور سے دیکھا
 سر جان کو غور سے دیکھا سر جان کو غور سے دیکھا
 سر جان کو غور سے دیکھا سر جان کو غور سے دیکھا

خونری کی جی مانع غلامی کیا
 کشتیوار کو دنیا میں زبان کیا
 کشتیوار کو دنیا میں زبان کیا
 کشتیوار کو دنیا میں زبان کیا

۳۹

یہ بھی ہم کہ کات کی کلا اور دیکھا
 شمشاد شمع قامت بخونری کی
 سبیل کای کا کل پچان میں لکھی
 حداد سبیل زما لکھی یاری
 میری کئی کہ رشتہ امید کی
 سو گلری ساقی جو ہوا غم ہو گیا

حوصلہ خوب شب وصل نکالا اپنا
 دونوں ماہو ہنسی جگر مہنی سنبھالا اپنا
 سچ تاوی کلجیا تہ و بالا اپنا
 جای گل لہ مین دل لیکل اچھالا اپنا
 ہی حلن ساری نہ مانی زالا اپنا
 تیغ قاتل ہی کہا دیتی ہی چالا اپنا
 غیسوار و کل رسالہ ہی سالا اپنا
 کاش وہ ماہ ہی سمجھی بھی بالا اپنا
 دفتر گل ہی ہی رنگین ہی سالا اپنا
 بوجہ مہنی تو وعدہ پر پشی ڈالا اپنا
 دونوں عالم کا ہی غم ایک لے الا اپنا
 طوق بزواتی ہو کیا و بھی بالا اپنا
 غم جو کلی گاتو کلی گاد والا اپنا

لب لب سینہ بسینہ ہی س ہی ہام
 دیکھ کر عالم پستان ہی صبر کی تاب
 بام پر پڑتی اور تری ہو بہت کیا با
 خوب نیزنگ کیا یاری گلہانی مین
 سری ہوتی مین سر عاڈہ شمشیر و ان
 پیاس مین مین جمع دکھانا ہون بانکی کا
 ہر سر موٹی ہر ہی و ان کو دل شک
 رات بہر ہتی مین گدو کی مکانی حکم
 وصف خسارہ معشوق رقم کرتی مین
 گے گوارا ہی کہ احباب ہا مین تاوت
 دار محنت مین وہمان بلانوش مین ہم
 بوجہ اوہ ہنسی کا مین محبت لاغر مین
 بعد مرنگی کہاں دیدم داغ خون

ایک عالم بادہ رستون میں لکھا ہوا
 کو فصدون کی کاش میں لکھا ہوا
 جہاں تاشا بار کا مین لکھا ہوا
 جب کی گاہ خون لکھی لکھی لکھی
 اندر وہ کون ہو جاتی ہی لکھی لکھی
 بولی سب کی کہ گریبان ہی لکھی لکھی
 مضمون

مضمون کمال نزاکت جادان کا یہ صبا
ساری دوق میں مصحف لکھ دیتی
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں
ہزاروں ہری نہ کتیا لکھ سہوں

عاشق زار کا تابوت تکلف سی ٹوپی	دو گہری کی لمبی تم دو جو دو شالا اپنا
غائبانہ بھی نہیں کونہ محبوب کیا	عالم الغیب ہی اللہ تعالیٰ اپنا

خونچون میں بھی ہی گوشہ نشینی کی آسیر	
پاؤں رخنہ کی گہری نہ نکالا اپنا	

جلوہ محبوب سے اپنا بھی جلوہ ہو گیا	محرپہ ہو گیا ذرہ ہو گیا ہو گیا
زلف سی دلچاہی کی شانی کو سو ہو گیا	دانت توڑ و نکاح کوئی بال سکا ہو گیا
جرم می نوشی سی کہا جھکو جھٹنے پر	فضل گل آبی نہ پانی تہی کہ سو ہو گیا
حرف کن ہی لوح ہستی ترمی حسی کا	کلافت رنگی طرح جو نہی نکلا ہو گیا
بتکدین ای تو ہو ہو ہو و تہوڑی جگہ	ہم یہاں آئی جو حکم حق تعالیٰ ہو گیا
روح قالب سی نکلتی ہی ہوئی وصل جنت	ملکی دریا میں فیض عین دریا ہو گیا
آپ اید میں ہا میں خلق کو اید اندی	شہر میں رونام باران صبح ہو گیا
خال خط لکھنی کی کاغذ نہیں کچھ حسیاج	نقش دل خشیون کی و سکا ہو گیا
فاتح کو حب اٹھیں اسکی خانی او گلخان	قبر عاشق کی و شن پنجشاخا ہو گیا

پانچا ماری کت کا شاید پلٹیں
کیا دل کی پوچھی تو ان نکھوئی پانچ
غیب و نگون کی کالک بڑ گیا
قصہ ہری اس کی بھال ہو گئی
اصدای شوق صفی صفی ہو گئی
قدیم کا بھی پیر سی کلا جوین
سردجمن ہزار قدم بھی ہو گیا
سیکھائی کا حجاب لادوی رانی

م
جسم سنی تانہ کا باسکب
دووی کیا جو نہی ہو گیا
دڑی لکائی تہی سر صبح
صحرای میں جلا کو کیند کی
گرگ کرد باد کمر سی پت
دیوانی میری بیاضیت نہی نہی
بانی خام کجا نہی نہی نہی
بیکین شعلہ کئی نہی نہی نہی
روز وصال با زو بان نہی نہی نہی
اتک کمان نہی نہی نہی نہی
جان کسے نہی نہی نہی نہی
دواہ ائی نہی نہی نہی نہی
دوش

دوست کی کیا آواز آئے
 مریب ایسی فتنہ
 راہ الفت میں چلے جانا
 سہمی پھنس گیا

میں نے بیوی کا
 مریب ایسی فتنہ
 چاندنی کی جگہ
 بول دیا باہ کا
 راز افست سی رہا

۱۴

ان کی فتنہ میں
 ہر کامیابی
 آئی تو اس سلاسل
 قدر جانیں علم کی
 کیا ہی گام و جاہل
 شعر اگر جا کر پڑھوں

طالع معکوس کا شکوہ کروں کیا نامہ بر	خط جو سید باہی لکھا سینی تو اٹھا ہو گیا
داغ کہا کہا کر ہزاروں کہہ بی جا	جو اوکا گل مری تبت پر ہزار ہو گیا
کشتیوں چلتی ہیں شہر میں ساہو	تہا جو چوراہہ مری روئی ہو کا ہو گیا
کعبہ ابرو کا جب آیا مری دل میں خیال	زخم دل محراب داغ دل مصلّا ہو گیا
باندہ کر حلقہ لگی سب دیکھنی بازار میں	گہری جٹ ہ ماہ نکلا گرد ہالا ہو گیا
دشت غربت میں لای فو اسی حکومت	غم گرا سب بات کا ہی خضر تھا ہو گیا
استد رطقت ہوئی اتل کہ ہل سکتی	جسم لاغر سیکر تصویر دیا ہو گیا
ای ہی قد تو جو گلست سج گیا انی خزان	سو کہہ کر غم سی ہر اک شمشاد کا شا ہو گیا
استد ر تکلیف قاتل سی ہو میں آہ	زخم جوتن پر لگا وہ موج دریا ہو گیا

مندی ام محبت ہو گئی آخر اسیر	
تم تو دانا تھی بڑی آخر تہہ کی ہو گیا	
زرد جھجک علم سی ہیر ہو گیا	اور ہی نیت بولی مصحف مٹا ہو گیا
جس طرف نکلا میں وحشی حشر بریا ہو گیا	آفتاب حشر سررداغ سودا ہو گیا

نہا مگر کہ عشق کا پالا لہن
 کئی کی کئی کی
 کلمہ پیم زنگین
 غلامی میں پانی
 گت ہوا خنجر قاتل
 لوری جلائی سیدل
 شعر اگر جا کر پڑھوں

جان نازک کرب کرکونی بو هه هه
 خشم و عین منی کاغذی بو هه هه
 زین گرم کوکاتی گایه لو هه هه
 دیروزی های لیکن گنی لغت این
 شکم مادی های به زیاد هه هه
 اشک بشنم کی دهانی سی بی تنو

واده ای گردون ای کیتا ای کیتا پیر مجی خاک گریبان کاشا هه هه دست نازک بوجهی خنجر کی چوما هه اسطرف نکله او دهنه ناهه هه یامری آتی سی قاتل کاسیا هه دیده لریان مرا گرداب یامری خاکسار جی نی کی دماسی علی هه او هیتی او هیتی دوش سپه خالی خازا هه گاده هوما جو هوما گاهه هه هم سیمه می تو نکا همکومالا هه سنگ نالون سی مری مانی سی هه داسن دل اسن بقی تخیلی هه لب ملا تهری تهر شعله پید هه	صبح سیتی سی جدا واده سیا هه پیر دکهانی خنده محبوب صبح بهار دیگا قاتل خاک میر می عوخی کی جوا کیا اثر می وصف وی سوده محبوب یه بی قمت کلهایا بو ماته قتل عام گرویه تیری تصور کی هرا ای حسن دانه جوا و گتا بی کتایه بی جان شرم تکلیف جاسی گتایه بی اسقدر حال استقبال ماضی پانسفیا کرن هنسکی دیکهانی اونی بهین جان کوه کن لی جایی شیشه سیلا مین کس بی سیکر کادیکهانی روتی بی بی شرارت کاسب بنگین دل نکا ارتباط
--	---

پهلوان کان کی دانه او این دی
 سون کادی اریانی ده سانه هه
 بی یو جاکا هه گایه دینا هه
 فون ی غل برادر کاکا هه
 نکی پوده لغت من رزه دی

۴۲

کل سی علی کی بانی بی هه
 ساهوی نی چچی بونک ایانی
 لاکونی رفت کی با سکا کور هه
 سله اشک کاتونی شمع مرده هه
 مویون کاکا و قلم ایی هه

این شک کی انفره دلی بود هه
 رشت سیکر جان بی سرب هه
 کل گری بی فلاس بی سرب هه
 بی سرب بی سرب بی سرب هه
 بی سرب بی سرب بی سرب هه

سختی تو چو درویش
 نجات صد تن جان کا دین
 سبھی بخت و کلماتی شکر
 در بستر گاہ لیکن گاہ دین
 سبھی بخت و کلماتی شکر
 در بستر گاہ لیکن گاہ دین

سبھی بخت و کلماتی شکر
 در بستر گاہ لیکن گاہ دین
 سبھی بخت و کلماتی شکر
 در بستر گاہ لیکن گاہ دین

نرم دل کو سختی یام کر دیتی ہیست ایک جس معشوق کی آنی نظر جان گئی ہی طیفہ قصہ وحشت مرا ہر خار کو	چشم گنی حریف پانی سنگ خار گویا ہر فرنگی عہد میں پنی مسیحا ہو گیا آبلون ہی رشتہ بستیخ جاوا ہو گیا
--	--

گل شکستہ شاخ پر ہی ہم یہ بھیجی اسی مصروع ترین نہا مضمون چید ہو گیا	
---	--

جو نرم حال میں اردوہ خرد سال ہوا جاری ل شکنی ہی سرخ حال ہوا لیا جوزلف کا بوسہ چکا یا یار فی سر غنا کا لطف ملا محکو فکر مضمون میں بلند چھی غزل میں جو بندہ گیا مضمون کبھی جیسا سنی مہری کسی نی نوک کی لی بغیر وجہ جو سرکاری کیا یون ضبط اوڑانی وادی غربت میں خاک آندی لی	ٹرپ ٹرپ گئی صوفی عجیب حال ہوا گرا کی کعبہ کو مشہور یہ بلال ہوا گناہ میں فی کیا اوٹھو انفعال ہوا مرا خیال ہی قوال کا خیال ہوا مری نظرمین وہی گنبد غزال ہوا کہشک گیا بھیجی کانچی کا احتمال ہوا دل غریب ہی ہوا رتو نکال ہوا نصیب مجھ کو اگر سائہ نہال ہوا
--	---

ادبیت جامہ کو تازہ دیت
 اگر ہم ہوتا خطا دوس کا
 تو پھر موسیٰ کو دریا راہ دیت
 اسیر اب بقا کی یکا بوس تی
 دل چاک چاک ابروی خمداری کیا
 دل چاک چاک ابروی خمداری کیا

منظور رک علام ہماشتن تو گ
 فرقیہ سی زنی بیداری کی
 آواز
 کہی جو اوستی نہ کا قصد گنکاری کی
 کہی جو اوستی نہ کا قصد گنکاری کی

دوون کو بعد ترک کمانداری کی لازم ہی ہری قبری ہو کہ طوار
 کشتہ کی بی بی ساری کی
 سہیل پچ ہول گیل گل گیس
 یہ ملیہ ادوی گیسوی خداری کی
 دزدن میں جان پچی بگونی کھی

سیاہ ہوگی یہ ابرو بناوہ خال ہوا	ہلال و نجم تک دواہ جب پہونچا
تمام سسرین ہر چند پانیال ہوا	لسان جاوہ کی ترک راستی کی روش
کبھی نہ عقدہ کشا ناخن ہلال ہوا	خک سی کام کسی کوئی نکلت ہی
برنگ شعلہ جوالہ طوق لال ہوا	کہون بدن کی حرارت میں کب لگن
مزاج یارنی پوچھا تو میں کمال ہوا	یہی علاج تھا میرا مرض کی شدت میں
قلم سی نقطہ گرانافہ غنہ ال ہوا	جو وصف گیسوی شگین کہی کیا تحریر

سرور سینہ پرواغ سی ہی دل کو اسیر
حسین میں ہول کھلی باغبان نہال ہوا

اگی جانا ہی پڑناوک سی پکان تیر کا	ہی مگر آہن با سینہ تری تختہ کا
برج آبی میں ستارہ ہی مری تقدیر کا	رو رہا ہوں بیان ہی وں چاندی کا
اس ترازو میں نظر آتا ہی تیر کا	طبع موزون وصف شکر کاشی کھی خانی
بال پر پہلا کی دوری مورچہ شیر کا	یوں کشتہ خاک سی مری گردانہ او
جو دور قہ تہاد و شالہ بن گیا کشتیر کا	وصف بو انجمن ج اور ٹی قہ کا کھدیا

۴۴

اعجاز راہ میں زری خداری کب
 اس ترک سی بی بی شمش القدر
 سبکی جانہ ترکہ یارنی
 جھڑی سبکی پوچی کب
 درکار روشنی پوچی کب

شعلہ کام آفل سبکی
 جگہ طرقت عشق میں دینداری سبکی
 ایک نیراز کا فو دینداری سبکی
 نامی کامیری سبکی
 زدن بی جاری جلانی یارنی
 سبکی سبکی یارنی
 مانتی چہ کتا بہت غم چہین سبکی
 سبکی سبکی سبکی

سب درشت کش عشق و شکر
 سب کو چرخ و چرخ و چرخ
 سب کو چرخ و چرخ و چرخ
 سب کو چرخ و چرخ و چرخ

انتم جگر و شوق و شوق
 عاشق و شوق و شوق
 شوق و شوق و شوق
 جگر و شوق و شوق

۴۵

طوق نصیبت ی را با بویک
 جاکوئی کوچه گیسو من دل
 خرد وین شاد و بویک
 پیانی زرد و بویک
 عشق من یمن کاہ ریابو بویک
 لی رسی ہتا او بویک

رنگ و کبرق بنام ہی تصویر کا ورنہ انگشت میں عالم ہی شیر کا خشک ہو جائی گا نہرہ جو شیر کا نوک نیز کی ستارہ ہی ہی تقدیر کا قصد اس فی کو ہی رشید کی تخریر کا منہ کو ترکا ہی اسوفا صستی سیر کا نہرہ شیر شکر شعلی کی زبان گلگیر کا دیکھ لو دریا روان ہا نہیں تصویر کا کہاٹ ہی اپنی غنیمت کی لاشی شیر کا ہر کمان کی کہر میں ہوا ہی گزار تیر کا شین ہی منتوج ہی کسو رہی شمشیر کا کان میں مجنون کی حلقہ ہی زنجیر کا ہر دل ہی ابرو کمان پکان ہی تیر کا	کون عالم کی مرقع میں ہی مہاسبت کا طفل بی صبری سی کرتا ہی تلاش جوشیر ای سگر جلد میری خون سی سیراب کر عاشق مرگان قاتل مومن زل آئی کو دوڑتا ہی دل کی چھپر نور پر کیا مری خطا میں ہی گرمی دیکھ ہی دل شمع کی پیکہ ہی شیریں دانی کا جوتنگ نقل سی ہر کر نہیں ہوتا ہی ہر کارصل دیہان میں بروی جان کی کٹی حاتی عم وہ جوان مجھ پیر کی گہر میں کہی آ نہیں کس طرح تو ام لڑائی میں ہوش شکست حاکم اقلیم وحشت کون ہی ہیری ہوا تیری ناوک کا نشانہ کونسا سینہ میں
--	--

ایک تصویر کی تصویر
 ایک تصویر کی تصویر
 ایک تصویر کی تصویر
 ایک تصویر کی تصویر
 ایک تصویر کی تصویر
 ایک تصویر کی تصویر

شماره پنجم و فصل بیست و یکم
اشک بنانی کا طوفان آید
پیکتهای و پیکتهای کیا بود
بر کانی ای که در سینه

یہ کہتی ہے یہ کہتی کیا ہوگی
برطانی ایٹل و سبیل دریان کی کو
ماتوں اور ایٹمی جہازوں کی
خاک ہو زمین کی اور زمین

۴۳
 باغ جنت میں کہاں کہہ سکتا ہوں کہ
 فلک پور میں ہی اُدھار دے دیا
 بنو ہاشم اور اُمی بھائی کی کو

بیت میں ان کو چم بھانڈاں دیو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سابقہ جہاز ہر ایک
تجربہ کار دہائی میں ہی
میں ہی ہر ایک
اور ہر ایک
میں ہی ہر ایک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جس کی ہر بات میں فتنہ ہے جس کی ہر بات میں فتنہ ہے
 جس کی ہر بات میں فتنہ ہے جس کی ہر بات میں فتنہ ہے
 جس کی ہر بات میں فتنہ ہے جس کی ہر بات میں فتنہ ہے

کشتہ یہ سیاب کو کرتی ہیں اس کی ہی سزا رنگ اور رایہ ساسنی میں تھکی ہوئی ہوئے دیوانہ جلا سکتا نہیں بھگو فلک ملک و حشت میں بجا رہے کیون ہو جائی عمل	حال تہا ہی پشیمان صاحب کسیر کا سادہ ہی طاس مٹا دھڑکی تصویر کا مانتی ہی قہر ہی لوہا مری زنجیر کا خط شمع رخ نی پرواتہ ویا جاگیر کا
---	---

پہر بہار آئی اسیرت جوں پیدا ہوا
 پہر ہی سوچ نگہت گل پر گمان زنجیر کا

تن سی سر کسا کر گیا و تہم گار جدا کیا جیتی یاری ہو کر دل نہ ارب گسکو انکار ہی حیدر کی ید اللہی کا صفحہ دہر ہی کو یا ہی ساطط شطرنج جان عاشق ہی خیمہ دار و کان خندہ دل واہ میر جمی صیاد کٹی ظلم طمس دور کیا ہو تری برو کا تصور ہی	ایک دم ہاتھ ہی مٹی نہیں ملو ارجدا مرگ ہی گرجی ہو سی سچ بیمار جدا ہاتھ ترکسٹن ہی نہیں نہ ہار جدا دیکھ ہی حکو یہاں اس کی ہی سفا جدا امی زنجیر مری عیفت کا ہی ازار جدا سب سیر وں سی کیا محکو گر قہار جدا کہ سپاہی نہیں کچ تا کہی تلوار جدا
---	---

۴۷

دیکھنا عشق مجازی تو بیان ہو جائیگا
 یاغ بن کہتی ہی زلیخا یاغ بن کہتی ہی زلیخا
 جاپو تلس میم پو گانا تو ان کا جاسکا
 دھوی خون کیلینا جائیگا قاتل درخت
 تو جد ہر تو گادو ہر سارا ہوا

میں نے ہمارا دل دیکھا ہے
 میں نے ہمارا دل دیکھا ہے
 میں نے ہمارا دل دیکھا ہے
 میں نے ہمارا دل دیکھا ہے

باب علم مصطفیٰ‌ای‌های مؤمنان

۳۴

بی تکلف از این باغ خندان میجای
حال کتبایونان ویدیه ترا
بیارگ ابر تار مرطوب
نشته و اعظمی قدر لب
روز جز

ماورین باغ ندیدیم گل از خار جدا

نور کریمائی
کوی جانان سی جلد پہ
نامہ بردار سطحی
اویس

نوکر کر تباہی
 کوئی جانان ہی خلد پر آ
 نامہ برد اسطہ تمہیں کجا
 اوستی زری واری کی
 پیچی گلیا مری مفدر کا
 میکده خلد وری سنی
 ساغری ہی چشم کو چکا
 رنگ عالم بدل گیا ایسا
 شکر یاد رہی خون ادر کا
 رخی

رونی من چی گیسوی شہزنگ کا خیال
 دریا پانی و ست اور پین ہم صوت تجا
 الفت بڑا کی لفت زرخان سی پین
 واقع ہون اپنی عیسے عینک کے طرح
 کہتی ہیں اسکی نافت کرو دیکھ کر یہ سب
 گل ہیں فراق یارین ہکو وہاں بار
 کیا خاک ہو اسے کینون ہی عیش کے
 اعلیٰ کا عیب ہی نہیں ہرگز ہنسی کم
 شہو رہی جہان میں جو تخیل
 یوں وی یار پر خط شہزنگ ہی عیا
 ناوان ہیں فراق اسفل و اعلیٰ میں جبر کیا
 سنتی ہیں ہم کہ اوکا کتا تیک شوقی
 تکلیف رفع ہوتی ہی کب فیض غیری

بہر ایک اشک ہرہ ہی ہر سیا کا
 عرصہ ہماری وکی ہی کہ م کی اہ کا
 زندان کا قصد ہی ارادہ ہی چاہ کا
 چشم غیری بھی یار انگاہ کا
 پایا شان اہ عدم میں بھی چاہ کا
 دہو کہا ہی اوس پر کف ہر سیا کا
 کب مروجہ بنا پر تراغ غم سیا کا
 بڑہتا ہی اور حسن کچی ہی کلاہ کا
 وہ ہی عافقیر کی یا حکم شاد کا
 جس طرح گرد ماہ کی مالہ ہوا ماہ کا
 جو ہی خدا تہر کا وہ پادشاہ کا
 مسطر میں صروف کچھٹی ورا نگاہ کا
 احسان ہر ہی نہ مشا وراغ ماہ کا

رونی من چی گیسوی شہزنگ کا خیال
 دریا پانی و ست اور پین ہم صوت تجا
 الفت بڑا کی لفت زرخان سی پین
 واقع ہون اپنی عیسے عینک کے طرح
 کہتی ہیں اسکی نافت کرو دیکھ کر یہ سب
 گل ہیں فراق یارین ہکو وہاں بار
 کیا خاک ہو اسے کینون ہی عیش کے
 اعلیٰ کا عیب ہی نہیں ہرگز ہنسی کم
 شہو رہی جہان میں جو تخیل
 یوں وی یار پر خط شہزنگ ہی عیا
 ناوان ہیں فراق اسفل و اعلیٰ میں جبر کیا
 سنتی ہیں ہم کہ اوکا کتا تیک شوقی
 تکلیف رفع ہوتی ہی کب فیض غیری

نشانی دہل کوست از کا
 کب پین مردان حق خدا ہی جدا
 دست از دہی مائہ تحسیر کا
 دی خدا احتیاج نفس کی
 یار ارادہ جھک داکب کا
 دیکھتی شہزنگ کرین گی ایسر

خاں کی شہزنگ کا خیال
 دریا پانی و ست اور پین ہم صوت تجا
 الفت بڑا کی لفت زرخان سی پین
 واقع ہون اپنی عیسے عینک کے طرح
 کہتی ہیں اسکی نافت کرو دیکھ کر یہ سب
 گل ہیں فراق یارین ہکو وہاں بار
 کیا خاک ہو اسے کینون ہی عیش کے
 اعلیٰ کا عیب ہی نہیں ہرگز ہنسی کم
 شہو رہی جہان میں جو تخیل
 یوں وی یار پر خط شہزنگ ہی عیا
 ناوان ہیں فراق اسفل و اعلیٰ میں جبر کیا
 سنتی ہیں ہم کہ اوکا کتا تیک شوقی
 تکلیف رفع ہوتی ہی کب فیض غیری

کون برسی کا اگر لال بادل ہوگا
 سب کو ہمارا کاروبار ہوگا
 کیا کون نہت ہوگا
 ہوتے ہی تو دور ہوگا
 میں نہیں بل جو ہوگا
 زائل اندوہ کہ کام انسانی ہوگا

کوسون سو اکی طرح سی وڑھاگتا ہوں
 سایہ ہی کہتا ہوں مجہ دم گیاہ کا

دل کہو لکھو ہوں شک نشان ہم کہاں آئے
 دامن ہی تنگ خیمہ ابرسیاہ کا

نامہ بر کو خلعتِ فرخندہ عالی ہو گیا ست پہری تو کیا ہوا ابدالی ہو گیا آسمان جام شراب پر نکالی ہو گیا جرج تاروں ہی جہیں ہوں خالی ہو گیا خم یہ چکر ایا کہ فانوس خیالی ہو گیا سنبلاہ ایا کہ ہاخم سی کہ بالی ہو گیا جو بندہ مضمون مضمون خیالی ہو گیا صاف مطلع ہو گیا سیدن خیالی ہو گیا رتبہ محبوب حق یوسف سی عالی ہو گیا خود نام کو دعویٰ صاحب کمالی ہو گیا	وصل کا پیغام لایا رتبہ عالی ہو گیا کعبہ میں آنی جو ہمیں پر خالی ہو گیا فیض ساتی ہی اپنا طرف عالی ہو گیا داغ جتنی تہی مانیں ہنہ ہنہ جی ہو گیا گل چراغ جام جہیں شہم سیکوئی ہو گیا کان سی لٹی ہوئی کچھ وہ لف سیاہ ہو گیا تہی تصویریں لکھ کی دم کمر سن ہو گیا گہری جیا پنی وہ نکلا شل تیج تھا ہو گیا ہی صبا ت پر ملاحت کو غنوق مکہ ہو گیا ماہ نو کو دی جو پنی وکی ابرو شال ہو گیا
---	--

کس شہر کی شہر میں دریا باریک
 غیر خیال جو دنی کا ہی نہ احوال ہوگا
 دردمین نہیں ہی کا کہی کی بعد
 اوس کی بھر میں اگر دستہ فضل ہوگا
 ہوگا بحرہ نظریہ سی اوشن

۵۰
 کہ کہنیا کوئی نہیں برک
 کی شواہد پورہ صبا مہر پورہ
 جارجن میں دریا باریک
 جارجن میں دریا باریک
 جارجن میں دریا باریک

خط مارشل نہیں کی باریک
 کی باریک کی باریک
 کی باریک کی باریک
 کی باریک کی باریک

یہودیہ ہندو قوم جو افغان ہیں وہ گلی
تکڑے کوئی صوفی گشتان میں ہیں
گلشن فیضیہ میں کیا وہ اب
اک حرف ہی ارض عیسائی نہیں رہا
ایک دم ترکہ کا حکایت میں درج
مست کلاچ خانہ زندان میں رہا
وہ ناقول من لکھنوی ہی گلی
ن اور غیاثی نہیں رہا

ایمان را جو ملک اسان میں ہوگا
ای ہی تو آفت میں غریب کیان کا
دیوانہ ہون میں باروی خدا براتان کا

51

روزانہ غریبوں کی خدمت میں جاکر
مصدقہ ان کیوں دے اس طرح ان کا
ہو باقی ہی تیرے دستوں میں
اوس چوروشن کی ہیں ہم پرانی
کسی بھی چیز رشید کہاں
کہا جا کے کیا

کے سینہ زخاں ہی کا چاکر گریبان
مہتاب کی گہلی پہی گریبان
پہنچ جانا ہی وہ دریاغ خان
دور رخ سی لنگر سرہ درویش پہنچ
فقدیری کے گہانہ پہان نہ دیاں
لازمی کے عریان نہ وصل میں
کرتی پریں شمع چراغ کیان
نچا بد نہ کی کنی رخ ہی بدون کا
خالی بن کیا کا مودن کی توان
ایں

ایں ترنیت جلا دین
 ران سب زخم شوی کون
 نظر زخم کون سب زخم
 زخم کون سب زخم کون
 زخم کون سب زخم کون
 زخم کون سب زخم کون
 زخم کون سب زخم کون
 زخم کون سب زخم کون

دل غریب کی ہوی ایسی گسفتا ر بلا	ہی سوا ذلف میں عالم شب عاشور کا
بہر گیا اوس رخ کی پرتوسی از خم جگر	بنگیا مہتاب پہا ہا مرہم کا نور کا
پستی قد مانع غرور ہو تی نہیں	سب پہاڑوں ہی یادہ تہہ ہی طور کا
مر گیا ہون میں صفای جسم جانان دیکھ کر	مقبر میں میری روشن جہاں ہو بلور کا
محرم زہم حقیقت کب ہیں اباب مجاز	کوئی پروانہ نہیں جاشت چراغ طور کا

اوج دنیا پر نہیں ہی سرکشی لازم آید
 زہر دنگی ٹھو کرین کہتا ہا ہی سرخسور کا

مضمون باندہا ہون لاشتم یار کا	صیاد ہون میں کی ہوی مردم سکار کا
سودار ہا جو گیسوی شکین یار کا	ناف غزال ہو گا درجہ مزار کا
کشتہ ہوا ہون گرینہ بی اختیار کا	در کار ہی کفن مچھی اشکون کی تار کا
لکھو اون وصف میخ چار یار کا	پانہ آئی خوشنویس ج خط غبار کا
نیکی کی قدر کیا جو نہو دہر میں ہی	رتبہ ہی ہو پ میں شجر سایہ دار کا
شاید کیا ہی یار کی پستان کا اسی وصف	بہر تی ہی موتیوں سی صبا سنہا مار کا

سم ۵

فشتی جباب بے ہیمی مکان کا
 کافی پیتا کچھ جانان کا ہی فصد
 دروازی آون تہ کی پردہ ہی کن کا
 اوٹھتا ہی کولالو اسیم اپنی لہی کا
 بنی ہی ہر قافلہ درگ وان کا
 دانہ الفت و زلفت ملک کا

دوبانہ تادل ہوا ران کی
 یابی غش میں ہو گئی بوی ناف
 مہم بھی سیکر دین منزل کی
 کوہ دہانہ پچی خال کی
 پینہ زنی کا ہنگام کی
 کچھ لکھو میں پنا دل کی
 جان اتی ہی بدن میں دل کی

ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی

طول آؤ نکوندی جو تری زلف سر ہندی ہو تا تو کف یار کی بوسیتا لالہ ہو تا تو کوئی داغ جلا تا دل نا تو انسی ہو اسو کہلی کا نا تو کیا عشق کر تا کسی شیریں سی جو ہو تا فرما	ختم حافظی کباک اتیں قج آن ہوتا سرسہ ہو تا تو نظر کردہ جانان ہوتا ہالہ ہو تا تو کسی ماہ پہ ورتہ بان ہوتا چشم جانان میں جتا جو میں گان ہوتا گرد بلقیس کی پیر نا جو سلیمان ہوتا
--	--

گر بلا میں نہوی ہم دم پکارا سیر
 ورنہ کیا شکر کفار سی میدان ہوتا

نیکی ہی ہم نگہ زری کیا عرض بی کا پر تو پڑا ہی جیسی دس چشم ز گسی کا کیا دل لگی خون میں و حشرت نہیں ششہ ہی بغل میں جام شراب لب جس و چشم جانان اچھے مقابلی پر لایا جواب صد فرصت مرض ہی	ہندو کی مردی پر ہی کلمہ پڑیا نبی کا لبریزی ہی مینا سونکی آری کا مردم گلیاں صحرا جھل ہی آدمی کا ساقی ہی مزاجی و دن کی رنگی کا کہل جلی گا لافہ بادام کاغذی کا پرز انہیں تہا رانسخہ ہی بوعلی کا
--	---

ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی

۵۶

ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی

ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی
 ہندی کی گلیاں دودھ لکڑی کا پانی

[illegible]

عاشق صحن عارفان از دل آید
 عشق کلامی شایسته بن ناز آید
 دل عاشق می پاید یاری یار آید
 آنکه عارفان جان کی مغال آید
 دو قدم بهی ای سست تنهن علی غریب آید
 صفت کانی که نوید از دل آید
 پیغمبری می پر از دلی بهمدین

<p>رنگ خاگری گاماته آپ کی بهبوکا دو غنچه لب بی یا گلگشت کوچه گلچین ہی بی ثبات گلشن گریان ہی چشم شبنم کیا غم حلیه جوح حاضرمونکی روشنی سی پیاسی مین ہم بلا دی تیغ نگه کا پانی ہی قرب لعل لب غنچه سی کی رفت ہم دام غم ہی چو پی مدت کی بعد کر جب پیر ہو گئی ہم ابروی یار دیکھا مین آئینہ یون و سکاوه آئینہ ہی میرا گر تی ہوئی سہیلی ڈوبی ہوئی خالی مشک کلاب ہی کیا آئی گل بوش ہوگو یافت کو دین کا دیوان لعل لب سست</p>	<p>انگلیون مین جو گامتا جل او ہو کر برون کی کہل جای گاجمن عقیقہ و کلی کلی کا ای گل سچ کی سنسا موقع مین بنشی کا مشعل غمی ان ہونگی کہ بیت چاندنی کا حیدر شیم قاتل ہی وقت مردی کا آفاق مین ہی شہرہ صیر سی کالی کا روتی مین کیوں اجا موقع ہی خوشی کا تقدیر مین دکھایا تو چاند قیسری کا ہر منطقی کو دہو کا ہی کس ستوی کا کیا بات ہی علی کی کیا نام ہی علی کا غش مین کوئی گنگھاوی بات پرچ کا اسکی شمع رنگت و سکا ہی نگہ پرچ کا</p>
---	---

بندی مین آئینہ دیوان کلبی سپر کیسی

۵۸

رنگانی کا سفید لب ساحل آید
 کوچه پادین بوجا توصلت ہی
 بیٹا پاؤن ہر جا در فاضل آید
 شکوہ شد کہ احسان جابنوا
 کو دین آب سب کر زار چکو

عند جان شمع و شمع کی حاصل آید
 موت آنی یون سچا کہ غم ہی آید
 اسطرح ابدی جانان مین آید
 پون و بخت ملاطمت جابنوا
 اندی آنی غنچه لب ساحل آید

شیخ برائی کی مانند چہی کر دیا
 ریت کی بجائے بنی ہوئی قلاب
 چلتی ہوئی کھجور کی جھلکی
 چلتی ہوئی کھجور کی جھلکی
 چلتی ہوئی کھجور کی جھلکی
 چلتی ہوئی کھجور کی جھلکی

ہی روشنی نہیں کیا خوب مصحفی کا

<p>وقت میں دست مرگ گلو گیر ہو گیا کیا جلد اوس گلی میں گم مرغ نامہ بر آوارگی میں ساتھ ہمارا ندی سکا روشن مری قدم تہی کیا کشور جون باران میں بھگو یاد اگر آگیا و شوخ میں چون ہ خاکسار کہ فیض نگاہی و اخطا تری زبان پر اکثر ہی خست رز وہ تیرہ بخت ہو جو مرغ کی سیر کی گہیر کی منہی و سکو جو لکھایا شوق ظاہر میں پراو سکی ہوئی ناسکی سی کیا وسعت جنون ہی کہ رکھا جو منہی بان کو چہ مہار انگلشن جنت سی کم نہیں</p>	<p>و یکھا جو منہ تو آئینہ شبیر ہو گیا گویا کرچی کمان سی جدا تیر ہو گیا تہک تہک کی آسمان ہی میں گہیر ہو گیا چھالا چراغ خانہ رنجبیر ہو گیا بھلی سی ابر دست شبیر ہو گیا سٹی کا دھیر تودہ اکسیر ہو گیا میں منہ لگا کی مور و نقصیر ہو گیا سرمہ نصیب دیدہ تصویر ہو گیا مضمون کچہ کا کچہ دم تحریر ہو گیا ہوں کا ہار درہ نغیر ہو گیا باغ وسیع کو چہ رنجیر ہو گیا رکھا قدم خوشی سی جان پر ہو گیا</p>
--	--

الجامعی ہی کی دو کام
 میرا غبار نکلا او نکلا حجاب
 کیا خاک انبا کا شائبہ ہو گیا
 سایہ چکی نکلا حجاب ہو گیا
 نظر ہوئی جب توصیف تیار ہو

و شمع ہی نکلا وہ انتخاب نکلا
 رکھا خدائی پردہ تیری مریض نکلا
 شہی بن گئی سب دم وقت نکلا
 دل می کا تو پاتھری کہوت نکلا
 وہ ان شاہن جہری منہ سی حجاب نکلا

نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا
 نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا
 نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا
 نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا
 نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا
 نشان کی ادنیٰ سا بیم ماعذاب نکلا

بیا خدایان بی باور از بنگار
 دین من و دین منی بی باور
 بیا خدایان بی باور از بنگار
 دین من و دین منی بی باور

تارنگاه ویدیه رخسیر ہو گیا تن گرد باد وادی تقصیر ہو گیا موتی صدف کو درہ بخت ہو گیا دریاسی موج بن کی نعل گری ہو گیا طوطی کباب شعلہ تقریر ہو گیا	گہر گل باخون میں کہ میرا ترضعیف قسمت فی محسب چچ کیا بعد گہی جہاننا کیا در وندان یارسی دیکھی جوتیغ عید ہوئی جسم ارکو تعریف خط بن سنائی جو ہمینی گرم
--	--

ایسا سفید بھسی ہی جان جهان اسیر
 ساغر میں بھی بادہ بہر اشیر ہو گیا

دل پہ داغ نقشہ ہی کسی قصہ عشق کا جو بومانی وصالی کا وہ انگارہ ہی آتش کا فراہموی سی لہو جو جلو کا طور میں کش کا نشانہ ڈھونڈتا ہی تراویں کی کیا کش کا نکو از نین بنی نام لکھلو اس کی کش کا یہ پھوڑا ہی نعل کا وہ پیو ویت کش کا	نہیں چاک جگر کو چہی دین کی کش کا جلا تا ہی میروں کہ بھی شوق اس کی کش کا بی عاشق غفلت کے پشوق کی لگی نگاہوں ہی کراہی لاغری نہاں میں کش کا ملاحت کفر کی کیا دل زخمی و پھانا کش کا نہیں ساقی تو پھر کیا شیشہ و ساغر کش کا
---	---

قصہ گرسنا نہاں خواہ آسمان
 بیا خدایان بی باور از بنگار
 دین من و دین منی بی باور
 بیا خدایان بی باور از بنگار

بیا خدایان بی باور از بنگار
 دین من و دین منی بی باور
 بیا خدایان بی باور از بنگار
 دین من و دین منی بی باور

چون در آید
پسین می بینی کاخال
چون در آید
پسین می بینی کاخال
چون در آید
پسین می بینی کاخال

جست بگو سلسله ای چنانچه در
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان

بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان

<p>دانه بسکو جانی تپی تها و عهده کام جو دهن هی بس گینه بی سی کی نام کام رتبه دندانون بی جانی کهم مصدا اسی چنگو مو مبارک وقت شکو شام کام صاف عالم انی مال و پرین بی گلام کام ایک بی جسم اور پیر این بی اندام کام هون عیان جبر تو پیر بی آینه کس کام کهل گیا اسی مصفی و آج عهده کام صبح میری شام هی عالم کهو کی شام کام طوق گردن نگیا صیا حلفه دام کام پیر ما هی جبر سر گردوش ایام کام گور کانه خانه بی تها کیا مقام کام هو گیا پرده شکب دیده بادام کام</p>	<p>قیدی طلب نکلا کچه دل لاکام کام اپاک عالم کی بی نام اوشت خود کام کام خنده دندان نکا کهو تها بی قدر و کو صبح محشر پیر بیان تو عهده دیدار کام صورت طلاق و هم روزار قیدی پیرین صورت تصویر یون مین قیدی پستی بی لطف کیا کلی جو خط رسا ره مشغول کام صید کر لیا مر منظور تها صیاد کو روز میر شب بی ظلمت شکب کیا غایب کام لاکه شکس جی جی سر نکالا دام سی شاه ملک فقر هون تخت زمین بی بی روز محشر یک نخچنی تختکان بر خاک تاوکل اندازی بیکی تیر نگاه یارنی</p>
---	---

بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان

بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان
 بخت خود را در این جهان

کلمه نشین جو ہوا و ہوا میں
 ہستی کی کوسلی کو ہر بل کی
 ہستی کی کوسلی کو ہر بل کی
 ہستی کی کوسلی کو ہر بل کی

ہر پند طبع عالم کی ویسی سنم خوشنویان چمن کو کر یا با تو چین کہ کی سہ قاصد فی ہنچا یا مراط یا ترک ساقیا کس بادہ کش کو آج ہی یاد سرا	کونسا کا فری جو تابع نہیں اسلام کا اپنی تفسیر مسلسل میں ہی علم دام کا دیکھنی صاحب یہ خط ہی سکی نام کا ہچکیان لیا ہی شیشہ بادہ گلغام کا
---	---

وہ شکار وشت پر آشوب حشت ہیں اسیر
 آسمان تک ایک حلقہ ہی ہماری ام کا

ہی سخن اپنا وظیفہ بسکہ خاص و عام کا کہ جوانی کہو کی پری میں خیال انجام کا تیری انگہوں کا اگر سودا نہیں ای کی کلن ہاتھ کاٹی قطع کی ہی میری صد کی با وصل میں وہ یا جو میں وہ برق شہ جلا تیر فداک سمع رہتی ہیں چشم بار پر رلف و روی یار کی شبیہ کا صلح پھی	لکھنؤ سارا نگینہ ہی ہماری نام کا ہی غنیمت صبح تک آئی جو ہو لاشام کا خشک ہو جاتا ہی ہر کیوں سبز باد کا کیا جواب دہی یابی نہ وہ پیغام کا ناگوار آنا ہوا باران بی پیغام کا چاہی سخن مجھی خاک تیرا دام کا یہ سیاہی کفر کی وہ نور ہی اسلام کا
---	--

کہ جلد تیری وہ سنگین کی
 کہ جلد تیری وہ سنگین کی
 کہ جلد تیری وہ سنگین کی
 کہ جلد تیری وہ سنگین کی

ہر پند طبع عالم کی ویسی سنم
 خوشنویان چمن کو کر یا با تو چین
 کہ کی سہ قاصد فی ہنچا یا مراط یا ترک
 ساقیا کس بادہ کش کو آج ہی یاد سرا

اچھی شاعری نظر آنی نہیں ہے
 یہ کہنے کو کہ وہ قدر کی ہے
 پتھر کی جگہ پر پتھر کی جگہ
 پتھر کی جگہ پر پتھر کی جگہ

بہت ایک قصہ ہے
 کیا ہے ایک قصہ ہے
 کیا ہے ایک قصہ ہے
 کیا ہے ایک قصہ ہے

۶۵

کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی

اور ہی عالم میں لہجہ ہی ہی ہی خط بنا کر اوکی ہر کیا کیا کند سازنگ لفظ بسم اللہ میں پیدا نہیں ہوا الف سانپ میں ہی کرین چند کعبی طوا آخر سر اول مضطر پنا چھوڑے صحت نہیں ہی ہی ہی ہی ہی ہی اشتیاق چشم جانان فی آنکس و بین دل جلانا ہو جو الفت میں چھوٹی شرط دلی شوق زگر کیوں کہی جان نہیں انتہائی شہ ہو تو شعر ویتا ہی مزہ ششیل لٹوٹی جاتی میں اسکی دور میں جند اطلاع کہ سوی حشر تک صحابہ	یہ زمین کس کام کی آسمان کس کام کا کیسا اگر نام رکھوں بار کی حجام کا یہ پہر ہوا وہ نشان ہی شکر اسلام کا کیسے ہی جسم پر جان نہیں اجرام کا رات تھوڑی ہی گئی ہی ہی ہی ہی کاسہ سائل ہی ہی ہی ہی ہی ہی جسم و اغون ہی سہرا پخل ہی ہی ہی پہر کہاں گرجی دورا رہ کہلی حجام کا منتظر رہتا ہی شیشہ شیشہ حجام کا جب تلک تپتہ ہو جائی ٹھر کس کام کا نام ہی سنگ لاخن کہوش ایام کا اپنی آنکھوں فی نہ کہاں خا ہی آرام کا
---	--

حال ماطر کا عیان مع تہا ہی ظاہر ہی آسیر

کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی
 کہیں ہی تو توئی کہیں ہی تو توئی

ہستی کی ایک سنی کی اب نہیں طاقت
 تم جو بوندی ہو پوٹول تو تو
 ای تو کیا نہیں تیرا لیم
 غد بالا کہی تو دکھلاؤ
 نہ کر دیت و صلا میرا
 کس کا کس کا رو کی غم منہ بند

سرخ آتہی نظر شیشہ جی گلفام کا	
<p> پیری میں جام دی چھپی ساقی شراب کا اس خشک ترین بادشہ بحر و بر ہی وہ بیان آیا چشم و ابروی ساقی کو دیکھو ہی و برومی دیدہ محقق باغبان آئی کا اونی خواب میں غد کیا تو کیا محرو اس قدر ہون چہ قلیاں کا شوق ہو آتہی تجکو دیکھ لی عشق آفتاب کو سا ایش پھر میں ہماں جنگ ہی نکلا نہیں ہی مصحف حاضر اس کی خط ثابت ہوا یہ ہکلو لالو کی شرم سی سابلت ہی کا دیدہ ترسی مگر جی سہر بتا ہی آج کل نکل آتہی اس کا خط </p>	<p> ہوتا ہی وقت صبح ظہور آفتاب کا حاصل جی مزہ ہی شراب کباب کا رکھا ہوا ہی طاق میں ساغر شراب کا بیل کی اشک شور میں عالم گلاب کا شکل شب فراق میں آنا ہی غاب کا گرداب کی حلیم ہو تو چہر جباب کا شبنم سی صبح دیتی ہی چٹا گلاب کا بندوق کا پیالہ ہی ساغر شراب کا آیا ہی اپنی شان میں آہ عذاب کا انداز تجسی سیکہ لیا ہی حجاب کا رکھتا ہی دست موج میں کلا سہ حجاب کا عاشق یہ شہرہ ہی مگر آفتاب کا </p>

۶۶
 مریزاں چو بند کر سب
 عشق کی سیوین ہون بہت نصیب
 ہی سکان غنار ازاد کامیاب
 غم فانی وہ حکمہ دیا جہین
 بچی ہنسنا نہیں نوا سیر
 فزوی کا فانی غلامی کھنڈ
 بالک الملک ہی غلامی کھنڈ
 چون وہ منہ نہ تھیں فخر
 کہ خدا ہی اٹھا سیکہ چہاں
 نہ پھونکا ہوا ہے چہاں
 جادو ہی خطا کستو سیر

یونان کی حال شرافت
 بر جا چہ چنانچہ
 یونان کی شہزادی
 یونان کی شہزادی
 یونان کی شہزادی

یونان کی شہزادی
 یونان کی شہزادی
 یونان کی شہزادی
 یونان کی شہزادی

چہس کی شہزادی یونان کی شہزادی یونان کی شہزادی یونان کی شہزادی	یونان کی شہزادی یونان کی شہزادی یونان کی شہزادی یونان کی شہزادی
--	--

پردہ ہماری آنکھ کا حاضر ہی کی
 منظور ہو جو پار کو پردہ حجاب کا

خیال آجی ہکچو پشیا افتادہ مضمون کا حجاب یار ہو جانای شوق و میثون کا جو بحر کریم آبی جوش آتش شہ پر خون کا جو شہزادہ تابان ہی تو کو ہر خشتان ہی اسی تعظیم کہی ہیں اگر آبا سگیلی وہ پیاسا ہون کہ پانی مہر جی پانی	کہیں سایہ کو صرغ و سرور قلم و زون کا نقاب پہرہ لیلی ہی سودہ چشم مجنون کا نشان کوئی نہ پای مثل لوزیان ریح سکون کا رقی پر ہی عالم او کی حسن و زلفون کا نکل آبا بدین ہی استخوان ایک منجون کا خزانہ حوض کا گنجینہ نجاتا ہی قارون کا
---	--

دلستان ہی مر ملاپ
 مورسان ب بگانی لوزا پ
 کہ پیالہ ہی پیلپ سیر
 ورق عقل و ہوش بین برہم
 سخت استری گنجت سیر
 لوگ نا آشنای عم بین

کون سنای مر شام سیر
 وصف گیسو ہوا جان کا جھال تو
 ار دل پیری جو لکھا تو ہوا جان کا جھال تو
 کاتبان گل اک حرف نہیں پڑا
 لکھی لکھی پیر
 بیختری مہر دین لکھی لکھی
 استخوان بعد فنا دفعہ رمال ہوا

خاکی ای که صدق می تواند نصیب
 صفت آن گردی است بقال بود
 لکھنوی بی گدازی و بدو ماهانه
 غنای بی سواد و بی علم
 بیرون کی بیان پر کن مل بود
 بیرون چه نفع از آن بود
 بیرون کی بیان پر کن مل بود
 بیرون چه نفع از آن بود

زمین کج دامن کوهی است که تنگ و تنگ
 زیاد و اوراک حلقه هوا زنجیر مخون کا
 زمین شتی سی کم مری کس طحیحین کا
 نه پایا گنج انجم کانه و دیکه گنج فارون کا
 هوا احوال جیسی فرقت موسی مری بارون کا
 جو کا فی سانس پو فیونیون کوفته افون کا
 ہماری سانی کیا مرتبه عقل فاطون کا
 زمین مری تہ فارون کی ہی ایک گنج فارون کا
 اراده آج کسکی شود دن ہی شجون کا
 لرب شت پرد ہو کا ہو پایا سو کو چو کا
 ہماری باتہ آجاتا اگر گنجینه فارون کا
 مری فسانه دل مری شری یاد افون کا

روائی اہل قنوی باد بانشتی می ہو

میں یہ ہمما کہ بیان کو یک بقال بود
 بی بی ہون جن مری از گدیش
 سنگ بن بوجو لافہ در مال بود
 ہنوزہ رنجی دشت کی یاد نصیب

سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 ابی سیری مری سانس با عین با عین
 خاک شینون مری سانس با عین با عین
 دست خطہ گردن مری سانس با عین با عین
 بارکی لاف کا بیکو کوئی سانس با عین با عین
 مری مری کو یاد اس حال بود
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین

سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین
 سواد ہائی مری سانس با عین با عین

فراق یارین آکھایا جیو
گھلا پادو کی موعون نی لہنا پائے
زین کو کپاتی نکل جانے آسمان
شندکارا دکرے عجب سر
نہاری تلک کر جیبتیان لکھائی

بلبل سی گل ہی شمع سی پوانہ آشنا
 مانع کوئی حرم میں ہی پانہ ویرین
 چنخی سی کام نہی نہیں گلہ سی باغبان
 بہاگی جو دور یار تو لازم ہی عشق
 جلو می کہا میں لاکہ پریشی شری سوا
 لازم نہیں وہ بات کہ دشمن بین نہی دوست
 باقی ہی جو مزاج میں تہی ویکی سا دگی
 بیگانی ہم میں سبھی اہل و ہرین
 جس جس جگہ گیا میں ہا ساتھ یہ مری
 گرداب ارکوبن کری سچ و دابل
 ماتم کسی نہی بھی کیا انا بعد مرگ
 مشتاق گوش ہی سخن آبدار کا

اک ہم ہی تو ہی ہی بیگانہ آشنا
 میں ساکنان کعبہ و تاجانہ آشنا
 اپنا ہی ایک سبز بیگانہ آشنا
 کب ہی چراغ ماہ کا پروانہ آشنا
 ہوتا ہی کب مراد دل پوانہ آشنا
 وہ کام کر کہ تہی ہی بیگانہ آشنا
 زلفون سی آج تک ہوا شانہ آشنا
 شیشہ نہ آشنا نہی پانہ آشنا
 ہی کون مثل سخن بیگانہ آشنا
 ڈوبی محیط عشق میں کیا کیا نہ آشنا
 بیگانہ اپنی قبر پر آمانہ آشنا
 یارب صدف سی جو دیکھ نہ آشنا

فلاک زنجی کو صدای کرارہ بول رہا
کفن میں نہ کو پہچانیں یاں ہی عشق
کہ قبر میں ہی تصویر ہی نری گمان
شب خزان فیروز خزان کو کہو
پسیر دیو نی کا لہر

که کالایین بی عالم بوی از گداز
خم شراب بیدارانی جاری
لفب بی سخن سلیمان بی بهر گداز
جای حکام هزارش که دشمن کی

انصار
غفای و جگر کوی
نورانی بی نیل چو گدازده
آن چون شکر سپیدی حنون کی سحر
سپید باریک بار باره
بهاره
انوار

از این که کاتبان و نویسندگان
 این کتاب در این باره
 این کتاب در این باره
 این کتاب در این باره

پرهیز شک ایستاد تو گیسوی قاتل نی	و مان زخم من عالم بویانی است
چلایا جنبش لبانی تر می گهنگی گشتی	اثر اعجاز کی گئی نه بین مینا بی جا بود کا
جسی مارانه مانکا او سنی مانی زور گشت	یادونی جوهر ذاتی بی و سکی تیغ ابرو کا

اسیر اک شعله وکی عشق من تبا هو ان سرگردا	
نمونه شعله حواله بی سیر کما یوکا	

مقام کیا گیتی او حسن کین پایداری	کها گن رعبان صبر کین فرشته صبر کین
حجت رحم جهان فکین دوستی من خجین	په پایی حکم زرد و من سانسپا بی شین کا
کها ان اهل وطن کی صحبت طنکو چو بوی بی	کیکسی بی با دوست خیال کیم کچه کین کا
زهی قاش غدری لی که اپنی خمیه بی بی نعلی	یشت و شست بین با ناپی گن گن قفس کین کا
اسی سچی نوش کیم حاصل تم کما بی نعلی	حضور تم نیر عاقل سپر چشما بی انگین کا
کرون اگر نقش نام جانان گن دیرین ایلی	تمام عالم موزیر فرمان با و بی نعلی کین کا
جو کجی کله و کوی بی و تو چو کربی جان آبی	و کاکل شک سا خج شو که نامه بی شک کین کا
کها ن تگش خجش و شین کیم خجک جلی سلی	جو دم بی باقی بی غن خجیل کله و ت کین کا

ساده و سبکی
 و سبکی
 و سبکی
 و سبکی

۱۷

نظراتی زمانه محلی و کلا اول
 پشت و در و یک ی کینی بین عجب و فیض
 خط عشاق و پره لیتی بین سید اوست
 زلف و کمالی عبادت شایسته ای
 بین بی هم کمالی عبادت شایسته ای

ایک بر این کتاب
 این کتاب در این باره
 این کتاب در این باره
 این کتاب در این باره

مطلب دل کا راز ہے دیرینہ پناہ
پیشانی پر تھیں یہاں جہتِ مطیع
نئی بیماریوں میں بے مضرت
نئی عقل و ہمت کی نئی بات

مطلب دل کا رُخ دیرین بانا لانا
بی بی انجمی یا صاحبہ مطہرہ بی بی
سٹی یا مریضوں میں سے کیا کیا
ترغیب دیتے ہیں انوں کی کہی ہیں

22

پری می حبی آواز میں بولار کیا
 کیونکہ زمین گن مٹی کی
 بازار میں مچل مچل کر
 گد جو من کی پی پی
 سلیف آیا

پن خراب بنا اور بکریاں

شیراز
فرمانش آید کی می
کتابهای اجاب بنا اور گریب
مکتوب شیخ روشن می غراب
مهر او کی نامنی آتا تو گریب
جلوه گریب یا حسین فزادین پور

و ده دهن بندون کایه چو پیر یو گی
بهرین کیانی کی کم زخم کیانی
علی و تراودانه بی پیر یو گی
دشت ملوایه کی توئی کی جی سار
باک عصیان یی گار

بازارچه جاری قیمن را
کلیه کلان کا تصور بنده گاه
گلایان میانها را در زمان
بد زبان تو که آتش خونش از روی
لبته کشته نماند اعمال کند
مغزون کشا نهن ای ماه خور
ساختنی اثره و یا لیکن نه ای تم فضا
بان یگانه پونی سر او یگی

ای ہون لایا ہوا ہے ہر ایک ہاویں
 یوں کہ نہ تھکا نہ خروبا ہی جس نے وہ سادہ
 دیکھ کر کثرت کی دانہ میں کی ملکیت
 کی کہ چلتا تھا جو سستہ وہ قدم ہاویں
 کیونکہ چہنچہ کی بوت بہانہ لہرا

<p>بن گیا بچہ شایہ حضرت عباس کا کام ہی اک روز آ رہا ہی سپاس کا ہی نگینہ خاتم ماقوت میں الماس کا فرہی پر چکو ہوا ہی یقین آ ماس کا بیکسی کا وقت ہی چہا یا ہی عالم کا ہی داع آخری قح نہیں سواس کا خضر کی ہمت نہ ہم حج صلہ الیاس کا کا غدی ادا ہم سی چہ لیا قوطاس کا بند ہو سکتا نہیں ہی نہ حوام الناس کا ذکر قرآن میں کیا اسدنی خاس کا جب اثر اکسیر میں ہو ہودہ الماس کا</p>	<p>مچھس تخت کی مصف میں رون ہوا ذراع غم ایل غنیت جان محشر ہی قریب دیکھ کر دندان یان یارین آیا خیال جانا ہوں احست دنیا کو ستر یا الم چوٹی میں اقربا جاتی میں ہم سوچی مر گیا ہوں جو کا مذاکچی ثبوت کو زینت ہی کی گوارا کیا سین آب بقا بلکہ ہنی شہی جب کی گئی آنکھوں کا وصف بید کی تھی میں تنگ تو کیوں تھی ہو عیب کیا ہو میری یونین اگر جو قریب کیا کرین جاری وقت میں ہم سکر دوا</p>
---	--

۷۶

آئینہ کی طیار گرا ہو
 خضر کی کشتی میں چلے آوا ہی
 ذوالفقار حبیب کی پیروی ہو

اشک کے موتی کروں کس خمشی سی منشا
 بخت دیکھ لائیں جبر و ضحضت عباس کا

جس طرح امین دوس نے پیچھے کیا
 سارا آتش نالہ کی گئی
 کا رنڈک چھین کر لے گیا
 باریش و گناہ کیو یان ہی
 ہر ایک کی پیروی ہو

ایمان کی تصویر اور دل کی تصویر کا ایک ہی تصویر ہے۔

کی کائنات میں ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

سرستان یاری سنی اوٹھالیا گل چاندنی کا اوسنی اوچھالاجور یہی سچا جو قاصداوشنی تو صحت تھوئی	رسوا ہوا خراب ہوا در بدر ہوا سب کو گمان ہوا کہ نمایاں تیر ہوا مکتوب یا رمنہم حرم جگر ہوا
غربت میں پائی نکل گھر آبرو اسیر بہکے سفر وسیلہ فتنہ و ظفر ہوا	
ہی سیاهی سی عجب عالم میری کہو اک جہاں عاشق ہی در لیسف کی ہو خاک کی پاک اپنی بندہ نا چیز کو ہو وہین بعد قاسمیری جہان کی نہا سو سم گرام قریب آیا ہی امیوسف تھا لاکھ نڈا میں بن لیکن ایسے تلک کہ نہیں جذب الفت کی مضامین کنی میں ہو قمر ابرک برق ہی جنس تلک آئی نہیں	طالع عاشق ہی مالگسو محوی کا آئینہ پیش نظری دیدہ یعقوب کا شکر احمد کا الہی صبر دمی یوب کا جس جگہ جمع ہو محبوبان خوش اسلوب کا چاہی کمری میں پرو دیدہ یعقوب کا کیا مرا پہلا ہی خاک مرقد یوب کا چاہی سطرین ہی درارگ تجر کا سیری شمس چرخہ کرنی میں محج کا

کی کائنات میں ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

کی کائنات میں ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

کی کائنات میں ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
 ہر شے اپنے مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

عاشق قیامتی تھی اب یوں خود پرستی کو کاٹ دیا
جائی ہم اس دنیا دور میں رہا
قابل مجھ سے محراب زدہ
مستانی پسند ہنسی بے سندہ درگاہ
پسندیدہ دل من و دل
مل کر مائیں پان فدیہ

عبدی مریح کا نعرہ مہم بازانہ شدہا
وہ ترک کشتی نقل میں چلے آیا
جری میں سبھی سوانا کر بیٹھ
سکھ گریہ میں ہی فاکلے بیٹھ
سامرات ہونی بہ نام آیا
ظفران منجالی و جھکے جام آیا
نہن پور کہ لال مصر

سلسلہ روز ازل سی ہی محبت کا اسیر

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی	
<p>حق آتش من آیدگی یابی بی خجکا مقام اکثر کار بر سوختا هوسو کا مری نقش می کو لازم بی شمشیر فران کس کبری یه گویا سحر کا کفن پنهان سو آگیا دمان دور کا کسار سبها را تو کنو بی روانه مگر کا هوا می شوق از روزن اوی سو بوی کا گمان باز گردن کج خستری من بزر کا ترب من کم مهنر مپای جوی کبری کا پریشان هون گهر توئی جو شمع سو کا هو بی گویا از خاک بختا بی تهر کا عنایت غیر کو حقه سو کو جان خیر کا</p>	<p>محب می فحالف خانه نو ظلم و ک بنو کو کمر قصو چشم ترین قد و ک مصو هون من عاشق قامت عنا ک شمشیر خال و شن جلوه گرا و ک جوار را گور من مرده تو آغوش من ک هوا می تن ک سبها جانی اسراف ک کزینگی طفر شنی کام اپنا چو کر ز ک همارا چشم از زردی یون تنک ک مری یوان من من بسکه من ک ده لاغر هون که جمیع بی تو ک جو شست من کسار سو کوندانی ک جلی کوئی کوئی خوش سو و سبها ک</p>

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان
 دوزخ باده شایسته یی جان

رنگِ انیسویں ہندسہ گفوں کا
آویز ہر گھم کی اسٹاک ٹوکی
اویں کی کھینچا اور سکی گون کا
تسائی قافہ جھوٹا و غفلت مومن کا
دین لاکھ بیکریا کی پھین

آوردنہاں ہم ہونا اور سبکی گونہ
دستای فافہ خود و عقل و مومن کا
دین لاکھ بیکریاں کی پھین

اسرارِ احوال رہنما پریشان کیا کرکہ

[illegible][illegible]

خسته کا لطف دیدہ ای کی سحر
 السدیرہ دار خود برده بون کا
 وصف دین میں سے بے منتظرین کے
 وہ شہر میں صف درگشت درانی کی
 چہ او بار و چہ درانی کی
 حاکمان کی حاکمان کی
 حاکمان کی حاکمان کی

<p>آہ و زاری کی سو کچھ نہیں مجھ میں بوجہ کرانک ہماروہ پری کہتا ہے چو وہ میں ات کا کہتا ہی جی جان چلا ہجر میں کون ہو مجھ و جہنم جا کر زمیت شہر بوی میری لہو زنی سجدہ کرتی نہیں تم کعبہ بر میں ہے حال انسان نہ کہی اہل نظر کیو کر ویکہ کر نشہ کی وٹورہ میں آیا نہ چلا موٹا فون سی سی ہا صفت جوڑ برق خشنودہ سرقہ جلا کی طرح جہا گشتہ نیک ہی کا کو خجی مزہ صوت گل میں ہنسوں خاک پٹی کپڑو میرا قاتل ہو جو بلی تو یہ مجھوں سی</p>	<p>شمع کی طرح میں تپا ہوں میں پانی کا استخارہ ہی تیج سلما نی کا ٹھیک نقشہ ہی تھی چہرہ نور کا زخم اوڑھنے کا نہیں لہ بیکانی کا فرش ہر گہر میں بچھا محل کا شانی کا و اعطوب یہ طریقہ ہی مسلما کا استخوان قرعہ رال ہے پیشانی کا مہر وہ چشم ہی تیج سلما نی کا حوب مجموعہ ہی اجزای ایشانی کا ہوں میں کشتہ کسی سستی ہی چٹا کا خاصہ روح مقامی میں سلما نی کا ایک جاسہ ہمری پاس عونی کا پردہ محل میں خدہ دیدہ قربا کا</p>
---	---

بند کین انہیں اگر انہیں میں جوار کا
 شکاری کی طرح بار بار راہ پر
 نامہ بر سگ خط کا جوابی کی
 موند کیا میں آئینہ کو عالم بر میں
 آپ کا کو سپن صوت سی جلیانی
 کیا جیسے جو جانی کی
 اب تو مسجد میں بڑے شہر کی
 بعدت دولت دیدار ای شہر کی
 غش بین ای بڑے خاہ خراب شہر کی
 دل میں بر تو یاد کا شہر کا انہوں کی
 روزوں کی ای نام میں قاتل کا
 نہ بجایا دس ہر دوش کی بیکار رہ
 اور اکساع و باجم جلیانی کا

نامہ بریکر وانی کا جو اسم ای کا
 غلانی جعفر کے لکے
 راسی بن بست کی اوسکی یاد ہو
 پکھنی بوداں ملک
 جانی میاں کو اورد
 موسیٰ بنی کی شکر
 غلانی کی شکر

عمر ہر آتش فرست سی طیجا پتھا	روز سامان رساموت کی مہانی
ہٹو کرین کہا گئی کس کی یہ سر کیا جانا	کس کو معلوم ہی صنون خطا پتھا
ساتھ ہوں دوسکی سوا زمین گریں جو اہیر	
صاف عالم ہو کھٹا ٹپ میں بارانی کا	
صفت پیوند میں بجا زمین کا ہو گیا	مثل نقش پا جہان میٹھا ہو گیا
ساعتہ میں کو کھلائی زمین سج	باب جنت چاک او کی آئین کا ہو گیا
کیا نکلت ہی کہی سویا جو فاکر کین	ہر گل قوشک میں عالم باسین کا ہو گیا
بعد مردن کو چہ محبوب میں بائی حکم	خانہ باخیز محفل نشین کا ہو گیا
عالم جبر میں مکیا جود خسا یا	دیدہ حیران میں عالم دور میں کا ہو گیا
ہم کو زندان میں جاو آئی وہ نشین	حلقہ بخیز ناو مشک چین کا ہو گیا
کو چہ محبوب ہی شاید کہی ملک عدم	نامہ لیکر جو گیا قاصدین کا ہو گیا
سجدہ درسی اس حال ہوا سیا دروغ	نیر اقبال داغ اپنی چین کا ہو گیا
جا نہ بے بی تری تان کیا کج و ضیف	ماتہ ہی اک تار میری ستین کا ہو گیا

انت است کی کا خطاب
 لگی ہوئی اصل میں ہجو دیو سی
 شکوی تیز بیداری حساب آئی کا
 طرفہ آہ و تشنگی مان ہوا رستا کا

۸۴

بفت کھلائی گئی جود کھلائی
 کیم کردہ دوی شین
 کیم کردہ دوی شین
 کیم کردہ دوی شین

صغیر انہا کہ بیکر کا
 گئی اوس بن جو خدا لکھ کا
 کیم کردہ دوی شین
 کیم کردہ دوی شین

صندل رنگون کا وصف کیا گیا
 صندل صندل کا رنگ و بوی
 صندل صندل کا رنگ و بوی
 صندل صندل کا رنگ و بوی

میری مالون سی ہوا دیکھو
 میری مالون سی ہوا دیکھو
 میری مالون سی ہوا دیکھو
 میری مالون سی ہوا دیکھو

اسقدر محبو ہی اک سرفراست کی تہا دواع و حشمت ترقی دیکھ تو اسی سنا وسعت بہت کو کہو یا انتظار رہا شکل حیدر پر گئی آنکھوں میں کہ نہایت جب یا اوس گلشنی اپنی کہ ہر گل کا بہر تہی پہر تہی دشت میں ہر گل کا	چاندیہ و چارون میں چھوٹے گل کا تنگ ظرفی میں طالب عین کا ہوا ترجمہ خورشید رب العالمین کا ہوا مژدہ طہیم فاد و خلو ما خالدین کا ہوا
---	---

مرحبا صد مرحبا کیا طبع عالی سی ہے آسمان سی تہ فائق اس میں کا ہو گیا
--

گدا کو دم میں ملتا ہے بادشاہ کا جو عصیان کر کے عویسے ہائیکہاں کا تہہ کیا کہوں اوسکی گدا کا راہ میں مراول جانتا ہے کس تیری غم کو کہہا ہی خط اگر اوسکو تو ایدل کرنا زوال دولت اقبال ہو جاتا محض	رہی لسان ہر دم متفضل آہی کا ہین وٹا و سکور و فرشتہ اعضا گوئی کا کہ طفر اسی کی نقش قدم مان ہی کا پیہر جسطرح و امنت ہے اسرار الہی کا کہ آندہ ہی میں ہا اندیشہ کو برگی کا بسجھاوی شمع کو چہو کا نسیم سجھاوی کا
--	--

عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا

لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو

[illegible]

تو عالم یاد آجاتا ہی کسی کج بھاری
چسپاغ اپنی کھد مڑ گان خوش شیم
نہیں قابل ہے بندہ اسی ہی کا
جد اہوتا ہے بعد گماہ خار ہی کا
جو خط نکلا تو خط کہہا ہی عہد خوار
گھانا از کی خنجر میں شمشیر ہی کا
بعینہ یہ سیاہ شیم ہی یوان گاہی کا
نہیں خنام مثل ماہ تو میں سیاہی کا
چڑھی نہ یرتری تلوار کی کامیو سیاہی کا

انظر آتا ہے وہ جو ہر لمحے میں
ایک سہ پہر کی گلی کی گلی
بیان ج آپ کرتی ہیں گھر الی گھر
نہیں جانکی ل سے نوگی لہر
رہی صہ جب ساوہ رو گھر
کیا جب قص کے دم خندان
خیال اس مطلع بڑھ جی
خدا کیا صفا ہے ہر مومن کو
جو نہ چھوٹی تھی آسمان کا چھایا

مضامین و فرقت کی اس سیرسرد چہ نگاہی میں
کہ ہر مصرع مر و یو انہیں مصرع آئے گا

اورن کو اوسنی اذن یا اعام
ہر ذیجات کشتہ ہی اسکی جسم

چہ جی زانیسی قوی بخشنی کا
 اوج و زین کی خاطر کیا کیا کیا گیا
 و اعون می کو بھی بخشان بنایا
 صانع فی ستم کو ششیل بان بنایا
 تباری استخوان بنایا

آغا بدین کسی هم انجام کو بگو
 آتش بیدار کنی کیو نکو نیکی با جنین
 آب آتش بان نباشد حبس خلقت جایز
 اک زده تهاوه کس آسبان نبایا

کشتن بر کسی بون سکونم
 سب کو کجاں چاہے ای گنجان عیش
 سب کو کجاں چاہے ای گنجان عیش
 سب کو کجاں چاہے ای گنجان عیش

تشبیہ و ن میں کیا تیری چسپی قمر کچھ آج کل سی بندہ صیا و ہم نہیں تم گنجی کو پہیک کے صاب جو پڑھو غافل مر طیف سے شمشیر بیکر کب جانات دہر سے ولت ہی بے دل میں خیال غیر نہیں بیکر مسجد میں ہے ہی بڑی رخم پر لکھا لکھو انج شیم بیکر ڈور کی صف و لکو کڑی نگاہی کیا دہستی موم شتاق زخم ہم ہی ہیں القاتل جہا ہم جاتے ہیں غیسے رکھتی ہو رات لایا ہی جذب شوق ترا کبھی ہی	سارا بدن سپید ماہ تمام کا حلقہ ہی آج کل میں تھی ام کا وہاں کپڑے دور کے نیچے غلام کا جب کھینچے ہی اب میں مغل نیام کا لٹا گیا گنج پڑا میری نام کا خلوت سے خاص میں کیا غلام کا ہی طاق پر جواب ہمارا سلام کا عجیبی خوشنویس اگر خط جام کا دشوار توڑنا نہیں شیشی کے جام کا تند کوئی ہاتہ اوہر ہی جام کا پرچہ لگا ہی ہکو ہمارا نیام کا انسان لکھنؤ میں ہی کس مقام کا
--	--

وقت نماز ہاتھ میں کی ہوتی اسیر

لاشد مع کجاں طاف نہیں جن
 خانہ میں گونہ خدائی اس
 جاہ و وقت نہ تو کجاں فریب
 جے جن لگا یا جو کجاں
 چھوڑا ہی ہوا اس کجاں پاب

۸۷

جام کو ہی مٹی کیا باغ بنایا
 جب کجاں ہو ان میں کجاں شہنشاہ
 پیروی اب پہلے کجاں شہنشاہ
 فی کس کجاں کجاں شہنشاہ
 زائد کوئی کوئی بیہوشان بنایا

لکھا اسم دیوان ہاتھ میں کی ہوتی اسیر
 میں لفظ کل ہمارا معنی میں ہوتا
 لو لکھی یہ معنی میں ہوتا
 (لو لکھی یہ معنی میں ہوتا)
 سدا کی طرح ہی کون ہی

[illegible]

چو چرخ خورشید چرخ ساطع
 یک جلد و نفع از یک کتاب
 چو چرخ خورشید چرخ ساطع
 یک جلد و نفع از یک کتاب

وقت پرسی ہی ہی غفلت طغیان مصحف خسار کی لکھوں اگر خطیر خلق نمی دیک من جو مودا فایز گهستی حاتی ہی محبت جنت طہا ہی برین ناف نهنی چہ اسلام اہل دین اور خلعت طرز دنیا اور بہتیا ہوں صورت شمشیر کشتی سوزی دہر من لکھوں سکندر دین سلیمان وہ جسم کرانی آسانی کبھی ہیکو عطا	کالید شام نہا شاخاں باز گی کا فاصدی کو اور کی آئی فرج مسلم شمشیر پامال ہو جا تا گھنیر راہ کا چاہتی ہوں منزل مجھ تر خواہ کا بولتی موندہ سی لہنی نامت اتد کا مکران شیر و لہنی ہو سکتا ہی بیاہ کا ہی مجھی سنگ فسان ایک ہی راہ کا فی الحقیقت رخاہ ہی عظیم اللہ کا بوسہ گیشو ہو سودا خاکی راہ کا
--	---

چو چرخ خورشید چرخ ساطع
 یک جلد و نفع از یک کتاب
 چو چرخ خورشید چرخ ساطع
 یک جلد و نفع از یک کتاب

زمین لگا ہوا ی لیش و فرا کا
 کہ ای ملکوں کی حکوم حسن
 جو د کسطی ہنوبندہ ایاں کا
 کیفیت ایل بزم کو مستی ہی
 ای دور بزم دور ری میوژ کا

استنای نجائی گاتری ہرگز ہیر با علی اک یہ ہی بندہ ہی سردر گاہ کا	
یوسف کی جستجو میں دان روٹا میں بچہ وار ملکیت راز نہاں	اتسو ہی جو وہ رخ روشن ہوا غنچی کے طرح آہیاں بی زبان ہوا

ہنگامہ گرم کچی ناز و نساں کا
 تھیں جلائی کہ بنگوں کا جو بزم
 دل ہما زخم ہما زخم دہشت
 روغن دین میں سر کا رول کوئی نہ دلا
 کو تار شمشیر تو دی ہو دراز کا
 ای عشق زلف و شمشیر کا

دشت بین خیال به اختیار کا
 نیت ہوا گاہ توں تہ نہیں کیے
 کشت ایک جان ترشیشہ باز کا
 فرشتہ کعبہ وصل پہنچا کعبہ
 شکل میں تم اسکا ادوی کار کا
 سطر پہنچا سطر زالیہ دم کا

طاروہ ہون کہ جو خزان سخی ہی وہ تیری فروغ حسن کہو باغبان خط آئینہ میں ہر تو خط و دیکہ کر مہنے کیا آلبہ ہی ل کا ترقی پر یخون حب میں ہوا تصویر میں لک کش دولت کو اختیار ما مجھے عمر ہر نخت اگر نہیں ہا دوسری یاری ای ماہ ہستی دمی تری لک شال ہستی کسی کا عیب یکہا بجز ہر مضطر نہو فراق سی غارتون لاغریا یہ عشق کمرنی کہ راہ میں چہیتہای کوئی دیدہ عاشق وہ تر خال کافیس نطف متہار ایا علی	جس شاخ پر چین میں اشیان ہوا روشن ہو جی اگل تو سجا دہون ہوا اظہار شک سی اثر زعفران ہوا کلکت تو یہ حباب ہوا آج اسما ہوا کعبہ میں سبکو شبہ نگہ افوا ہوا آیا گنج ہاتھ میں میر روان ہوا چشم بہان باغ ارم کیون بنیا ہوا کیسا بند مرتبہ بکشان ہوا آیا نظر جو دیو پری کا گان ہوا آخر کو بخت پیر زلیخا جوان ہوا گرنی کو میری چرکا وزن کنوا ہوا پردہ کیا تو جاک برنگ کنوا ہوا تم مہربان ہو تو خدا جہان ہوا
---	--

تیرہ چکر کا پڑہ ہی ساز کا
 آنکلی بند بند سی فدا کی صدا
 عاشق ہوا ہون ایک بچہ زار کا
 کیون کہ نہ ہو اسو نخل اس ایہ

بے بندت لہر خنل شہ چکر کی بار
 خنل لہر خنل شہ چکر کی بار
 بے بندت لہر خنل شہ چکر کی بار
 خنل لہر خنل شہ چکر کی بار

[illegible]

کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک
 در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک
 در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک

آسمان پر از سیب قنادی ہو گیا خطی روشن اور رو گنبدانی ہو گیا آفتاب کز فلک سی آفتابی ہو گیا گو بظاہر میں ظہیر خاریا ہو گیا	در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک
---	--

زراہد و معلوم ہی کیچہ نکواحوال اسیر زہد و تقویٰ چو کر زہد شرابی ہو گیا	
---	--

نظر آیا سہرائے و درین عالم تسلسل کا تربی ہی کو کافی ای کل تر کھیل کا پہاڑا ہی گلا صیاد کو شاید کہ بل کا چڑھایا کیا کوئی شیشہ شربت خن کا خدای سلسلہ ہی مجھ گدائی نی سول کا صدای صوفی گاہ دہر کا تسلسل کا بڑا بھیجی ہیں جو کہی ہیں باریت پہاڑ کا	بہار کب فکری حل مسئلہ تصنیف کا نزاکت فی دیار صدائے خن کا بنایا ہی جو پہاڑا ہی صبا مار گل کا کہیں گے ہی چہرہ سرخ سی مین کا امیر کی سفارش ہو سدا لیل ناکو وہ کہیں ہوں چین لوں گا صحرا میں بدی اصل سی لاف ہی نیکی طہیت
--	---

مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا
 مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا
 مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا / مامی کوئی ہم کو بے غم نہ رہا

در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک
 در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک
 در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک / در کشتی در دریای غمناک

عقرب کدی ایلمه قیسمین
یا ایسانت قفنی لادن شکر
چپ ایلمه قیسمین
کاجا ایلمه قیسمین

بوساین زندہ گواران تو بکی سنگدست
 فحاجب گئی تگیزی ہم دروایی
 خدائی رتبہ عاشق کو دیا منسوب
 کیا ہی انسون بی نصرت دنیا سیستی
 ہوئی قرون صبحی صور اسفیل غفلت
 بہرانی حج ہی شمیم گریبان بستی
 خدا کو واسطی او کہی گلشن کو
 توقع کے او تقبول کو کیا خوبون

بدن پر سنگ حج کہا یاد مٹ گیاں قیام
 گمان دل کو ساری تیغ قابل رنج
 چمن میں شاخ گلشن آشیان او چنایا
 سمجھتا ہوین ان انون کو مایہ نکل
 پنج کھا حشر کو شستہ تری تیغ فاضل
 چھلکنا یاد آجاتا، بکھو سا غل
 گریبان جا کی ہی گل کا ریشان
 زر گل خوبنہا کسدن گلشن میں

اسی طرح گل کا شہ ہون کا باعث ہے کہ زین پر
چراغان کے عوض ہوگا تختہ لالہ و گل کا

روفت نای موحدہ

<p>بوی گل کی موج از بخیر بادی عبود باغبان گلزار ہی اراستھا عبود</p>	<p>باغبان اور کر کہاں گلشن خجندی بوی گل سنو گھم ہی ایسے اعبود</p>
--	--

شانی کو دی گئی تھی پھر اول صبح کالوں تک
 یہ زندگی میں پہلی وہ لحظہ کہ
 ہفت کا بھی قرب تھا کہ ان کو

غارتگری کی لڑائی کا ایسا
 عشق تری دین کا ایسا
 نافی کی پائے پتھر کی
 جیون کی پائے پتھر کی

بندہ گئی ہی سبکے گشت میں چاہی افسانے صیاد اگر ہی مائل منت اگر ہو جاوے نگین مزاج کب گوارا ہی مری کو فراق عشق کو ترس دیا جن نے افزون کس قدر ہی اتحاد عاشق و معشوق بہر عاشق خلقت معشوق ہی بن ہوں ویکشن ہول خالی جیسا وصف کرنا ہوں تم کس طفل کا ہجر جان میں ہے صحن قیاس آتش گل سقد پر ہے گلشن میں کو جاوے شک چمن کا کچھ نہیں اڑ چلا کس گل کی انیس چمن باغ	پہول ہستی میں تو آتی ہی واسم لازم گر گل کا برائی سیکڑوں پرور زر گل نیابی دفتر گل ہو تو کھون ماجرہ دیکھ لو گھسی ماوہ ہی بہا ہی ٹوٹا گل تو آتی ہی صد اعجاز سر قمر کی لے ہی گل راغبت ہی شکست شیشہ دل میں صدای ہی صریر گل سی پادلی صورت نہ نہیں کم ناہا خچیا ہی نگہی ہن نقش مای ہی مناسب خط جو میر کی جا ہر طرف گل اور تی ہے پھر
---	--

نافی کی پائے پتھر کی
 جیون کی پائے پتھر کی
 عشق تری دین کا ایسا
 غارتگری کی لڑائی کا ایسا

کجا جگر و اندک
 بی بی انیس چمن
 شش و کمال
 شش و کمال

ایمان جگر می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست

سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست

عشق من بهای انسان گذران	سیکون صبا و سپهرین قفا می لب
تو ده گل و بهی کسار جهان بلبل	قدردان گل نهین کوسه ای لب
باغ عالم من جو گل بهی عیش	تو چمن من جا گل بهی عیش
پوچه کر مشاطه سنی چهر گلگون چو	هائت کب گل کو لکایا سپهر صبا لب

ناله میزدون سنا کر بند کردون کا اسیر
 دسپان مجبسی بت سحی کانه لائی لب

هو عیان کچه بهی جوتا شیر فغان لب	باغبان پیو کون چهای آشیان لب
هو گیار با گلشن من مکان لب	لیکیا جبه کا هو اکا آشیان لب
هی بیان گل صنم تیرنی اکت کویا	سیری عکلی دستان بهستان لب
وصل کت عت گذر نی بهی کرم کرم کرم	مصل گل جاتی بهی جاتی بهی جاتی لب
فرقت گل نه کیا بهی سقذ زار و لب	باغبان اب پوست بهی استخوان لب
دیکه اب نگ کیا لاشی صحن باغبان	گوش گل کو کر چکی کرم فغان لب
عاشق و معشوق با بال حوادث بهی	شان گل کسی نهین باقی نشان لب

گوداب فتم و ج های فتم لب
 اشکات سیکین من لب
 گوداب فتم و ج های فتم لب
 اشکات سیکین من لب

ایمان جگر می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست
 سبب می زار و دین خاکیست

نشاندهای من در این کتاب
 و این کتاب در این نشاندها
 و این نشاندها در این کتاب
 و این کتاب در این نشاندها

نشدن من جلوه نظر آگاهی که حرکت ساقیا اس زاده کب و دین عقل حیران، اهری نو دور، ماهیم زاده ان خشک تقوی کلین قائل ایک قطره بیک یاقوت کی نال عیش و نعم دونون کی سانی سیکو نشه من ستای اندیشه حوادث کا کہا تانہ کہدین کس ناکس سی شیراز محبہ فرقت میں جو نفرت ہوگی بھی دامن جلوه خوشبیدی متا خشک ایک بیانی میں تو راہی شیشہ چرخ کا	ہم کو دکھائی کی سیر و ضلہ جہان صاف کردی ہی طالع ہر انسان ہو گئی نایاب کیوں سی قی و ان آشکار از پیتی میں تو یہ بیان شبہ میں سمجھوں کہ بارہ آئی ہر محبو کرتی ہی کسی گریان کہیں شعلین حق میں کوئی ہی اسان عاقون کو اسنی کردی ہی ان گبتی ہی بازار میں پامنی ہی ان کون کہتا ہی کہ کوئی ہی دلمان ساقیا و کہیں کہ کیا لانی ہی ان
--	---

نشدن من کرتا ہوں روح سا کو ترا میر
 و ہوی کی مشہد میں میرا مہ عصا شرا

عشق الودہ جو کجاست
 چشمہ جگر کی شمع
 ساقیا جانہ بخت
 و این کتاب در این نشاندها

دھاری نشہ خلاہ خاک را
 کشتہ اوس شعلہ میں نہ جادو
 آجیوان کہی کہ نہیں بنا
 بیان تک بہر ہی پیران
 کہ میرا کاسہ سر ہوگی کوئی شرب
 وہ دست ناز و طراوی جادو
 حزن کی گونہ کی کوئی شرب
 رم کی گونہ کی کوئی شرب
 ہر ایک سدا و دوا
 تو ہوں کشتہ قوت
 و این کتاب در این نشاندها

ای کی عالم کی غمت
 و این کتاب در این نشاندها
 و این کتاب در این نشاندها
 و این کتاب در این نشاندها

[illegible]

کونی جانن نایغ مری سچ کی
 خوبصورت ہیں خوش سیر و دل سیر
 راجا کی جگہ پر دیر و دل سیر
 سچ کی جانن نایغ مری سچ کی

دشت گری مین خوش و صاف
 خار کجا جنون نشتر و صاف
 زرخیز کجا بر یوسف گل و صاف
 سوز آوری منبہ آرا و صاف
 قابل محبت خان و صاف

ربط سے کہتی ہیں انداز و صاف
 زنی الہام پر ہونے والی
 موسم ظاہر میں باطن میں
 ماہر دیون کی لائے عزای عادل
 دامین کی پوری شہرت عیا و صاف
 کوہ و حرا میں رہا کرتی ہیں

نہ صبیح جو ساقی کا رتہ فکری	دکھا رہی ہی مین سیرت شہزاد
یہ اکب معجزہ ساقی کا ہی سیرت	دکھا رہی ہی مین عالم شہزاد
خیال ز گس ساقی جو شب کو رہتا ہی	
اسیر دیکھتی ہیں ہم سیان خواب شہزاد	
بہ جوانی ہیں مکان مین نصویر آفتاب	چمکا ہوا ہی خیر تقدیر آفتاب
قابو مین نصویر خسار ہر مش	دیوانہ ہون کروں مین جو مین تیر آفتاب
ہم ہی مین اک نگاہ گرم کی اٹھ	کرتی ہی لعل سنگت نائیر آفتاب
تقدیر مین شفا جو ہنوکا کر ہی سیم	زلزل کی سیج نی تیر آفتاب
سفلہ چمک کی ہر سہل ہنوسکی	مکمل نہیں چراغ مین تیر آفتاب
کشور ہمارے دل کا وہ پور چہا	غرت نہ ماہ کی ہی تو قیر آفتاب
وزہ نبا ہی آکی تری بارگاہ کا	اسد کر ساقی تقدیر آفتاب
مکمل نہیں کہ جو ہر ذرات مین	واقعہ کہ کتاب مین شمشیر آفتاب
برتر سپہر ہی کہیں جلوہ کاہ دو	وزوں مین دیکھتا ہوں تیر آفتاب

ایک استاد و صاف
 مصحف جس کی عالم و صاف
 مصحف جس کی عالم و صاف
 مصحف جس کی عالم و صاف
 مصحف جس کی عالم و صاف

دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود

بونقل ہے بونقل ہے جوصل ہی اصل جو شراب پیشہ زاید ہی ساقیا رو می سیاہ بادہ کنشی کمال ہے صبح شب سال مری قتل کی لئے	بشل آفتاب ہے تصویر آفتاب یہ شیرہ ہی شکر تنویر آفتاب رنگت سیاہ کرنی تھی نظیر آفتاب ظاہر ہوئی کھچ کی شمشیر آفتاب
--	---

ویکھون جو رو مار تو رونا کہاں کیر
 شب ہم کو تنگ کرنی ہی تھی رات آفتاب

آئی جو بریم مار پر رو میں آفتاب مضمون رخ طبعیت نوون کو پسند عالم کو معجزہ دنیا دکھاؤن میں صحرائ میں جا آب جو کھنکھیں کہاں منظور تیری حسن کا ہو تو نا اگر وہ رشک آفتاب نہیں باس اگر نہو چہری کی اوکی پوچھنی آفتاب	سب دکھیں آفتاب پہلو میں آفتاب تمہاری وز اپنی ترارو میں آفتاب لاہر دی ساقیا مری جلو میں آفتاب پہاں ہو دور کھنکھیں آہو میں آفتاب کہ لون میں جا تنگ ازو میں آفتاب پہلو کا داغ ہی پر پہلو میں آفتاب معبود ہی عقیدہ ہندو میں آفتاب
--	---

دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود

۱۰۰
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود

دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود
 دل تو برونه کوئی را بیا بین غریب کی ای هود

ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔

شیرازہ اقبال محبوب	اتنی ریشک باندہ وہی جلد
ہی خواب میں پھیلا محب	مستی نہیں دل سے او کی صورت
عکس رخ بیکشال محبوب	آمنہ مہر و ماہ میں ہے
کیا ہی سبب طلال محبوب	ہم دیتی ہیں جان تک یہی قاصد
افشا نہو کوئی حال محبوب	تاکید یہ دل کی ہے زبان سے
یوسف میں نہیں جمال محبوب	پریوں میں کہاں یہ حسن صورت

	ہی ہو اسیر مہر محبت	
	منہاں شہ جمال محبوب	
	رویت نامی قالی	

شکل کے وقت ایک ہی پور گارو	کہنے کو یوں ہیں ہرین ہرین
میٹھیں کہیں جو ایک جگہ لگی چار	پینے کے ناک ضرور ہاں سنگ
انسان کے ہزار میں نہیں ہر دوست	تہا جواب گہری نگین تو خوب ہے
بستر کا تہا نہیں ہر دوست	مگر شہ ہون چکر معانی میں بجا

ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔

۱۰۲
 رویت نامی قالی
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔

ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔
 ایسا جلال و بزرگوں کی جہان پرستی سے بے جا شکر و سپاس ہے۔

خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے

خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے

<p>کس سے کہوں تلون اپنا روزگار کیسے کو عشق ہی رنج بھین بار ہو جاؤ تم بھی صاف کدورت کا فائدہ مرنے کی بجائے مرنے کی جگہ دیکھو کشتہ خازہ بیکار دریا اشک من دشمن اگر تمام جہان ہو تو تم نہیں عاشق رہا میں خط کلنی پر آپ کا منظور بعد کی نہیں ہے ہمیں نشان رہتی ہی جس کو سزا نہیں کسی آشتی عاقبت ہے کب فرشتہ انجم و قمر دشمن کو بھی گلی میں لگاتا ہوں طرح ہستے کی راہ کو کہیں سے کر تمام</p>	<p>دشمن نہ لاکہ بارہو لاکہ بارہو رکھتا ہی جسطرح سے خزانہ کو بارہو رہتے نہیں مرنے سے دل میں غبار اتنا ہی حیر کر کے اختیار دو ایسی ہمارے غم ہی ہو اشکبار دو بست کا ایک چاکر پروردگار دو بیل کو دیکھتے توفیق طوسی بارہو احسان کریں اگر نہ نبائیں مزار دو دشمن اگر مین سات تو شہر ساز دو ہی طفل کو نظر بقتل و شکار دو جسطرح کوئی موت سچی ہو شکار دو کب تک مرا غم میں کہیں انتظار دو</p>
--	--

۱۰۳

دی گئی اور بھی تازہ اناجی
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے

لازم ہی چشم ہر غایت اسیر

خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے
 خانی صحت کا نامی بچانے کے لئے

غلامی کا یہ نظم ہی بڑی بڑی
 زہر خنک الیٰ زہری زہری زہری
 ایک قاصدنی بنائی ہائی لکھائی
 از قوال کہا دیکھا دیکھا

کوہ زلف بین ہر سحر
 خنری پوچی کی بارودہ غلامی
 کات دیکھ چوکر نامون لکھت بہت
 ایک شیکلی ای ہوسو غصہ ہی
 نہایت نہ نطف نہ درازا بات
 ہم غزل پس میں دن سنائی پائے

۱۰۴

غلامی کا یہ نظم ہی بڑی بڑی
 زہر خنک الیٰ زہری زہری زہری
 ایک قاصدنی بنائی ہائی لکھائی
 از قوال کہا دیکھا دیکھا

ماہرہ امام کاہی کی کوکارت	
<p> غریب ہوں تری بندہ یون کریم فضا می خلدی ہو وسعت جیم گدا تو ہو چکی علیٰ شین کریم سخی جهان میں تھو سی میں یونیم مریں تھو ی میں اس عہد میں کلیم میری غبار سی او طرتی ہی کریم وہ راہ راست چلو ہو جو سیم کشادہ دل میں بگ کف کریم کہو کہ مجھ کو دین دوسر نہ یم فقیر بیٹے میں اور یم ہو یم کریم ہی سچی طرح لیٹم بہت کہو شکستہ ہو خاطر یم بہت </p>	<p> کرم کرم کہ مرا حال ہی سیم بہت حدیث ہی کہ بہترین ایک جی ہر ایک جا در حصہ ہاتھ تو پہلا جو ایک طم طانی تو سیکڑوں جان سنی تو ہی مثل یک مار صد بار مجھی ہی نہ نظر آپ اپنی بر باد دکھا کی تیغ وہ کہنی میں سرور سونے چمن میں سکی ہی کہ آج غنچ گل کسی سنائی سی فرقت میں جی نہیں لگتا دکھا دی برت کا جلوہ کہ تیری گونہ وہ چھوڑ جا جا یہ سنا نہ لکی جا جا در غیم کا خوابان جهان میں آن </p>

غلامی کا یہ نظم ہی بڑی بڑی
 زہر خنک الیٰ زہری زہری زہری
 ایک قاصدنی بنائی ہائی لکھائی
 از قوال کہا دیکھا دیکھا

چون که در این عالم همه چیز
 از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

او شاه جهانسی میل شایسته صلاح پیرخان بر ضرورت دنیا کبھی پیران اسید نجات بودی زیاده و استوگوای سیه رخسار	سراسر یه کوئی هوتا نہیں مقیم ہے کہ را می پیر جوان سی ہی سیم ہے سنہای ہی کہ اسدی رحیم ہے عظام جسم میں دونکی ہیں رحیم ہے
--	---

اسیر کون قیامت کو دور کہتا ہی کہ سی قریب وقا وعدہ کریم ہے	
--	--

رنگ سی لٹنی میں پیران ہی عنیت گلزار حبیبی کج سی دوست خون کو دیوان پیران شوقی و اعطو کیا ہکو سبھائی جویم و اہین بعد مرن استخوان لائی میں کوئی یار بقراری فی مری عالم دکھائی بار بار ہی بجا باغ ارم سی ہم اگر تشریف	روزاک ہنگامہ ہستائیان کوئی دوست حور و غلامی نہیں کہ سالک کوئی دوست پوچھتا ہی ہسی کیا قصد نشان کوئی دوست شکست فرود کڑی کر پیان کوئی دوست مہربان میں کستہ رنجہر گان کوئی دوست مل گئی اکثر زمین آسمان کوئی دوست نام سنی میں نہیں ملنا نشان کوئی دوست
---	---

چون کہ در این عالم همه چیز
 از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

۱۰۷
 و دروغی کم بین زمین و آسمان
 ای لیل حور باغی گلگشت کوئی
 سیسی کا جاک ویکو کوئی
 جب بعد مرگ و فانی کوئی
 بکھائی میں کہ جھوٹائی کوئی

ای بار سہا من لای و غلام
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

من غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من
 غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من

ناله پر سوز کرمای سحرک شام	دل مرا می عند لبستان کوی
تخته گلزاری خون شهیدان من	دیکه ای طبل بهار بخیران کوی
یه فروغ بخیر سیاهی زاده طوق	دشت افرازمین من آسمان کوی
دیکه کر خوان کو گذر شب به بان	باغ حنبت پرده اهوگان کوی
آرزو رسته نهین گلشت باغ حنک	هی سیر سکو سیر وستان کوی

صحبت و اعظمین گفتا کلبه اسیر
 ذکر حنبت هی سهر وستان کوی دوست

بیرمین خاک کچی وضع بدن در	دیکه نهین خزان کسینی چمن
کیا کجا خد اخصا صری من	کیا باغ هی که جسمین من چمن
هی دایع عشق سی دل بر من دست	ماه شکسته مهری سوتا تندرت
آرایش جهان به وجود دلیل رب	لی باغبان کبی نهین سوتا چمن
خاموشی صنم کاین شکوه کون کجا	تیری بان هی نهین امی چمن
مروه و بال خویش و احبا بعد گ	تا بوت هی رست نه اپنا کفن چمن

من غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من
 غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من

من غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من
 غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من

من غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من
 غم می بزم باغی که در آن
 دلمه زدن من به من

[illegible]

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

روایت محمد

<p>ہی ماورج نہیں رخ جانان کی آیت ہین سیر میکنے کی لہی جمع شمع ابرو کی تیغ کو نہیں دیکھ کر کچھ قسا عریان تنی لباس ہار اہی بچون باران کی طرح روز بستی ہی سکسی چو کہتے اوس کی بھی شیطیت آنکھوں میں لول لیے عین شوق کی فضا ہی نہی نقاب چہرہ پر نور آب کا نفرت جو خلق سے ہو وہ بالہی کلم کیا بہا گتی ہو و نیسی میر خط چکا نامہ ہی سنکی نالہ مجھ کو تیر زور اس کی عطا نہیں دنیا میں محل</p>	<p>حافظ کو کیا نظارہ قرآن کی آیت کیا میر عروس میں چہر ان کی صلیج ترکان کی تیر کو نہیں پکا کی احتیاج داسن سکھام ہی نہ گریبان کی احتیاج کچھ اپنی خاک پر نہیں باران کی صلیج کیا مجھ گدا کو تخت سلیمان کی احتیاج اس جس کے لہی نہیں مزار کی احتیاج اب کو لہی ہے شمع شمع کی احتیاج کیا خانہ فقیر کو دربان کی احتیاج ہرشت کو جہان میں باران کی احتیاج بیلی نہیں اسکو صدیوں کی احتیاج کیا طفل شیر خوار کو دندن کی احتیاج</p>
--	---

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

این دو کلمه در لغت معنی است
 کلماتی که در این کتاب مذکور است
 بهر وجه که باشد
 کلماتی که در این کتاب مذکور است
 بهر وجه که باشد

فرقت بین جو کایه گریانی سحر	قائل نہیں ہنجران کیستیاں
کہانا بغیر خیر کی کہانی نہیں	ہر روز ہی خلیل کو جہان کی احتیاج
اقرار اس پی نی تو لکھا ہی مصل کا	باقی رہی ہی مہر سلیمان کی احتیاج
عاجز ہے ڈوب تنگی کے دل	اس واسطے چاہ زرخد ان کی احتیاج
حاصل میں نان جو میں طرح کی سحر	کیا مجھ گدا کو نعمت اور ان کی احتیاج

پستی بھکی یاد ہی ہفت ای اسیر
 کب ہی مجھی بلب سے اور ان کی احتیاج

ای چشمہ حل دل گرد آب جان موج	دریا ہی حسن آقا اربوبان موج
کشتی سوار اگر کوئی یوسف نقار	پھر کسی ساتھ ہی روان کاوان موج
ابروی بحر حسن کا کشتہ ہون چاہنے	دریا چڑھائی مری بحر پر کیا موج
چین چین سی اہل صفائے تہیز	دیکھا ہی کسی آب گہرین نشان موج
اس رجب ہی سمیع کہ سن وہ بیشتر	گوش حباب میں کہی کج زبان موج
درکار میری قد حمیدہ کو کوا عضا	جلتی ہی آب تیر کھیت مکان موج

دریا کی ہر جگہ زریانی پانی موج
 سوتی صد مٹی کی پستی ان کی موج
 کام ہننگ کی پستی ان کی موج
 سب کو دیکھ کر پانی ان کی موج
 ویریا میں ہر کون چوں کی نیاز

کہ ہم ای خدا کا کیا خبر
 منظر تین میں خدا کا کیا خبر
 کہ ہم ای خدا کا کیا خبر
 منظر تین میں خدا کا کیا خبر

کہ ہم ای خدا کا کیا خبر
 منظر تین میں خدا کا کیا خبر
 کہ ہم ای خدا کا کیا خبر
 منظر تین میں خدا کا کیا خبر

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔

دیکھیں کہ محکمے میں جو محرم حال کیا برتر نہیں ہے بات کوئی حسیج یہ سنکر وکیر کہاں کہ میں شہنا رستی میں قدم بچوں کی مور یہ اعتدال چار عناصر میں خل بولا وہ گل جو ہوشیاری میں کا سر کس لباس فقر میں کی ہن سر دونوں سے دل مرصفت آئینہ صاف اسد وہی سیکو یہ چہفت چکی کا دل ایک ہی ہستی ٹوٹی ٹکڑی طبع بشر کا چاہو اٹھ ہو کیا حال کیا دولت و خور و دنیا کا اعتبار	بگڑا ہی آج حضرت صاحب کا حراج رو بہ مزاج ہو گئی اس سے اس مزاج آئی ہیں چہ چہ جو سیان بک مزاج یہ کوئی عور و رسی ہے نابلد مزاج اصلاح پر نہ آئی گا اب ابد مزاج قدرت خدا آپ کا نازک ہی حراج کیا کیا بگاڑتی ہی کلام مذ مزاج کیا جانتی ہن میں ایک مزاج کتنا خراب کہتے ہیں ال حراج کہی اگر درست خدا اجد مزاج اسو اطلی و اطم ہی ہمد مزاج مٹا ہنیں کیوں ترا می خیر مزاج
--	---

کس سے یائین بطیم بن مانجین اسیر

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔

۱۱۴

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔
 اگر وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا تو وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔

میں کا من گناہان آج
 جس نے مجھ کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج
 میں نے اس کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج

میں نے اس کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج
 میں نے اس کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج

چھین رشتہ ہی صیاد بد مزاج

<p>عید ہی آ رہا ہے ساقیا میخانہ دل مرا ہو گا خراب جلوہ جانہ آج باغ مقتل ہی ہے چاندنی کی پریش کس طرح ہوا انقلاب ہر کا عالم پنا ذکر آ رہا ہے ہن قرآن شاد شناسی بطوری مجھ کو نہ گانی کی مست ایسا کر دیا مجھ کو شراب شون فرس ہے عی شکت اور کی چشم کا کہانی آج ہی حسی کی لاشیں آج حاکم اقلیم ہوت کون، میری سوا نور کو حشمت، میری خائیاں رکے گنج قارون گدگد کو دیکھتا ہوں نخل</p>	<p>دی مبارکبا دستوں کو بیا نہ آج سیل نکر جانہ فی وہا کی بیکانہ آج کم نہیں آ رہی کچھ ہر شایانہ آج چشم فی دیکھا جو گل ہے گوش کو نشانہ آج رونق گلشن شاید مانتا نا آج دل مرا آج شمع معنی بگناہ آج محسب پوچھتا ہوں نہیں دیکھنا آج دور گردون ہے ہی سا فی گوش آج ہی یقین ہو گا ہا ماند سگ یانہ آج گنج او گل کرندز دنیا مجھے یرانہ آج شمع اور جاگی ڈکر صوت پرانہ آج سیکہ جابی مجھے تہمت نہ آج</p>
--	--

۱۱۵

کیونکہ وہ بادہ تو آج
 کیونکہ ہونے ہی گاہ میں
 کیونکہ ہونے ہی گاہ میں
 وہا کی سب سے عدم کی راہ
 کیونکہ ہونے ہی گاہ میں
 کیونکہ ہونے ہی گاہ میں

میں نے اس کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج
 میں نے اس کو اپنی جان
 میں کیا کیا ہے آج

بلکہ ہر مومن کی دیوبند کے لئے ایک دم میں ہوج ہوئی تھی اس قدر لازم نہیں ہوتا کہ راست بازوں کی اس طرحی عقل اولیٰ ہی تو فہم یار کے ردیف جا

خط کیا مینی رحم اوس شمع زخمیں	نامہ برہو کا کہو تر عوض پانہ آج
ہو چکی اس کستی تابوت اٹھانی	جاہی ماتم نہ کبھی نامہ شعلہ آج
شائہ گریہ تہا کل کٹا تہ جکا امی	استخوان ہین بنایا امی و سکی شائہ آج

میری ماعت سی فروغ کفر و ایمان	میرے دل میرا ہی شمع کعبہ و ستانہ آج
-------------------------------	-------------------------------------

ردیف جا مہملہ

یاد دل و دایا کری اوس دھندلی	فیض گل جا رہی نگہستا نکتہ
قاف میں ہیں جانچتا ہوں جہان کی طرح	پس پہلا تین پانچ کو انسانی طرح
توڑی بت کو نہ انداز برکت کو کبھی	رہی تجانین تو مرد و مسلمان کی طرح
قتل پر و مستعد میں پانچ ان کی طرح	استین اولیٰ ہی ہندو کی گیسائی طرح
دیکھئے کون اب کجی کسا نیغہ قوت	اوسکی تیغ ابدار اوٹھی طوفانی طرح
پنہ زار شیشہ محض میں نبوت ساقی خرا	محبست تابانی ہنگام بار اکتی طرح
بانع روشن گرمی فتا جلا سنی تو	جل اوٹھا سر و جسم سرور اخلاقی طرح

بلکہ ہر مومن کی دیوبند کے لئے ایک دم میں ہوج ہوئی تھی اس قدر لازم نہیں ہوتا کہ راست بازوں کی اس طرحی عقل اولیٰ ہی تو فہم یار کے ردیف جا

بلکہ ہر مومن کی دیوبند کے لئے ایک دم میں ہوج ہوئی تھی اس قدر لازم نہیں ہوتا کہ راست بازوں کی اس طرحی عقل اولیٰ ہی تو فہم یار کے ردیف جا

دوزخ پر تو سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب

یون رو بہ سب ساجد
 شکست جانی ہی جاہ زخانی
 شکست جانی ہی جاہ زخانی
 شکست جانی ہی جاہ زخانی

ہی توصل دست جسکو وہ پناہ دے خوروی دست میں ایسی نظر آتا ہے کہنت اس صفت کی لاسی اور ہر باز حال حشت تمکھا انی میرے لکھن جو گھر میں پڑھ کیا اور کوٹھا ہر تے کام دست شوق کا لیتا ہوں اپنے عیش کے کٹ لاتی فات و سیاہ شہر کو لیریشا دیری محشی نے کیا وہ مرین غم ہو چکو ہو اگر قصد علاج شہری نکلا ترا دیوانہ یا اہل چاہتی ہی خون میں گم نہ تاجی	رحل کے تعظیم ہم کرتی میں قرآن کی عالم اجسام ہو کو عالم جا کنیط دن ہمارے جہ پین گی میرے عالمی خط ہنوز ہی ہان میرے گراں کی طرح جہن کے چلن ننگے دیوار مرگانی طرح کہیچتا ہوں آہ اگر ترا وکی ان کی طرح چاندنی آئی ہمارے گھر میں بالائی طرح خندہ زن ہر کوہی چکی گراں کی طرح چپ سے رو کر و وہ دور پنہائی طرح سر و شگامی ہو شہر جھوٹا کی طرح اگ دی جگر دم کا سنگ و سنگی طرح
---	---

شکر صد شکر قیامت میں سب سے
 زلف ہاتھ آئی تھی نہ غصہ نہ
 ایک بظاہر جو یوں نہ تھی نہ
 سب سے جیسے علی بن ابی طالب
 دیدی وہ نظر ہائیں میں غصہ نہ

آل سنجیری خانی کی بڑا نہ ہی اس
 تاقیاست میں جہان میں یہ تو گنہگار

دوزخ کی سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب
 دوزخ کی سزا کی اور عذاب

بیاد بوسه کی بویان صفا بین روح
 دیوان ملک کوئی تازہ نمی رسد
 و خوش بیا بمان باغی و باغی
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو

بیاد بوسه کی بویان صفا بین روح
 دیوان ملک کوئی تازہ نمی رسد
 و خوش بیا بمان باغی و باغی
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو

آجای صاف طاهر کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو

خالق پاک فی خورشیدی ای خالق ملک ملک کت صوت، اسی کون روح دفن تہ نہیں ہرہ بدن کون روح کہ لگی رہی ہے خوشی کی طرح کون روح جان آجا پیا نہیں چچا کون روح جسم پاکیزہ ہمارا کریشاک کون روح سانپ کی طرح سیڑھی تن چچا کون روح شوق سی ماسہ کی ہمارہ کون کون روح کبلاک خدہ کبلاک خدہ کون روح متنی نکلی ہے تو عشق نہ لاک کون روح ہی چراغ سحر دید ہنساک کون روح پھر تو پہو ہنسائی تن چچا کون روح تیج کی طرح سی ہمت خفا کون روح	شا کوئی مگر ہونسا کی زن کون روح ہو سو اپنا کون کی چچا کون روح شہید نہیں تہ ہیں موتی کام بعد توبہ کی بھی سہی ہے شوق کاسہ گر ماتہ جوشی کو کاسی روح پاکلی مین مین ہوا آپ کشیشی مین جدوہ دکھائی تری تیج جو کھڑو صورت مردہ ہون قاصدین چہ سا اسی جنون سحر سحر آدم دکھلاو ہون ہ مومن کہ خدایہ عاہی ہر اب آو تو تلخای نظاری کی ہر شجہ کوئی گنہ جو رسوا وہ گل اختیار او کاسی حب چچا چچا کون روح
--	--

بیاد بوسه کی بویان صفا بین روح
 دیوان ملک کوئی تازہ نمی رسد
 و خوش بیا بمان باغی و باغی
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو
 ای سحر کون هونو باری کون هونو

بهر کی که در کمال بهر کی که در کمال
دی که در کمال بهر کی که در کمال

عشق من نام و در کون عالم
 زدی چو درین دنیا بخت
 بختی که ای دلخواه من
 بختی که ای دلخواه من
 بختی که ای دلخواه من

کشت عین که کمان بچوخت عین در موند نامش کو تم جو کانی ہو کیا ای لکڑ خال ده گل ہے جو در بدلا سو آہر میں کچھ موند کاو اٹھ لذت کے ساتھ بی مگر ہی مچھل میں عاشق تری اس میں سینوی پہر گئے	شیرین فرات کا ہی سمنہ کا استخ انار خام ہوئی مین اکثر خاستخ افزون ہی نفع اور میں جتنا کھا شیرین ہو تر تو ہی اپنے حساب شیرین ادو آری رہی رہی عقاب شیرین کو کو کہن نے دیا خلی خلی
--	---

دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون

دشمن سی کچھ ضرور مروت نہیں اسیر
 لازم ہے تلخ بات کا دنیا جو استخ

مدر ویت ال مہملہ

شاد وین لی ثری سی غم لایم پید کیا مری لگو ہو نگ سحر و شام پید آنکھیں عشاق کیوں تہی نکلو آئین کہو مجھ کو کی زبان میں آجی ستا	سایہ بید میں مجھ کو کوی لایم پید اس کجری میں نہیں لیت لایم پید استخاری کوی کیا سچا دایم پید خلوت خاص میں کب گد پید
--	---

دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون

دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون
 دل کا ایک کون

ارزان کری چو کوئی نیکو کار
 دین ہو یا پین ہو یا کس کا کار
 ایسا دوسری کری جی لیان پسند
 ایسا دوسری کری جی لیان پسند

کبھی طوطی کو نہیں شکر خاتم پسند ویکہ دوست جو انکی مین یا پسند ہو گئی خانہ زنجیر مین آرام پسند کیا کروں جلوہ خورشید یا پسند کس طرح صبح صایم کو نہوشام پسند رنگ بی گل ہے مین بودی کا پسند اسکا آغاز پسند و سکا ہی انجام پسند اپنی آنکھوں کو نہیں صوت از آرام پسند خامشی کی سبب یا لب یا پسند خواب مین ہوش دیدہ بادام پسند پای طائوس نہیں قصہ شکام پسند اسی جلا ساز نہیں حکو تر کام پسند	نیک عاشق جو مشوق نہو پختہ مزاج سچ ہی وسط جی کہتی ہیں خیر امرو اچھون باویر گردی کہاں باب طا کوئی دولت کا نہیں نہیں جکڑوال مانع زرق کہاں اور کہاں نری سنا جب آئی چمن سیکدہ عرفان مین ہی نقطہ و زوال و شجاعت فرق نترانی تو کہتی جو کہتا نہیں مین چشم وزن ہے ہر تن کا شامی نیز سیکر و خج چیدہ بند کہہ پائیں کہیم کیا تری ناز کی رفتار دین تہم یہ اور سرور کیا آئینہ چمکا کی آوے
--	--

لوح پر وقت کے کاتب رستہ اسیر

ایسا دوسری کری جی لیان پسند
 ایسا دوسری کری جی لیان پسند
 ایسا دوسری کری جی لیان پسند
 ایسا دوسری کری جی لیان پسند

۱۲۴

کانون کورات کج از رخا پسند
 بازار بر مین خند و جین پسند
 شہر جس مین ماہ صحر و کج پسند
 ایلی کل خج و جین پسند
 لکھنؤ کج و جین پسند
 بیجا کج و جین پسند
 بیجا کج و جین پسند

کج و جین پسند
 کج و جین پسند
 کج و جین پسند
 کج و جین پسند

کشتن بن خوشه کشته می آید
بسیار است که اینها را در میان
مردمان پیدا میکنند و چون این
انواع را در نظر او نگاه دارند
چون که با یکدیگر است و اینها
که با یکدیگر است و اینها

میں نے یہاں سے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا

زندگی کی کچھ بھی باقی نہیں رہی عمل تک بھی ہو کر ہی بل جک شہر ظلم بیانک ہی سب سے پہلے قصہ عشق کد شہر ہی نہیں سنتی وہ شعر اچھے سے ہمارے نہ کئی اوسنی پسند پیسے می ہجر میں لایم ہکا گونا	جتنے قیدی ہیں ہر ایک سے پہلے چھپے ہا بلوغ ارم ہر شہر کی بعد نام جلاؤ فلک مری جلاؤ کی بعد کہ مرا ذکر نہ ہو ماقہ فریاد کی بعد جا بجا نون نظر کا ہی لکھا سا خط شمشیر پر ہے خط بعد
--	---

میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا

معتقد کیون ہوں میں حضرت باقر کا اسیر
 کہ سزاوارا ماست ہیں ہ سجاد کے بعد

کاش سب طرسی عہد ماہ تقدیر آنکھیں دور کی کرین عاشق و لکیر مادر و ہر کا خون ہ صفت شیر جیسے ہی خانہ فاقوں کے تعمیر	کر چکی مدیہ تراشک کی تاشیر پہنے پوشاک اگر وہ ہے پیر ہیں وہ نادان جو محبت گمان کہیں بر تو شمع رخ بیکر دل روشن
--	---

میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا

میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا
 میں نے ہر ایک کو بلایا

خیال نیکو کشود
 در دنیا چو بسکبک بر آب
 میوای آب و آتش
 از آب و آتش
 در دنیا چو بسکبک بر آب
 میوای آب و آتش
 از آب و آتش

در دنیا چو بسکبک بر آب
 میوای آب و آتش
 از آب و آتش
 در دنیا چو بسکبک بر آب
 میوای آب و آتش
 از آب و آتش

۱۲۹

خطی که بر این نوشته شده
 دی که خطی که بر این نوشته شده
 خطی که بر این نوشته شده
 خطی که بر این نوشته شده

<p>حضرت هواد حسن جان کرایه ای یک جامه من سلطان فقیر اک دن من من بجا کنی چو عالی قار هونی برین کشتی رتبه بقدر حال به کج جهان من دل یار لیکیا به بود که کو خبر نخلین گے عند لب کے اک بال شکار خیال خست با نسیم مرا چرخ کبوتر کو سحر جی من ایل پای طلب کو طے پہی من مضر بایا ہی تیری فیض قدم سی مرتبه سحر خشت خم سی سین زبانا</p>	<p>هونی ہی گرو جیسی پس کاوان بلند کیسا ہی ست ہمت پیرخان بلند بیاندہ بنانی من منم مکان بلند کرایا ہی کو پس کی قنار کو قنار بلند کیونکر ز من بست نہ تو سمان بلند مال او طے گیارہ نظر با سمان بلند دیوار باغ کرتی من کوین بلخان بلند وقت سحر ہو جو صد اذان بلند مالی کسی ہین ہو اسی ہو ان بلند کرایا ہی کون ہاتہ سوی سمان بلند صحن مکان ہوت صف بکا بلند کتنے ہی سفروش کی ساتی کا بلند</p>
---	---

جانا اسیر جس میں نام مرادیر

ایک نامہ ہمارا
 کوہ باریک
 دہلی کی
 دہلی کی
 دہلی کی
 دہلی کی

بیاد کی سیاه بین تو نامہ پڑا جانے لگا
 حال بخون ہی لقمہ خطیں کی پڑا جانے لگا
 بیک پر زخمی کرتا نہیں نہ توخ لقمہ
 دھن توکان کا کیا تا جو زمانہ

ایسی آئی تیر کوئی زبان بلند

کرتی ہی عاشق کی یہ زلف صید تیر و کمان کی کیا اینجی جت کہا جلدائی کہیں کہ میں نچر گاہ میں پہونکی ہوئی چہر جو نہیں تہا رنج تیر نگاہ کوئی ادھر ہی تو پہونکی کہانی ہیں کس خوشی سے ہا باغ خلک حاجت نہیں فکر کی صیاد کو مری ملنی تو دو وصال میں آنکھ اوگی انکھ تعلیم حسن خلق کروں میں تو نہیں ہکو وہ اس روش سے سراہ لکھی بیشک نزاری کینہ ہی مٹی نہ توڑا سبزہ نہیں ہا کسی صیاد کا دام ہی ایک بال میں دو نو ہر صید کر لاتی ہیں ہر روز بہن پہنچا مانند مرغ قبلہ غا بقیرا صید پہر کیوں گلی کر طی تہین اختیار کہی میں کتبک میں امیدار تیری شکار بند میں آئندہ صید پہنستے ہیں آدم میں اختیار کر لیں گے ہم یہ آج ورم شکار صید بی باز طائر و کوکری بازو صید صیاد مٹی ہا میں جیسی و چار صید صیاد سی جو ولین نہ کہی غبار کرتی ہی مرغ دل کو چن کر صید	کرتی ہی عاشق کی یہ زلف صید تیر و کمان کی کیا اینجی جت کہا جلدائی کہیں کہ میں نچر گاہ میں پہونکی ہوئی چہر جو نہیں تہا رنج تیر نگاہ کوئی ادھر ہی تو پہونکی کہانی ہیں کس خوشی سے ہا باغ خلک حاجت نہیں فکر کی صیاد کو مری ملنی تو دو وصال میں آنکھ اوگی انکھ تعلیم حسن خلق کروں میں تو نہیں ہکو وہ اس روش سے سراہ لکھی بیشک نزاری کینہ ہی مٹی نہ توڑا سبزہ نہیں ہا کسی صیاد کا دام
---	---

طالب جت کا عبت ہوئی ارم پڑا جانے لگا
 سناہ گردون کی قرون کا زمانہ
 پڑوہ نام اگر خطہ پڑا جانے لگا
 بیشتر خطی لغاتہ نہ کہا تا صید
 یادون تک عین اگر راہین جت
 سری پس کچھ خوب میں جانا
 باندہ کی کسی کو تہا کہرا

۱۲

کینہ سی میں اخضر گزارا
 با بیابا تو مری کس پہنچا
 کہا تو کہ شہ جان چک کہا جان
 حال چہر و نہ ہی جو طرا
 تو جی آئندہ نہ ست و کہا تا
 کس خراب طوف جمل کا خرابا
 تو جی تو جی تو جی تو جی تو جی

کینہ سی میں اخضر گزارا
 با بیابا تو مری کس پہنچا
 کہا تو کہ شہ جان چک کہا جان
 حال چہر و نہ ہی جو طرا
 تو جی آئندہ نہ ست و کہا تا
 کس خراب طوف جمل کا خرابا
 تو جی تو جی تو جی تو جی تو جی

کے ہونے کو کہیں نہ دیکھا ہو

۱۳۱

سعد یافت من مثل دنیا بسید
هنسی بن امه من یلکی دنج
رفی رتی بن بیان بوزن بسید
یکدی ای جن جو بعلی سغان بسید
باو جاک ای یاهره غلبه بسید
خج زانی نقل بن کی خور بسید
ای یواهره فضا بسید
ای کفیل

نینجی کی اپنی چشم تر بند
 لکھا ہی حال عریانی کا قاصد
 تری وحشی کی ہی کیا آمد آمد
 چسپان گنہین کہلی و زلف شکن
 نہ لکھا اوسنی ہلکوا یک پرزا
 کروں گا فوج اگر بولا شہِ وصل
 مکان محسک کا ہی یا گور مرہ
 مرا مکتوب ہی ملبوس محبوب
 وہاں یار کا کچھ وصف لکھوں

کہیں فیاض کا ہوتا ہی تر بند
 نہیں درکارِ حشر برکمر بند
 و کانین کر رہی مین شیشہ گنبد
 حق میں ہو گئی آہو نظر بند
 رستم کرتی رہی ہم بند پر بند
 زبان کر اپنی ای مرغ سحر بند
 کوجب دیکھو نظر آتا ہی در بند
 قبا ئی یار کا ہی بند ہر بند
 اگر باتہ آمی کوئی مختصر بند

عورت آتش میں ڈنڈا اجا سید
 کس آئین ہوئی دیر کہ محفل
 رعب قتل کی ہوا ہر قصار
 خجرتازی نقل بن کی خوش

نشانهای برشته را بر من فرست
 خطن به جگر صوفی خوشنویس
 ای که زبانهای باغ جهان بنفشه
 سوزن من بوسه بوی باد بهار
 چه برسی ای جوی و سهیل
 خاک سحرستان باری شکر ای کسیر
 ای که بجز در شست کی مانند درند
 اینک بان جات بری من کسیر
 آج ای که سخندان ای کسیر
 صائم اگر چنین نهیون شاخون
 باز جوی شغل غدا ای کسیر
 اندر ای که سطح زنی چون ای کسیر

اک ذرا چاک کیا کجی پره کاغذ دست کاتبی دور الیگی صحر کا مهرین موی من لکھی جانی بهر کاغذ خط لکھون و سکو جو بهتری موی بهر کاغذ نیکیا تحفه گلزار سراسر کاغذ ہو گئی جمع ہزاروں تیر بستر کاغذ صوت برگ گل تہی مسطر کاغذ	ہتا خط شوق مرا تم جی بھیج کا کہہ دیا جب کی مضمون کی پاک وصل کا کرنی میں قرار ہو ہی میں کیا طبع جانان کو تکلف ہی پسند ہی تھا رخ گل رنگ کی تعریف جو کہی مہنی رکھدی ہی مہنی جو ناخواندہ جالی لکہ دیا مہنی کی کسی گل خسار کا و
--	--

۱۳۳

یار کی سادہ زبا کرتی من اعتبار سپر کر کی تنہا اوسی پڑی ہوئی کنیز کاغذ	
رویت راہ مہملہ	
ہزاروں بلبلین پیٹی میں دیکھتے ہیں کہ سایہ ہو پنجابا ہی جی جی جی گمان کو چہ محبوب ہی محکومتا پر	نشیم طائران و حکما ہی تیج جانان حرارت آتش دل کی ہی از فزون طغیان ہزاروں بلبلین میں کہ کش عشاق کی صورت

بیار کو خون آئی غدا بستر لایق
رویت راہ مہملہ
 دیکھتے ہیں کہ سایہ ہو پنجابا ہی جی جی جی
 ای جیون غدا بستر لایق کو لایق
 ہزاروں بلبلین پیٹی میں دیکھتے ہیں
 کہ سایہ ہو پنجابا ہی جی جی جی
 گمان کو چہ محبوب ہی محکومتا پر

ارنی لایق دیکھتے ہیں کہ سایہ ہو پنجابا ہی جی جی جی
 ہزاروں بلبلین پیٹی میں دیکھتے ہیں کہ سایہ ہو پنجابا ہی جی جی جی
 گمان کو چہ محبوب ہی محکومتا پر

او با جواد خاکی ساری سوز سر و جوفان ایم
 تون کشته در نی افان سلسله
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان

هر هم محبت می صل می مج و نظار کرو پا مال اسکی خاک مکر با نین را بعد فنا بی عشق نکشتی کا غور اچها هین اچها منو قار متواتنا	پزار و تهره تحیر کا سهار حسی هم گریان چر یا و نقش ماکو پل تو کج شهید نشین طار جان سنا یا شاخ حار که کو کو که بی من قمران سر کی یوان
--	--

قیامت کونین اعمال کنتی من سیرنی نهایت هوکی لا غرضانی می می کانتی

هوین مینور کسین هم عشق مین هو ی مین گل کی بجان شعله خستیا کد زانیا نین موها مینون با جانان تری آب دم شیر یاد آتی حوا یقال نهین کم مهر من مصنون بی نکلا کا دل محشی فی خوش حشون کی او حکر کا جوین خج و جانیه او کو نهین بی حش	لهوان بدون گرو خا رخیل پر یقین بی شمع فواره بی خاک شهید دین بهای هم کسبون آبی شک سکدر هاته و هو تازنگی آبی محزون چر طاتی مین عبت سوما مری او نشین مرغ خون کا هوا شاخ علان نه که هوای کسینی با طره شیر گریان
---	---

تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان

تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان

تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان
 تون کرای تکی جیسریان جیسریان

سجده نماز کی تائید و ترویج
 و تائید و ترویج سجده نماز
 و تائید و ترویج سجده نماز
 و تائید و ترویج سجده نماز

طوفان حسان کی تائید و ترویج
 و تائید و ترویج طوفان حسان
 و تائید و ترویج طوفان حسان
 و تائید و ترویج طوفان حسان

پریشانی میں بکربان ہو جیو جیو جیو	کھی سنبھل کی بہتی یار کی نش پستان پر
خزان اسکو نہیں دیا دھن ہی تھکا	ہسنی زخم جگر کی ہی بجا گھما خندان
مگر وہ ماہ پیکر فاتحہ خوانیکو آیا	کہ کھنڈ نیکیا بج قمر گور غریبان پر
کبھی جتنا رستا اوس کی کئی غم خان	جو کھلتی فصد پرتا نشتر وضا ویران
تصو او کی کوچی کا بندہ اسکا جہنم	در جہان کا دھوکا ہو گیا جاگ گرن
بیار آتی ہی گشتین خط سار گلی پر	کتاب ہر ہزارہی نہ کہہ علی قناریا

جواب حیدر کرار کا تھا چرخ ہی تاب
اسیر او کو بہتی قدرت رحمت ہر خشا پر

موت ہستی ہی بجا قاصد می قصید پر	خط لکھا قاتل فی مجکو صفحہ شمشیر پر
ہی او داسی خط ام کی حسن لکیر پر	کیا سپاہ رنگ کا ڈاکہ پر کشمیر پر
خضر سر آجیون ہی سکندری ب	کامیابی ہر میں ج قوت ہے تقدیر پر
تیر و بختی سی تار ہی مین قاتل ہوئے	نگیا خون سیہ سی لب شمشیر پر
کیا فریب حسن ہی معشوق کو عاشق کیا	چاند ہالہ ہو گیا اوس جان بدھی تصویر پر

غلامی و زکریا ہی یاد دوش
 ای گل نہیں دشا گلزار دوش
 اعجاز حسن ہی بکرا دوش
 یاد بہار آقا کیمین جی پادش
 را کہ گھر می شراب کیمین جی پادش
 ہر شے زندہ خاکین کیمین جی پادش

عصیان چھالی کرنا ہو کرنا ہو کرنا ہو
 کور گران غشی کو کرنا ہو کرنا ہو
 اوس شکر کو کرنا ہو کرنا ہو کرنا ہو
 زبان دہان اوس کا دوش کرنا ہو کرنا ہو

دھڑلے سے ہر اکھڑا دھڑلے سے ہر اکھڑا
 دھڑلے سے ہر اکھڑا دھڑلے سے ہر اکھڑا
 دھڑلے سے ہر اکھڑا دھڑلے سے ہر اکھڑا
 دھڑلے سے ہر اکھڑا دھڑلے سے ہر اکھڑا

خال کی دانی کا بوسہ میری مست نیندا جب کراؤں گا تو ابرو پر باقی حیات اوسکو منظور نظر ہی اور کچھ ہوتا ہی کچھ تنہا میری کیکر سب گکھنی طیب میں فقط کراہتا ہوں مرگن ابرو کی سنا آب کو ترک کیا کروں آقا کیا خاک کو اوس خط شہزاد کا شاید کہ دیوانہ ہو دڑیہ بونی کا ہی تباہ ہو کھائی میں کچھ ہو سکی کہ نہ طیار ہوسن کا کو کافر آج میری حال بدلتی ہیں بارین کی کس مری ہو نہیں سنا یہ شعلہ کی با سیاہی چنچ مجھ وحشی کی ہی کتنی اوس تیرا شک فی لیکر خائلی میں	مونہ کی کہانی مفت ڈر زریں تقدیر بندہ گیا سونیکا پل آب دم شہر پر ہنستی ہی تقدیر کیا کیا صبا بھر پر ہو چکی تدبیر اسکو چھوڑ دو نقدیر پر ہی یہ چہر چایع کی لب زبان تیر پر دم نکلتا ہی مرا آب دم شہر پر دوڑتی ہیں سور میری اٹھ بھر پر ہاتھ رکھو الہی ہیں جب قبضہ شہر پر کہیں تباہ ہو چھو چھو صاب کی تکریر پر کل جو ہنستی ہی مری فریادی تاتیر پر رنگ آما ہی تری ہو چھو کھلک پر پیسے ہی انت اک اک اٹھ بھر پر واہ کیا سونا چڑھا یا قبضہ شہر پر
--	--

بال بلی کی گم ہونے کا درد
 خطر دہائی یاد دہائی گم ہونے کی
 کہانی میں شال بہن کا درد
 گم ہونے کی شال بہن کا درد

۱۳۸

رگ زنگیلا دو دو دو دو دو دو
 ہمارا وہ زمین کا تخت کی سی ہے
 حضرت تو کیا کہن ہیں باورین
 سب آوارہ ہم قاصد ہر

ہون کہ شہزادہ کا بیوی
 خون مرا جگہ کیا جاوے
 دل فی نالی کہاں کہاں کہیں
 رافغیب میں ہاوس میں سنا گیا
 چنچ چنچ چنچ چنچ چنچ چنچ
 نہ جو حلقہ ہوا وہاں ہر

کامیابی میں صبر و استقامت اور توفیق الہی ضروری ہے۔

فیس یا لادائی پر ایک کی پاری اہم
وہی کی بہت جان خون اپنی
یہ چاند کی نہ سنی کیا عمارت
وہ اور ضبط خون کر کہین نا کا
نی عمارت کی عمارت زخم
نکوت مبارک پوچھیں کیوں

17.

نامہ پوری دولت کے ساتھ
 کیا لانی چوٹی آؤ ہوئے
 ہی کہیں آتے ہیں کہیں
 ہر سو سے آتے ہیں کہیں

مخدومان ہون کے لئے جس کا کوئی اور نام نہیں ہے

[illegible]

بسیار است که اینها را می بینم
 مشغول شوی به شکار و شکار
 و در عدل کردن و در حق شناسی
 و در توبه و در استغفار و در
 شکر و در تحمیل و در تحمل
 و در عفو و در بخشش و در
 و در انصاف و در عدل و در
 و در راستی و در راستی و در
 و در راستی و در راستی و در

بسیار است که اینها را می بینم
 مشغول شوی به شکار و شکار
 و در عدل کردن و در حق شناسی
 و در توبه و در استغفار و در
 شکر و در تحمیل و در تحمل
 و در عفو و در بخشش و در
 و در انصاف و در عدل و در
 و در راستی و در راستی و در
 و در راستی و در راستی و در

<p>رنگی تیغ مظهر مکیه پهلوان دستگیری نکرین قوت بازو بود پشیمان دینی من بونا و آمو بود صید که من می جنگ آمو بود رگیا کیا دین شامین ترافو بود هتم پایا بهی شمشاد لب جو بود چ اوهای من بهشت نه گیسو بود سگفت به محبایه نه بود گر ترا دیدم در بخیرسی آسو بود سوز دل من بهی سناون بی بود رگیا تن من مر تیر ترزو بود</p>	<p>صفت پیری مین کبان و جوی گر رپی چاه دین بسفاحین انهمین اوس گیسوی مشکین چون کسکاد شیفته ناکو بید و نهین کوئی بقال سپری جو کبوتر نهرا وقت سخت جو جوا شکا بهی پوچستی کیا هو بهار دل صد چاک کال سخت حیرت بهی بهی حال تیر با پی حشمت من کسی فز نه بهار یار کو مرثیه خوانی کا جوا کمال طبع موزون کا اثر و دیکه تو ای شیراز</p>
--	--

۱۴۱

بسیار است که اینها را می بینم
 مشغول شوی به شکار و شکار
 و در عدل کردن و در حق شناسی
 و در توبه و در استغفار و در
 شکر و در تحمیل و در تحمل
 و در عفو و در بخشش و در
 و در انصاف و در عدل و در
 و در راستی و در راستی و در
 و در راستی و در راستی و در

کچه نه که او سکو بهی تیا مون فیت مین اسیر
 چشم حاسدی جو گرا مون تو آسو بود

بسیار است که اینها را می بینم
 مشغول شوی به شکار و شکار
 و در عدل کردن و در حق شناسی
 و در توبه و در استغفار و در
 شکر و در تحمیل و در تحمل
 و در عفو و در بخشش و در
 و در انصاف و در عدل و در
 و در راستی و در راستی و در
 و در راستی و در راستی و در

چکر کر دین کی فانی آواز
 ہر دم کا مکان بنیں سچائی کا
 ثابت کر کے نفس میں اگر
 جی سسکا ہوئی فانی چکر
 میں جیسا ہوئی پین چکر
 جیسا ہوئی بال بپا اسی بنا کر
 ہو اور جلد اور جا کر
 ہو اور جلد اور جا کر

بہر حجت جو وہ خورشید قاتل بیٹھے کو قاتل میں ہی پوچھ جی رہا بندہ دس رکاوٹوں کے چھین چھین	برج میلان فلک کی ترازو ہو کر نقش پاؤں لگا کی چھین چھین ہو کر ریتہ پایا فرشتہ کا گنگ ہو کر
---	---

وصف اوس گرس جاو کا جو کرنا ہوں سپر دل میں عالم کی ترک کرنا ہی جاو ہو کر
--

عدم ہی دور پر جلدی لوچ نہ کیا گیا جدا اوس قلم خم خمیہ کیونچہ بڑھی جاتی ہیں کے قافلہ والی تو کیا پڑا وہ دیوانہ ہوں مجھ کو قصداً گھر سے پکا جزائی خیر سی اللہ جانباران لہنت کو مقام ہران ملک ہی ہی ہے آہ خیر نخل گہری تہی ہیک ہی میں گری شیطین سے نہ خوف ابدل گنج سحر	جلی میں سر کی بل ہم جاوہ شیشہ قاتل ترپتی ہی جو اتاری سی چھائی ہو کی ہمارا ہی حد آ جا رہیں گے ہم نہ ہی نخل کر چھپیاں کانٹے بچا ہین و سیاح کلی کہ رک دی کس کس سی تیغ ناک کوئی ناگی کوئی چھپی پونچ رہتا ہنر پہو لائیکیا جام کہ لئی رت ساہن کہ ڈاکہ قافلہ میں مشیر تار ہی نر
--	---

عدم کی چھین اکس
 بہت چھین چھین کیا کیو
 اتھی صبر سے ہو اور اظہار
 ہوا وہ اور ای شیطانی

۱۴۳

کیا کیا فرائض دھک
 مرین عشق کا ہے مدد
 عیب ای تو پہلی تو دوا
 ہوئی کی کدت دینا سی قہ
 برکی زندگانی دینا کیا
 تہی تواریکیا یا کی قہ

کہ دل دینا نہ چو کی نہ چو کی
 کوئی ناگین جہنم جہنم
 لگائی تیغ سے نول کا
 کیا نصرت کی پوری
 لگائی تیغ سے نول کا
 کیا نصرت کی پوری

ایک سال کی مدت میں یہ لکھنا کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔

کوئی قاصد آیا پہر کی ہرگز کوئی بابت
 سر مژگان پر گرو ورتی میں طغیانی
 پیچ کر گور میں کچھ خیال وہی شان ہے
 نہ دبا لاکیا صحرا میں ایسا آہنجون
 ہزاروں جون اگر سے ہرگز ادا بدین
 بنایا طائر تصویر مخمور باغ عالم میں
 نہیں آرام کھوایا کہم ہی سقا کسی
 بہت بندیک کم طائر ہر قول سہری

اسیر اپنی گرفتار نہیں جانی سکتے
گمان ہی اوس ہی سکری کی نفو کا سلاک

نظر کرتی نہیں اس سائنسی ٹی لپ	لگانا تیر کا سفید وہی مرغ سبز
تج کیا ازل سی ہی جھوم پائ گزل	کہ باران الم چسین سب کا گل
سفر از کو دھوکا ہو گیا میر صد سچ	جلی آجی جو روز نکات آن از ساین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و نه از آن می گویم که بیگانه ای این را بداند
چون که بیگانه ای این را بداند

کون چون گمان که در این جهان است
 بیک کونی که در این جهان است
 روی یک جنت کی دم چو در
 بیک کونی که در این جهان است
 کون چون گمان که در این جهان است
 روی یک جنت کی دم چو در

گمان نه خربت کیون شمشیر قاتل بر	
<p> مسلمان می بین خیر نه امانی تان گمان آن غرض تربت که امان خوش جان همارا دم نخلتای شمشیر قاتل بر که بهر آتی من آنهمین صحنه تا اگر ترث جانا هون آواز گوی مریخ ک که حبسی هر موی جاده پشیمان روان که نه کشتی اگر آجای حلق بجا گلچین کو بر او سجاد و کافران که در یاسی شکل که میشتی من سحران نه رهن اهن میمانه یا با چو ران تو سمجی هم که هی تیغ بر نه دوش قاتل مسافر کو تلاش آب نان کی ای </p>	<p> رمانه جان ببخشید که چو طاق گئی حبسیر کوبی یار یه صحنه چون سبار که خضر کو امی ت زبانی چون مقرر راز چو جاکا افشاسم یون گوارای افسیت کب یکی طبع نازکی و کهای صوت مقصدی تیغ کشیده روانی کیا طبیعت که گرمی که درین بنایا شمع روشن بر تو جانا کج کل ترمی مد کی پیشان ایسی دم عدم کو چو خط گنج سلامت گو گو پایا سه نوحه جانا من اگر که نظر آید عدم سی ادنا من بجا فکر نیست </p>

کون و ده انداز دست باده شمشیر
 روی یک جنت کی دم چو در
 بیک کونی که در این جهان است
 کون چون گمان که در این جهان است
 روی یک جنت کی دم چو در

طایران عرش آیین لوت
 سوزین من اون آتونی بیک
 بهر کجای که من دوی کشت
 صفت خانی من بیک دغل
 ۱۲۶

کون و ده انداز دست باده شمشیر
 روی یک جنت کی دم چو در
 بیک کونی که در این جهان است
 کون چون گمان که در این جهان است
 روی یک جنت کی دم چو در

درمحل جاده انداز نشان بیدار
 سید و ازین طایفه جان بیدار
 چشم بخت و ده تا نشان بیدار
 عین بخت و ده تا نشان بیدار
 جانی و ده تا نشان بیدار
 بوجیه که بی نشان بیدار
 درمحل جاده انداز نشان بیدار

بجای مینا گریه است قد شتاب جوانی سی اگر طاعت نه بود کرد کیا کس گدازد دل را و نه بد هزار و آن زویند سبک و نه بد فراق یارین که با قدم چینی دل آواره که میری جگه و نه بد	که چشم جوهر شیرین برین قیاس مسافر تو را می وزه جگر نصف تماشا می او گالای کتخته قرص یکسکی جنبش مرغان فی می شکست گمان شور قیامت که با شو غنا نهکا ماند مسافر شام که آید غنا
--	--

برنگ لاله دور اول را آنچون بیدار
 اسیر و سحر که دهم که گویا ماه بیدار

بیدار لونی سیه کی شاهد غنا با پس کفری محبی خاطر دینا صورت آینه محفل من بر زانو کی دهن یار کی گهی سی صفت یارین باتین همی جو کیا که تا بها چکنی کلنی	جان مرد و نسی چپاتی پوسیا رو کجی که مین جاباهون کلیسا خود تماشا مین هوا محو تماشا گم نهو جائی که بر تر کین غنا غضب آ یا که جلا آج و ده رو که با
--	---

شمع کی طبعی از نور بیدار
 سحر کس که با جادو بیدار
 صبح که با جادو بیدار
 صبح که با جادو بیدار
 صبح که با جادو بیدار

۱۲۷

با جادو و نسی چپاتی پوسیا
 اسدای نوری و در لعلین بیدار
 ای فلک جلدی بال برضان بیدار
 فکر او لا و نه تا نشان بیدار
 نام جادو و نسی چپاتی پوسیا
 ننگ ای صبحی از نور بیدار

ای خدای من و نسی چپاتی پوسیا
 ای خدای من و نسی چپاتی پوسیا
 ای خدای من و نسی چپاتی پوسیا
 ای خدای من و نسی چپاتی پوسیا
 ای خدای من و نسی چپاتی پوسیا

۱۳۸
ساقی سحر کا ہی مبلغ آسمان
خمر پین پون ماں دھندلایا
کے نیکیا ہی مبلغ آسمان
ای شمع حسنہ ہی فروغ
کلی قصاب کا ہی سیر
بیلے کوئی سیر نہیں
باہ آسمان کج کر کو

سر کئی عالم ایجاد میں بجایا ہی
سیکڑوں نچاک میں پنہان ہو پیدا ہو کر

بیرون کوئی سمنه زمین نمی توانی زار
 راه آسمان بجز که داغ آسمان
 خجایی که بکنان بی یار
 باطل بین من خاک آستان
 غم نمی آید که بی یار
 غم نمی آید که بی یار

کجاست کسی که در این عالم
 بجز این که در این عالم
 بجز این که در این عالم
 بجز این که در این عالم

یار کبیری بی باغ
 گو کبیری بی باغ
 اغل کبیری بی باغ
 جابا کبیری بی باغ
 کبیری بی باغ

۱۲۹

کوثر کاظم بنی
 او سبکی گاه نیست
 بی کتاب کل ایام
 بخت فریبی علی کاظم
 و نه بدیگری و نه بی

دل پر دماغ مال بی کسی کی چشم چاؤ کہیں طبع ہی ہوئی نصیب کیشک کی پور تصدق جان ہو کر کی دیکھلین سکلی نہیں باقوت کا یکہ تیری گری ری باز مصمم ہی اگر قصہ سفری ماہ و مگو یقین دگو ہوا اور کر شر آیا جہم کہان آنکہ اگر موقد کو میری سکی کی سنی پر دھج محل اولٹ لگندہ کہانی قصو او سکی انو کا جو نہ جلاؤ مگر یہ تیری ساسی امی مرقا ست پانی وہ شاعر ہوں کہ او سکی تنگیو سچ نہ خوشی موی سبہ بر حسین کما پوین سپر امین ہوتا ایک سی شہی ایک ہر	تماشا ہی بنیا عاشق ہو طائوس ہو تصدق ماؤ آہو تری ہو ہا گیشو سنا ہی سوار امسال ہی نو فر پو شگفتہ لالہ احمد ہو ای شاخ شہو تو ہم ہی اذل کا شرفی ماہین کپو نظر جھٹکی اپنی ست فتنہ جگنو کرو صدق امی ہو سو گھر لک لک کہ صحر میں چریت پر ہی چشم ہو تو پیرن سر سار اسو چین ستانی کہ فواری کا عالم ہی اک مروت پر شلت کا گمان ہا کی تیر سید پر سوار امسال ہے نووز شاید شاخ ہو نزاکت میں کہیں موی مگر طرہ کہیشو
--	---

نامی ہوں سر لادووی کی بار
 گری مری ہو ہو ہو ہو ہو
 بیحد کونین ہوئی بن زلی بار
 سفل کوئی کما کی علی کی بار

فرد جانی تو که با دین من
بی راه بجای جوید و من
چون گل که در دین من
ای اهل حق که در دین من

دریای عشق کی چلاب و آفتاب	غم کاس پیر طوط پر ابر حباب پر
مونه سکو و سپهری کیانده کجی	بنفانده هی مهر ختم لی شراب پر
جس شعر من که رنگ طلائی کاغذ	تختیر سبک و ورق آفتاب پر
غم سی سیکلی تند مزاج و نو کام کیا	هنستی هی آگ گریخیم کباب
مار عذاب نیکی لپٹ جانی با دین	رکھون جو با دین جاده راه تو با
دنیا من جو نصیب ہم اغوشی تبار	راضی ہون میں فشا لکھی عذاب
ہی عشق تیری وی کتابی کا کیا	اک پوست رگیا ہی جو با کتاب پر
اچھا ہو آگ ہی ہی جو ہو آگ کا جلا	ساتی پلا شراب ہین پیر شراب پر
قدرت خدا کی ہی گل حسنا ریا	بہ چو و روح رسالت ماب پر
ہو ما ہی جب سوار ہ ہر سپہر	خیر شید و ماہ منی ہین اہمیں کات
ساتی گزک ہی بادہ کشتو کو با میم گ	لپٹا کیکی تیج کا ڈور اکبات
روشنہ کو کو کیا کو ہی ہبا لگا کی	پڑتا نہیں غبار رخ ماہتاب پر
دولت سی و فن اور ہی نیامین علم	سو نیکی لوح کتبی نے زیبا کتاب

۱۵۱

بہ چو و روح رسالت ماب پر
خیر شید و ماہ منی ہین اہمیں کات
لپٹا کیکی تیج کا ڈور اکبات
پڑتا نہیں غبار رخ ماہتاب پر
سو نیکی لوح کتبی نے زیبا کتاب

بہ چو و روح رسالت ماب پر
خیر شید و ماہ منی ہین اہمیں کات
لپٹا کیکی تیج کا ڈور اکبات
پڑتا نہیں غبار رخ ماہتاب پر
سو نیکی لوح کتبی نے زیبا کتاب

بہ چو و روح رسالت ماب پر
خیر شید و ماہ منی ہین اہمیں کات
لپٹا کیکی تیج کا ڈور اکبات
پڑتا نہیں غبار رخ ماہتاب پر
سو نیکی لوح کتبی نے زیبا کتاب

درباره یوشیو و او در تمام
گلستان باغ به کشتن
و اما کلی من مانده قومی است و اتصال
کعبه سینا بین دو کو معارف بود که
اسلام اختیار داشتند و علم از آن
مار کجاده طالب و مهارت در

لایا میں باغ خدی تار و زر
 پختائی تو بہ تیری انگار و زر
 دل بیہوش کی گفت شک کیلیم
 کون کاہول باغی دھار و زر
 میں ہی بہت فیض ہون کی یاد

سہم کالی کو سون جی طلب میں چا	وہ شمع ہی جلا کی نہ لائی ابر
سجھا زبان بارش ہجر و گیا	جب کے نظر ستارہ نہالہ و ابر

پستان سی قدیار فی دیوانہ کروا	شاید سیر سایہ جن تھا امار
-------------------------------	---------------------------

بلبلیں کہا تی میں گل خسار شکا	گل گریبان چاک کرتی ہر تیرا شکا
وقت سجدی جبکی اعضا جو سکیا	سب سے سیارہ حیرن مگر گہری فداک یہ
حاجت اسباب کہتی میں جانتی	عیسیٰ مریم گیارہی دیوان فداک یہ
گور پرستی تو را اکی جنبی	ہم یہ سمجھی آسمان ٹوٹا سا خاک یہ
کہتی میں سب کہ جسکو سرخ گلنام	جہم رہا ہی خون ہمارا خنجر خاک یہ
سجرافت میں کوئی کسطح چاکریا	دوڑتی میں تیغ موجیں پیکر لکریا
قاصد کہیہ نہایت لسی کی عرصہ	دیکھ لینا ہو اگر اب بھی آؤ خاک یہ
خوشہ انگور پر شاید کہ پڑ جائی گاہ	ساقیا جاتا ہوں میں گلزار میں تاک یہ
صرصر اندوہ باران الم سلاب غم	امی فلک تنی بلائیں کیست خاک یہ

کیا ہی بیداری جو کجی
 ملواریا نہی کی نہیں چلاؤ
 کہنی جھپٹ میں خون آریا
 زہا توان کیست کیست
 رویش ہوئی کیست کیست

چنانچه که در این کتاب است
 در این کتاب است که در این کتاب
 در این کتاب است که در این کتاب
 در این کتاب است که در این کتاب

اگر کسی که در این کتاب
 اگر کسی که در این کتاب
 اگر کسی که در این کتاب
 اگر کسی که در این کتاب

سایه گوزین من باد شاه مست هم فنون من بهر چنگی است سبزه چابکانش من تو چاه خلک بعد مرفون به تاشیر دل پرور رتبه اعلی نای لاکه ادنی موبند ساکن نی دلین به شاه در شهباز ویکه کراوس شهباز من مری صید فیض به حامی من کایوش بهر گنگ واکه اس ام سی من ساکن بر زمین	چتر شاهی کا گمان بهار است پاک صبح کیا گل شمس بهین گریبان پاک کسطح بهر خطا در کی و کی لشناک چاندنی بود هوب اگر آبی خاک پاک خاک او در کبوتر چستی بهی لطف خاک صاف حلیم گمان بهرینه صفا پاک روزی شمشیر کشتی بهین کلی فزاک کسینه زکا گمان بهی کسینه دلاک پا و نه سپید بهی من تو خاک پاک
---	--

۱۵۵

تبا ی یقین می در کی دست پاک
 یعنی که با بول کی تم اولی ناز پاک
 روزی کی زاهد دنی من تو فزوم پاک
 پانی بهر فی ایاب چه جاد پاک
 کیونکه بهر اولهنگی یارب پاک
 باریک کسطح در صفت پاک
 نازک خیال من بهرین پاک

کعبه مریستی من بهر تخیل پاسبان سر جهای ستان سید لولاک بر	
ده طائر من که رتی بهار باغ عالم دیار ما تو کج رویه آه کیا شفقت عالم	نشیمن شاخ غم پریشان بهر تخیل عالم سخاوت لگانی لالت گور صام عالم

ده که ایون که سنن در این کتاب
 لک بجای که در این کتاب
 ده که ایون که سنن در این کتاب
 لک بجای که در این کتاب
 ده که ایون که سنن در این کتاب
 لک بجای که در این کتاب

کجاست که زاری بر بویای مستی
 از شرطی که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی

هرگز من بعد از این روزگار
 نگرددن خاکین یکایک من
 عقل بویای بویای مستی
 که در دست جوهری زانوی بویای مستی

۱۵۶
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی

خدا قادی آخروه پرور گویا بر می کیا آنکه بخوار کی ساقی ساقی فلک کجا جانشین نالی ساقی ساقی حقیقت بین و شیطان کزین ساقی بجا آنکه چون کج میری شک با دم هزار دن من تو هم یک شت خاک آدم فلک ندوه پرور ساقی ساقی غم گمان ساقی کج ساقی ساقی غم نظر کجی ساقی ساقی ساقی غم تاشای نیل عاشق ساقی ساقی غم گداوشن جوهر ساقی ساقی غم چراغ اس ساقی ساقی ساقی غم پیکر ساقی ساقی ساقی غم	سیاهان کی قسم بگو و مار اولی ساقی زمین کی سیروس من سیر گری ساقی زمین کج ذکر کج ساقی ساقی ساقی ساقی ساقی ساقی موی ساقی ساقی ساقی پیکر ساقی ساقی ساقی موی ساقی ساقی ساقی موی ساقی ساقی ساقی رنگ موی ساقی ساقی مراد ساقی ساقی ساقی او ساقی ساقی ساقی سخاوت ساقی ساقی ساقی بلا با بام ساقی ساقی
--	---

ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی
 ای خوش بین که زانوی بویای مستی

خداوندی که در این عالم است
 و در این عالم است خداوندی
 که در این عالم است خداوندی
 و در این عالم است خداوندی

و در این عالم است خداوندی
 که در این عالم است خداوندی
 و در این عالم است خداوندی
 و در این عالم است خداوندی

۱۵۷

آب عصیان از این نخل نساکت کرد
 شمع از رو که اشارت یابد و نساکت کرد
 بسجده بی جسم دهری باون فناکت کرد
 و ک صدیکین که در خنجر کان
 که باین کاهن نام نخل و نساکت کرد
 بی تکلف بر کرای نساکت کرد

عجب ششانه ای یک شست خاک کوزه فراق یارین بر پهل نخل و نساکت سپهر غم کی بی نیامین جیدر و صراط حرم ده سلیمی بی نساکت هین که مطلب سستی روی نساکت جو و کیها کعبه آید اوسکا کعبه نساکت هم اسج جهان کین ششانه نساکت	هری سجد فرتی سر جکا کرای آرم که بین کیارت بهر لاکمی با جهم علی حبه حبه کونگی غشش ختم گمان چی شیم عاشق کاجا آب فرم بحث مغرور اهل علم مین ششیل سلم هوا کجگو گمان چاه دمن کاجاه فرم تباری سی ساری سی تباری یک عالم
--	---

مری مضمون مین سی سیر و سکو بی کالینیت
 که بهی عرش و از اورط کوس جین کبر

پونچا مرا سمنده خیال آسان به جکی چو او سکی شش جال آسان به و یکمین حج تیری تیر کی آمد ملاک اسی قاتل جهان سچ پی خشیخ	هری غشش نخل سم به ملال آسان به هو جاین جیدی نور حدال آسان به و ک کرمی طلین بر و مال آسان به مرج کال سس لال آسان به
---	---

کلماتی که در این عالم است
 و در این عالم است کلماتی
 که در این عالم است کلماتی
 و در این عالم است کلماتی

[illegible]

نہیں ہوتا ہے کہ جس نے اپنے دل سے کسی اور کو محبت کی بات کہی ہو
 وہ اس کو اپنے دل سے محبت کی بات کہی ہو
 نہ کہ اس کو اپنے دل سے محبت کی بات کہی ہو
 نہ کہ اس کو اپنے دل سے محبت کی بات کہی ہو

گشت مصطفیٰ ہی پیشتر جس کی دو مٹری مہتاب کی ٹال آسان پر

دیکھا ہی جب سی ہر قد مصطفیٰ اسیر
 سدرہ ہی خرمی سنیا ل آسان پر

بھری ٹکا، کیا تری پی کی پڑ دیکھا جو نور حضرت موسیٰ فی طور پر وصف صفای جسم میں بھی جو شعر چپ چپ کے وز غیر کی گہر میں سجا نظارہ باز کیوں نہون غش موت گیم کیا پوچھتی ہو زینش و انج حکو کا حال ساقی ہی سیکہ می میں اکارت چا آئی وہ بال کہولی ہو ہی فہرستہ کرتا ہی سنح ہکو قود اعطی شرب ملاشی پڑی میں کو چہ جلا دین	غش آگیا کلیم کو دیکھا جو طور پر موقوف ایک دن، انتہا ملہو پر رصوان لک لئی روق رچی رچی پر ایسا ہنو پڑی کوئی پر چھو پر تم اسٹے کہ روق تجلی ہی طور پر کافی ہی ات بیٹہ کی مینی تنور پر عالم ہی صاف بدر کا جام ملہو پر نازل سے بلا ہوئی اہل قور پر دیا ہی آب جان شراب ملہو پر ثابت نہیں قتل ہوئی کس کو پر
---	--

جی بہر اوہا موہو پیکر آسان دیکر
 پہر اور اینس پیمان دست چھو کر
 جاک پہر دوان خواجہ کا دالان
 حسرت خانیہ دینی بہر پوسہ غم دین
 بہر ہوا رقصان بلو کو دین نصان دیکر
 پہر میں ویا ر پوسہ کا دین نصان دیکر
 پہر ہوا رقصان بلو کو دین نصان دیکر
 پہر میں ویا ر پوسہ کا دین نصان دیکر

دل جلا دین ناںش ہم درخشان دینا
 زنگ لگایا دینا ہم درخشان دینا
 لالہ لسان ہم درخشان دینا
 زنگ لگایا دینا ہم درخشان دینا

بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ

کرمین خط شوق چو جامہ نکلا میری کلیم عجب کاتنگرا ہی خلک مسلم ہوں تیری صفات کا مروج سچا ہی اتفاق نہ اس کے آج کل فیاض کا ہی فیض برابر جہان میں انصاف کی ہو ہی اگر باغ و بہرین آئینہ عکس حسی تھی کون نہ جل کا پیدا کری گا طر مضمون و کرب تاج سمور ہی جو سر پر غور پر انجیل پر عمل ہے یہ سیر زبور پر موقوف ہی یہ مہدی دیکھی طور پر یکساں نگاہ ہری نزدیک دور پر ہوتی ہیں شگسا ر شجر کس قصور پر پتھر تک جلی جو گری برف طور پر

دنیا میں وہ اسیر ڈری کیا گناہ سی
 جس کو نظر ہی رحمت رت غفور پر

بیری عیان ہوئی ہمال گناہ پر آتا ہی کون شت میں نچر کی لٹی باز گیری میں طر فہ شاہین طفل شک کلمی میں جا کی دیکھ تو لبٹ بدن ہر موی سفید ہستی میں بد سہا پر جہک جہک کی سجد کی تہی ہون پر چلتی ہیں سر کی بل مرتی رنکا پر دولین کا ہی بادن سہاوشا پر
--

جس کا کیا ہوتا ہے
 جہاں کی لکھی ہے
 جہاں کی لکھی ہے
 جہاں کی لکھی ہے

۱۶۰

بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ

بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ
 بہار لکھنؤ کی تاریخ

سکه ها که در این دنیا میگردانند
 و سکه های بی ارزشی که در این دنیا میگردانند
 و سکه های بی ارزشی که در این دنیا میگردانند

<p>که هستی نهین تیز بخت موفی ملین کی نگردد ریشک دل سیدی موفی موفی موفی مین نداده نوش موفی موفی مهتاب شام بحر فی موفی موفی بسجما به مین که انکو بهی موفی غیرت کی جایی گبند گردون کا مغد و پیش حق بهی موفی موفی موفی اسطر مین گشته نشین دل کو بهت خراب کو کی زلال</p>	<p>کیا فرق خواه شان نهیمین بوند کر کی انکه ہماری نگاہ یوسف کنون مین قافله موفی هر جام خنده رنجه جهان موفی گو یا چراغ تهاکت دیو سیاه وری پر جو حشر مین بل گناه مین گرد و با و ترست حسا کلاه تحلیف کب ہی شرع کی موفی بیضا موفی جیسی جیانه تاه بهولای ماه و مصر نیکی حار</p>
--	--

یعدرک قافله موفی
 مین موفی موفی موفی
 مین موفی موفی موفی
 مین موفی موفی موفی

که عمل موفی این سنگ ماری
 پسندانی موفی خاک ماری
 که ماری ماری ماری ماری
 جدا ده ماری ماری ماری
 کیا ده کام موفی ماری

<p>احباب کی نظر مین عیب ماری</p>	<p>مغرو ماری اسیر ماری واه واه</p>
<p>داغ و رفت هی ماری ماری</p>	<p>اگر ماری ماری ماری</p>

که روز ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری

غمناکی اگر کسی از این
 دین چنانی که با لفظ خلک نماند
 صفای دل بی موم چون نماند
 که ای قیصر دینک نام
 بخت از دست بخت بخت
 خدای واسطی است بخت
 که بخت از دست بخت بخت

برنگی گفت عالمی بخت
 جالی بخت بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت

۱۶۲

صاحب جیم کا اناشراخانی
 خواجه ابوبکر بن اشراف
 بخت بخت بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت

سیکون سرخاب تی هریط پیرایش می خجکجو طر سیا بر هی صلیت سیرنی می ای جابر کرک شب تاب کا دمو کا همتا بر بار و تر جادون ججهون کشی گشت دهمیر کردی هین کانسی مبدیان لال یکپولی هوئی مین نشتر شاد در نه موی کونین کشی کی حش آینه مین نگ چپا مین جره همتا بر روز جاتا هون حسین آبادی کا ابروی جانان کا دمو کا هی مکرع هی گمان شعله جواله هر گردا بر ویری هم هی کهری مین کی بخت	از و حامحت ل می پیه ر آب هون مین همنطری کبسونین بدیل قمری پیشان جال لان جکر بحر کی شب هتا جو میر طلیه خزان ناتوان هون شل خشت طلم کیا هون دیوانه گذر ما هون اگر بون سرخ بوٹی او قیاسی پنهین هی گرا خجانی فقط آقا عالم کی طیل کس می دن تشبیه وکی جهر پر روز کو اس توقع پر که شاید می دیا جی سن سجده کر ما هون جودین سجده کر ما کس عکس خنی دریا کو منو کر ما اسطوف هی کی کان ارو جلی میخا
---	--

کمان بختی بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت
 بخت بخت بخت بخت

باجن میں اتصال، خاطر میں

145

دل تو لہای گو کہ بدن بے زلفی
اس کے اگر بھی گلا تو او میں نہیں گول
گیو کا داغ ہی نہیں چھوئی کہ
حیران ہوں تیرے پردے خفا کو
شہر طلب کیں پردے خفا کو
اتنی نہیں ہوتی کسب کی دور
مکرمی میں تیرے کسب کی

ہجر من رو کا کیا ہو گا دوا و غ
 فرقت یار میں کیفیت صہا پس
 می طلب کی تو چھبلا کی کہا سانی
 ساقیا باعثِ غم ہی مجھی کھڑی
 دی می ناب بہن پہی می جلو سانی
 فرقت یار میں شیشہ ہی بغل کا پڑا
 کسکی اکھوں نے گلشن کو کیا مینا نہ
 تیرا چنا ہی می ناب کا حلا سانی
 آنکھ اوٹھا کر بنی کہی کسچی تو غور
 تیکہ مست کے تاثیر سی پانی ہی سزا
 بعدِ مدد نہ بن جائیگی مری سچا
 تیری میخوار کو ہی تہہ ہو جیصل
 مست کرتی ہی ہوا دشتِ جھوکی

بیس کو این فیکہای جن سے بیادمانین کوئی نہ بخوارا فکرا دیوتمہ دریک کا ذکر می بین یان یک شخص لغت و بیکی یا سید می بین و انی بین با و فکرمی دور

احسان ترا ای خنجر جلادی یلم
آنکه از سبکی پیرسجی کی بدو هیچ
نظر و نیکی را بن عبث است و با پیر
پنجی کی سبکی کا بهشتا یون بن
آواز به بیلی ناشادی به پیر
یشی نه شمس نه گره دامن کلانی

محو نظارہ ساقی ہی سیر طرح اسیر
تنگیا ہی بہمن چشم تماشا ساغر

۱۹۹

بجهوت ایتنان بیهک و بیهک
کر جلار قارکین بیج بیج کر
موقوف نازرق اوصیا و احبیم
موجام ابر اتونی اگر امانی
بجهت نین بیج بیج افقا و بیهک
بجهت نین بیج بیج افقا و بیهک
لاغر نون مین و کاکان بیج بیج
بجهت نین بیج بیج افقا و بیهک

لاغر و تنگ چهره و کمان لب از این
نقشه مرا که بچای نری تصویب کردید
و نه پنهانی و نه برادر می چهره سحر
در نظر لطیف تو صدای جادو بهر
صدای جادو بهر صدای جادو بهر صدای

خاتم النبیین قدس سره
 باجماع ائمه و علمای کبار
 و مشایخ و فضلاء و مجتهدین
 و شایخین و محدثین و فاضلین
 و کرامتین و عابدین و زاهدین
 و سادات و اولاد و خاندان
 و کرامتین و عابدین و زاهدین
 و سادات و اولاد و خاندان

اگر کسی مری پیدا شود
 که در بدن او
 فساد و زخم
 و جراحت
 و سوزش
 و خارش
 و بوی بد
 و غیره
 باشد
 باید که
 با دست
 و پا
 و سر
 و تن
 و اعضا
 و اندام
 و اعضا
 و اندام

هفتی بی نازل جماعت سبک نیک بد و دون جهان بین عشق خانی کیا هو اغیر و ن او سکوبام نیکیا سامنا غیر و نسی هوا سکوبام نیکیا مردم ننگی بین یمن تا به بوغیر	بیشتر ترپای واکه کشور معمر پر دخت ز پرمرئی بین سجا از ابد خور مسکون که بهی نظر آنی تجلی طور جان دیتی بین عبت کنا و حل خور ازو حام مور حبیبی مرد و ز نور پر
--	--

کشته خلیل با نیمی رین جای اسیر
 وجه مشه رین کرنگی و ده صد آصویر

مرغ جان کاشی شین شایخ طبر لال مرهم ہی لگا و و مرهم کافور فوق رکبتی ہی شب و شب عاشق پر نامه بر خط لیکیا مبلر سر مردور پر کون و نا، جها نین مرد و ز نور پر بیر سن، اسطرح میر تن محرو پر	مرگی او سر و قد کی ساعد نور داغ کها کین لب لعل و رخ ز نور اسی فلک کل کتک طاری بن سچی یز کلبهتی کلبهتی شوق کی مضمون شایه غم یکو نیش زین کمرگ کاهو نین زیر خاکستر هوا کور حبیبی شایه
--	---

بیتانیه اسطرح میر تن محرو پر
 پای این مرهم ہی لگا و و مرهم کافور
 ق کتک طاری بن سچی یز
 کلبهتی کلبهتی شوق کی مضمون شایه
 غم یکو نیش زین کمرگ کاهو نین
 زیر خاکستر هوا کور حبیبی شایه

بیرون از این مرهم ہی لگا و و مرهم کافور
 ق کتک طاری بن سچی یز
 کلبهتی کلبهتی شوق کی مضمون شایه
 غم یکو نیش زین کمرگ کاهو نین
 زیر خاکستر هوا کور حبیبی شایه

کشته دلم بر دامن بران کزین
 کشته دلم بر دامن بران کزین
 کشته دلم بر دامن بران کزین
 کشته دلم بر دامن بران کزین

میوه کلیم الله پروانه چرخ طور هو عبث نازان تم اپنی مسی تپا گنج لشی کا بڑا صدمہ ہو گنجور سانپ کا بھگو گمان ہوتا ہی لکھور طفل حق ہی است شاہ ابوالنصر بادہ کش مہون فاحشہ ہونوشہ انکوشہ رشک ہی چہا لو کو میری خوشہ انکوشہ ہم یہ سبھی چڑہ گیا ہی سانپ نخل طر	ہی یہاں نظارہ خسارہ بر نوریار زائد وزید ریائی سی گلی گشت دل ہوا عکس بنایت سے کج عبدل باغ حبت کاٹی کہتا ہی سنہری دلی زلف و قدیار کو ویکھا تو آبا نیل بعد مردن روح ہی گئی تیر سی انسی خون ہوتا ہی ربی لشی چہا قامت و کیسو کو تیری تیکہ لکھی حق
--	---

یوسف مسر کا طالب مال مطلوب
 حشر کی دن بوض نا اعلیٰ اسیر
 کیا تاشا ہو جو ابی کن موزارین
 چہرہ دیکھا دو جو تاشا کن موزارین

۱۶۸
 پینتھو شہری طوطا جو کربلا
 ابی سیر علی کے کربلا
 ہون وہ دین غنی کی ہون
 ہون وہ دین غنی کی ہون

بسکہ ہی تروسی مطرب میں کیفیت اسیر ساغومی کا گمان ہی کاسٹہ طنبور پر	نظر مڑتی ہی جیون کی تری تری جوہر خانہ نشین ہا مال مل عالمین خط پشت لب محبوب کی تعریف کرتی
---	---

کندی رنگ کا لہو جلا جلا
 کندی رنگ کا لہو جلا جلا
 کندی رنگ کا لہو جلا جلا
 کندی رنگ کا لہو جلا جلا

دین کی سبکدوشی و بیعت با اعدای خود
 عقل حریفان و سرور و غلبه
 و توفیق و کمال و کمال و کمال
 و توفیق و کمال و کمال و کمال

سحر و جادو و جادو و جادو
 و جادو و جادو و جادو و جادو
 و جادو و جادو و جادو و جادو
 و جادو و جادو و جادو و جادو

چکر کر مبدین جاگتی گھبرا جی سحر پیدا ہوئی خوشید آیتری بالین یہ وہ قصوں میں جو پور پری میں کہی اور ان گزرتی کہی اور ان گزرتی ہزاروں باندہ ہونہ ہی میں اس مستان لڑن اوڑا اوڑا کی تصویریں پری میں چراغ غول کا محک و گانہ میں گت چہا ہی کا گلی گشتا گشتی یقین نقاریل کا ہی گلو و گشتی توفیق و توفیق و توفیق و توفیق اپنی نبوتوں گلی گشتا گشتی کہ غافل خوش نہیں لی کہی ہل کی گہری پٹی لاکھوں گشتی ہل کی	نہ پڑو باغ میں تم اس اور منی اجل سر پر پائیوں میں سبکدوشی ہمیشہ سبکدوشی و کوہی حرم کر تینا اوشیم کی تعریف اور کی گشتا گل رعنا کوئی کوئی گل سبکدوشی عجب اک معرکہ ہو تم علی جاو جوشی بغلیں وہ نہیں جرات کہ جوشی بند ہی میں سبکدوشی و کوہی حرم کر رہا نیک نگاہی و گشتا گشتی گناہ و توفیق و توفیق و توفیق کراست کیجی کہی گشتا گشتی توفیق و توفیق و توفیق و توفیق پسینا آگیا ہمیشہ کو جوشی گشتا
--	--

سر و گلشن گلشن و گلشن و گلشن
 بہت علی و توفیق و توفیق و توفیق
 بین و توفیق و توفیق و توفیق
 یون و توفیق و توفیق و توفیق
 جگہ گاہ ملک و توفیق و توفیق
 فی کی توفیق و توفیق و توفیق

دین کی سبکدوشی و بیعت با اعدای خود
 عقل حریفان و سرور و غلبه
 و توفیق و کمال و کمال و کمال
 و توفیق و کمال و کمال و کمال

ای غبار من چون روزگار
 کیست تا این دین را چو گل
 گم هوا فانی که دارد نماند
 کس قدر چو شمع صفای که آید
 بانی بانی های تو ای صفا
 بنده کی با این پادشاه مروت

K 16.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

شعاع اسامین حلاوتی

در آن مقام جهان من چو می
 شمع آسایین صلاوتی خضرتی
 قند چو شمع آسایین صلاوتی خضرتی
 که گویا گشتی خطی از آن یک
 دل آسایین صلاوتی خضرتی
 که گویا گشتی خطی از آن یک
 دل آسایین صلاوتی خضرتی
 که گویا گشتی خطی از آن یک

چون بادهای سیاحان سوار بر کوهستان
بکسره زینت که در کلبه جویان
نیز خنجر آبی که در کف دست
کفن کوبانده ای و سحر جادو
جهان که در کف دست
گلزم که بر کف دست
لبس خنجر و سحر جادو
چون بادهای سیاحان سوار بر کوهستان

کونے کونے میں لپکتی ہوئی آگ
 ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے

جس صبح ہوئی دولت سی آریہ ترکیت بن کم نہیں مت غل سے ہم نرم ہی بچاں تہیں چاہیے کیونکر سخن تازہ نہوتا رنگستان پروا نہیں کرتا ہوں فقیری میں ایڑی تعریف کری تو بڑی قدر سخن کی	ہمراہ چلی ہم بھی مکر کس کے برابر میں پانچ خواں اپنی محنت کے برابر محفل میں بیٹھو کس فداکس کی برابر ہی شعر یا میوہ نورس کی برابر چادر ہی گزی کی مچھی اطلس کی برابر ہو جای مثلت ہی مسک کے برابر
---	--

تو آفتاب کی لپٹ میں جا کر
 چوہ کی لپٹ میں جا کر
 کسی صاف دل سے نہ بولنا
 گلو وہ آواز دیر کی گھر میں

۱۷۲

نیزہ جو اسیر اسکی کتاری کا ہے گنا
 آب دم ششیر ہی ہی سن کی برابر

ہو جائی دسترخ جمعی چشم پر تار نفس مرا سبب زند کی ہوا اندر ہی حرارت مل ہو گیا کباب شرمندہ میری دیدہ گراں کر دیا سر سبز اس حین میں جیشیہ ہائی	روشن کروں چراغ سلیمان کو تہا بنا سمند عمر کو اس ماگ ڈور پر بیٹھا جو طائر اکی مری نخل کو پر کچھ بن آئی ابرسی اس نور شو پر جونی ہین گور زربت بہرام گو پر
---	--

گمان خانہ آئینہ مری گما
 وہ بادہ کش ہوا چرخ پتھر
 سب کو بادہ ادا کیا کھسکے پر
 گرا رہا ہی نظری جو تین فاست پر

گمان رنجشہ ہی صبح صبح
 شہنشاہ کا جانی جانی
 شہنشاہ کا جانی جانی
 شہنشاہ کا جانی جانی

اور دیکھو جو پوچھو تو وہ میں ہی ایک فن کار ہوں جس طرح سیلاب کا یہی مضطرب دل ہوتا ہے۔

روشنی هستار به هم برادر
بهمین چو کجای از سالکان است
لیکن یہ صفیان بنین کی بار
روشنی افق های گریز و پشیمانی
لیکن بنین ای سر بی پروایی باز
کس طرح می آید هر بار از او

۱۶۴

مخزون ہی عطا کیا جائے گا

جانب کبکلی شوقم کوی بی
 بی کاسی بی جان نامین
 بی کاسی بی جان نامین
 بی کاسی بی جان نامین

<p>میری خون کو نہیں باقی ہی اس قدر صبرت کہاں کیا کہوں جانہ پی میں کوئی پردہ حیا کا چاہ فائدہ ممکن نہیں تقدیر اگر کوتاہ ہی کیا ہی اعظمین زرگی جلتا خون ہی سوال اس شے یہ پر گردون بچل ای فلک کی حکو جو جتنی جہاں میں ہجر کی شب جی اگر کوچی جاگیا زندگی کی محض سی پہاڑی ہیں تیری انداز خرام نازی اقصیٰ نہیں ہی اشارہ یہ کہ اب نیا کی کواہ تا جو دشمن عالم دشت میں کچھ نہیں عرصہ کون مکان ہی وقدم کا</p>	<p>کرتی ہی مجھ پر بیان طعن کیوں دراز رات ہو رہی قفس کی قفس گلشن دراز استیں کہ گریبان جیت ہو میں اس قدر صبرت تم کتابی کویں نہیں مثل اشتر وقت عوی ہی گردون ہاتہ کیا پہلا کیا کبھی دامن دراز قد کو تہ کو نہیں درکار پیر اس دراز ہی یہ شب باند گیسوی برف دراز عمر تیری مثل خضر او ترک آفرین دراز سرو کا قد ہی فقط ای غریب شمس دراز پاؤں کو ریتی میں انسان کے دراز روز و شب خار سحر اسود میں راہ اتنی کب سمجھتا ہی اتوں میں</p>
--	--

۱۷۷

عاشق کی بھی جان
 جلا در اک نازی قاف
 خفت خد کا اسکا
 کعبہ بی مراد
 صد غم کی گریبان

دیکھاری کرتی ہیں
 اوش آفت عالمی
 دیکھتے ہیں شریک
 وہ تو تہ پہی
 کہدو کہ دین کا
 دل جکایا توئی

عالمی جد
 کہتے ہیں اس
 مشاق
 مگر
 خواب
 کہتے ہیں
 کہتے ہیں

دہائی ہے ایک عصارہ گیس کا ہر روز
 کر داری و سب سے زیادہ
 دل کا ایک بین زمین و سب سے زیادہ
 ایسے شرم کا ہی سب سے زیادہ
 ہی محبت میں جو کہ وہ کہان بن نہ ہو

بعد از نیکی و کثرت عفو و ایامی اسیر

ایک سے کوتاہ ہوا جاوے تو فرج راز

ہاں وری اور توڑ مار کی آواز
 خوش آئی ہی اس مجھ ہی ہمارا
 کیونکہ نہ کرین قصص مسان معان
 سرمہ سری آنکھوں کا جو دوی نہین
 نعلین کے گل کم نہین گہا ہی چن سے
 ہر برگ گل تر ہی آفرش تہ یا
 درواز ملک شبہ سال میں تہ
 اوس گسیو شبگون کا کسینی جو گیا
 صیاد کی گہر میں جو نہین شرف کا
 کیا جہی کبی زوال غیری سے
 جان بدن میں جسیم سے

سچ ہی کہہ دل جانی ہی سار کی دوا
 ہزار میں طرب ہری سار کی دوا
 ہی صاف مری گلک میں سار کی دوا
 کیون نہ ہی عیسیٰ ہی سار کی دوا
 خفا میں بیل گلزار کی آواز
 ہی خندہ گل میں سر قرار کی دوا
 پہچان گئی طالب دیدار کے آواز
 کا نون میں اگلی مار کی آواز
 کیا بیٹھ گئی مرغ کر قرار کی دوا
 ہی ضعف کھتی نہین ہمار کی دوا
 جلیں میں ہاوسکی ترسی فقا را

۱۷۸

کتابخانه ملی ایران
موسسه تحقیقات و نشر
کتابخانه ملی ایران
موسسه تحقیقات و نشر
کتابخانه ملی ایران
موسسه تحقیقات و نشر

نظر از این گران بخت و این جوان
ای دین و ای کرم که ای بی ستم

جان کبک اینک منی چینی خنک جان
 سخاوت بیرون کز آن کس که جان
 رخسار منی بی سواد بیست خنک
 عین بیست خنک خنک خنک خنک
 رخسار منی بی سواد بیست خنک

درباکو بڑا پامرا سکون کھانک	اس پرنسپل آتی ہی سار کپا آواز
صبا دین بکرم کرنا کشتی کا	ماندی ہی بہت مرغ گرفتاری

آفت، اسیر اپنی یہ شرافشان	ایسی نہیں بندن ہوا دگر آواز
---------------------------	-----------------------------

سارا زمانہ آتا ہی بہر سلام	رہنمای کوئی یار میں دربار
بہر نماز آتی ہیں شہ خرام و	ہی خانہ خدامین بیت تمام و
کراہی و آہ یہ خورشید کو شا	ہوئی ہی وہی ہر گھر میں
کیا کام اکل و شرب ہی کو فخر	فانہ تمام رات روزہ تمام و
پانی کا جانور ہو کہ گرا ہونگ	وینا ہی زوق کب خدا مانگ
جانا ہوں کیسی کیسی ہوشیار	کیسا کس بلکہ بدلتا ہوں نام و
کس دن چاہی دل میں نہیں چوم	خلوت سر خاص میں عام و
عاشق کو کاش قسمت سر جا ہی	وقت تمامات ہو صلت نام و
دو جاتی ہیں مزار وین کو پھر	مرد و ن کو جا کی کرتی نہیں سلام

دل سکری این و اس جانی
 شکر صد شکر کی دین جانی
 دوست واقف میں دین جانی
 دین از کو پیکر دین جانی
 دین جانی دین جانی دین جانی
 کفری دین جانی دین جانی

مادی دین جانی دین جانی
 دین جانی دین جانی دین جانی
 دین جانی دین جانی دین جانی
 دین جانی دین جانی دین جانی

بدرکمی های کلیدی و پتانسیل
آنی و گاهی برای دنیای
فقدان و دیگران و برای
کیا قاتل عالمی و گاهی

۱۸۰

کرم حضرت علی از قناتین
 سون بین دوازده قناتین
 نالی کرتی بین از قناتین
 کپورن کما کما و با صلیب
 حم ای شایسته و صلیب
 و عین در کار از او بنین
 خور و این رسد و یار

خاطر مایل بود به خفا و کینه
 در زهر گل سرخ و خنجر زینت
 در آینه بزمی که زینت
 در آینه بزمی که زینت

روح انبی سبوی
 ره گنجی من سر زینت
 اسفند من دل سر زینت
 در سبزه بزمی که زینت

فیدای من گزین
 در سبزه بزمی که زینت
 در سبزه بزمی که زینت
 در سبزه بزمی که زینت

<p>داغون سی من چون جلوه مهر طالع افضل کو جهان من نملار تبه اعلی رستای ترسی حسن کینرنگ شتاق گیسوین پنهایی دل پروا نملار هر ایک ستاره اعیان دایع کینه طفلی سیمین من دل دایع شوق کسکی تن خمی کونبائی گانشانا آتی بی خزان فصل بهاری لی کیا کوج بی پیش خدا اس دل پروا کابره رستای مجھی خوف نه نیرنگ بیکان کچه حال ہی نیرنگ جان کچه مجھی کلهنا</p>	<p>تن پریمی تنگ قافی بر طالع کسب باغ کی پریم صفا پی طالع کسب ہی ترسی خمی کو بوی طالع یاهی دهن مارین جابر طالع گردون فی ہی اور ہی دایع طالع بر ہی حو اور ای تو اور ای طالع تیرون من تنگ فی نگائی طالع گلشن من پر باغ بین جایی طالع قرآن مین ہی اسلمی جایی طالع اور تیار مرا زنگ صفا بر طالع در کار ظم ہی کوئی لای طالع</p>
--	---

<p>همسری سیر اس دل پروا کاشکل هر چند نزارون نط آئی بر طالع</p>

در سبزه بزمی که زینت
 در سبزه بزمی که زینت
 در سبزه بزمی که زینت
 در سبزه بزمی که زینت

بسیار بود که در این روزها
 بگویند که در این روزها
 بگویند که در این روزها
 بگویند که در این روزها

<p>اسد بن جان بین باغی هوس خواش تلاش حرص ناهوس کت تک تلاش بوالهوس کجا ہی رولاد و والی طرح لاد و آه طوق گلو تلاش ہی بخیر باهوس حور و مقصور کمرین پارسا هوس دودون زندگی مین کی کوکی هوس ایسی ندی سیکو جهان خلیس هم مٹ کنی تو طے بعدا هوس پهرنی ہی اب ہے محکونی جاجا ہی کھسی بوی گل کی محبی نصبار بیر می مین بے کھی مری قیا هوس اسد حرص کتے ہی کچہ انتہا هوس</p>	<p>جز قرب و اجلال کرمی کیونی هوس اش شجہ مین لاکہ طرکی خدای بی ملکی سرق دیا ہی وزوہ کیم محکم بنین علاج هوا کسا کج سی ہی قید خانہ دهر گرفتار سب جهان دیکھیں کہ بشارت جی شیشی مین ساقیا مال متاع سائے نجائی گا گور مین قارون ہلاک شد کہ چلی انکج دشت ترب مین فرشت کاندہ مکاشا خان ہر خید لاغری مین اک مشت تاجا صحن چمن طرب ندان کہی تو آ دنیا ہوا کجام تو دوجام کر عطا قارون مین کی گلی کچہ انسی ستا</p>
---	---

کس کی صاف بہت ہوتی ہاں
 نظر آئی ہوا ایک سار باہوس
 ہم چہ پیاد کی اگر گیس بارودا
 کج کو جانی عشق تواری کس
 حسرت ای جی جی ہوس ہوس

کے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس

کے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس
 کسے کسے باغی جی جی ہوس

دوبی کتبا ای نماند از شاه
 سنی را که کجای کجای کجای
 دست کجای کجای کجای
 کجای کجای کجای کجای

دی ہی خدای عقل تو بیال گری	آفت طمع چی حقیقت بلا پس
جو چیز می در گهتی ہی کچه انتها اسیر	لازم نهین جهان مین لی انتها بوس
<p>کس طرح دلو نهو کو خجایانی بوس بڑه چلی زلف سودا بوس ز فخر کاس ہی نامه مین تراک فضل کو در کا کلیه ابی می ست جنون او در بازو کله بوط ب نهین تها کس در زامل بکو پیکی شیر بهت مین جگر و دل شینا کب نهان مین تبا می جمن بوی سر و چه هر گل شمع آگ نهین کس لب شیرین کتنا ہی سار دلو بکلهی شمسای کوی کتای کله نهین</p>	<p>میلست کو موتی ہی گلستان بوس ہی یہ کافر کی متنا و سنان کی بوس آبی کیون کورین خا سغیلان کوس آرزو جیب کنگلی ہی دانا کی بوس کیون جکاتی ہی کونین چا نهین انگلی مین ایراب کر م کتھی مین کوی بوس کتھی پین باغین سمن خانه زکلی بوس دیکه لی جکو جو رکستا بوس کتاکی آج طوطی کو بوسی شکرتا کی بوس دلو سودا طی ہی و خنده ضلوعی بوس</p>

کجای کجای کجای کجای
 کجای کجای کجای کجای
 کجای کجای کجای کجای
 کجای کجای کجای کجای

۱۸۳

بیست و دوم بهار قو افاق دیکر کس
 روز و شب غلامی می پایی
 فرمود بعد از او وضع نهین کس
 چشم خوب کس کی شکل مین کس
 سانه نهین کس کی شکل مین کس
 باغیان او کس کی شکل مین کس

کند کله خسی اجا کس
 کس نهین کس کی شکل مین کس
 کس نهین کس کی شکل مین کس
 کس نهین کس کی شکل مین کس

ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 الف زلزل و زلزله و زلزله و زلزله
 حال کایک پهلوی می خواندین در کتب
 دست نازکی کایک پهلوی می خواندین در کتب
 شکون می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب

طالب بیهیت تو کرب من	جو کد اکی ہی تناد ہی سلطان کی
کبھی پوچی نہیں ہر مال سی اسنو	کبھی نکلی نہیں اس مدیہ گرا کی
وانہ او حال کیناں پہاں کیم	قطمین چاہی انسانکو مارا کی
گنج غول بھی کافی ہی سرگزینکو	طاف کسری کی نہ ہی سیدنا کی
کان تک مار کی فریاد نہ پوچی کج	مری مری ہی نہ نکلی دل لانا کی

ماجر اطرفہ دکھایا ہی محبت فی اسیر
 مجکوی دل کی ہوس دکوچی طاب کی ہوس

روایت شین مجسمہ

باغی کیہ نہیں سانی دکان میں	جام ہی گل شیشہ میں بوتان میں
کیون ہو گردن سی تران میفر	اطلس فلاک ہی فرش مکان میں
دیر کافر کو مبارک ہو سدا نکو حرم	سر مرا ہی اور سنگ ستان میں
ہمت عالی میں پایا او کو حاکم ہوا	کر یا سوار سہنی امتحان میں
و در چشم باری نیست عالم کو کیا	دو ہونڈی پیرتی میں اہرچی کان میں

جایی می گویاں کایک پهلوی
 نصف دوسرے کایک پهلوی
 جایی می گویاں کایک پهلوی
 نصف دوسرے کایک پهلوی
 جایی می گویاں کایک پهلوی
 نصف دوسرے کایک پهلوی

۱۸۴

ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب

ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب
 ای کایک پهلوی می خواندین در کتب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

۱۸۵

ای بهر هکایت
چون که بخت
ببیند غصه عالم
پوچی نام کو
پای بهری
دست بخت
بخت بخت

جوش سستی می کبابی مجلبو با بخر	محسب پوچینا هومین نشان منقش
صاف باطن محبت و مسمی همی	و یکله کوهری شهرسی با هر کان منقش
با عین بی جام گل غنچه سبزه شاد خرم	باغبان پر بهر کوهری کان منقش
خط ساغر فقط مودت است اینین	ای تم هر خشت خم بر دستان منقش
رزق بی منت جو چای یکدیگر	من سلوی بی نصیبان منقش
واه کیا که هستی کیفیت گرفتاری	هون اسیر طره غنچه نشان منقش
سکیش کن کشته است هون جوین کن	ای یقین جگر کی کوهری هوکان منقش
نابله یحیانی سی هون فرق بنا کی تم	می سی من اقصا همین سو گند جان منقش
آسمان شیشه گردش دین کبھی آهمنین	کس طرحی هر هون بخت جوان منقش
کیا تبارن محسب اکبر چشمه آب خضر	یه نشان می کده ای نشان منقش
سلسله حبشیدی کتباتی ای	پوچینی کیا بو علو خاندان منقش

شوق جام می هوا اوین مهر طلعت کو اسیر
چا بهی حبشیدی بزه جائی شان منقش

ای بهر هکایت
چون که بخت
ببیند غصه عالم
پوچی نام کو
پای بهری
دست بخت
بخت بخت

قناری مرغی باغ کای کون بوزن
 عبادی مرغی باغ کای کون بوزن
 ای مرغی باغ کای کون بوزن
 کاغذی پهل جوتن کون بوزن
 سلطان مرغی باغ کای کون بوزن

قهر و درویش تهیست بجان ویش لاسکان مک نهین ملای کای ویش سن مسکوی صواب لبان ویش عالم هو نظر آتاری مکان ویش تلخی مرگ هی حلوائی کان ویش ترجمه صفت کب هی ساین ویش هی خدا واقف اسرار زبان ویش بوبرایک نهین کتابی مکان ویش کبھی خانزاد گیاتیر کان ویش حور حبت مین با جسم مین ویش عین فقر و غنی مهر و جان ویش کهل گلی جو شیرینان ویش خبر غریب با فغان زبان ویش	کوی عالم مین نهین تیر ویش نام باقی هی فقط گم هی نشان ویش لذت شکر خدا لغت خوان ویش آسان مین زمین مین نشان ویش شکر سی عین صفت مین نشیرین ویش صاف کتای هی و هی جو خدا کتای به معما کوی بوهای لیلی ویش برغم سلطان کسبارک هو سریش پشت خم گشته بوهای عبت نام ویش داغ غم دل مین با فاق مین ویش لاکه فاقون مین موال اکیت ویش قطع امید کوی هست عالی کوی بو گایس هی جو کوی زبان کوی
--	---

دمی کوی مین جوی کون بوزن
 کینا جو کوی کون بوزن
 کینا جو کوی کون بوزن
 کینا جو کوی کون بوزن
 کینا جو کوی کون بوزن

ای مرغی باغ کای کون بوزن
 عبادی مرغی باغ کای کون بوزن
 ای مرغی باغ کای کون بوزن
 کاغذی پهل جوتن کون بوزن
 سلطان مرغی باغ کای کون بوزن

قناری مرغی باغ کای کون بوزن
 عبادی مرغی باغ کای کون بوزن
 ای مرغی باغ کای کون بوزن
 کاغذی پهل جوتن کون بوزن
 سلطان مرغی باغ کای کون بوزن

مین کارزار است جنگی جبهه نشان
 در کارزارهای دلبسته نشان
 در کارزارهای دلبسته نشان
 در کارزارهای دلبسته نشان

انقلاب غمین نهین گل حشر آفرین قدر کمالی کمال کو جهان معلوم زورهای یکی بی فقر و فاقا کالام دوی موش با جو گوش شنوار کشتا کیون سرشع نه جلی خجی شکی تیر	اس جهان جدازنگ جهان درین ہی جو درویش دمی تبه دای درین کب کسی اوری کھیتی کیان درین ورق مسحف ناطق ہی زبان درین ہی سالی مونی پروالی درین
---	---

روایت صادقانه

دینا ہی مل حرص کدوین چرخ عنوان طلب کری تو بنیائین کہا یا اگر چه سارانی کاہنی غم ای موت خاک گوری ہر ہی اسی شہا سنی مین ساقیا ہونین عالم غم ہو کہو تو حال اہلجان ہی کعب حیدر یا جهان ہر تر کرین خشک لب	بی داندہ بیستی ہی انہین ساجی در پرستہا توڑکی مٹی مین باجی سو قوف ابتلاک ہی شہنا حصر کب تک مین کو کاسہ ان ساجی سبج شراب ہو گئی ز بخر مای حصر موت کیچھی دور ہی تھا حصر ہم شہنا صبر مین شہنا حصر
--	---

۱۸۷

گرم کردنی است باز درین
 قوت و گلی ہر سحر کوئی باجی
 صوت کاٹوں کی غلی گوارض
 نقطہ سان جیس مین ل سوچوں
 باندہ کہ حقیت موت بکار حصر

موم باز کردنی مین سر بازار حصر
 کون بسف بمر کیا کہ ہو کر شادان
 سامین خوش ہو کی کرینی موم کشتان
 شرم مین کارائی جیب مین لوفت
 کی مین سکر مری مین لوفت
 ہون وہ موم توفی مین لوفت

[illegible]

کافری ای برین عسل کا فوری بنای
 کافری ای برین عسل کا فوری بنای
 کافری ای برین عسل کا فوری بنای
 کافری ای برین عسل کا فوری بنای

ہی جو آغا صحیح اسکا تو انجام غلط ہو کسی طرح توسعہ غم ایام غلط میری نامی سی سوا ہمارا غم غلط تیج خورشید غلط تیرہ ہر غم غلط لوگ کہتی ہیں تیری چشم کو بادام غلط ہی وہ کڑی گمگین کہیں نام غلط فکر راحت غلط خواہش آرام غلط خم غلط شیشہ غلط بادہ غلط جام غلط	دفتر عالم ایجا دو کو ہم دیکھ چکے گرچہ بچو ازینہن ہی مجھی شغل اتوار مجھسی سہوش زیادہ ہی رانہ سنا تاکجا ای فلک سفید تری کاری نہ یہ مرثکان نہ یہ مردم جیتیک حیا سونہ وہ کس کا کلم ہی جو کبھی لفظ صحیح ہی حدیثی لسنی عیان ارمن ہی بنیا نام صحت نہیں اس سکبدہ عالم من
---	---

رہائی کوئی نہیں ہونہ نہیں
 رہائی کوئی نہیں ہونہ نہیں
 رہائی کوئی نہیں ہونہ نہیں
 رہائی کوئی نہیں ہونہ نہیں

۱۹۲

پہلی سی کیا ہونہ بھل کی خلیا
 پہلی سی کیا ہونہ بھل کی خلیا
 پہلی سی کیا ہونہ بھل کی خلیا
 پہلی سی کیا ہونہ بھل کی خلیا

قائل حیدر کر ازینہن ہی جو اسیر اوسکا ایمان ہی غلط اوسکا اسلام غلط	ششادہ چاہی رخ جامان کچھ حیا شکل ہی اہل کفر مرین ایمان کی حیا گرتی نہیں بر شک ہی انور اوسکا
--	--

ذاک من این صفت لایا خط
 ذاک من این صفت لایا خط
 ذاک من این صفت لایا خط
 ذاک من این صفت لایا خط

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت

خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت
 خطی بہارِ خوشی کی صفت

خطی بہارِ خوشی کی صفت لیکن ہمیں نہ کر کوہِ فاش کعبہ کا سامنا ہو اگر طریش بہرِ بختِ ہی قفسِ بختِ شمشیر	دیکھیں کمالِ حسنِ رازِ الہی و شوارِ اس قدر نہیں یوں کہ مہینا پہرِ جاگے یہ اکوڑاؤں کو بیکر صبا دوسرے توڑ کی تہی زنجیر
--	---

ترجما کی کوئی ایک نہ ہو سہی قافیہ
 بہت سی مرد کی لئے وقتِ بختِ شمشیر

روایت طائرِ سمجھ

دلِ مری سنی میں حسی نہ ہو کھڑا بی ثباتی چین ہر کی کرتی ہے سان کون بد آہ جو جرقہ جان میں کون سنتا کسی نکل پائی ریزِ فلس میں نہیں جو مری ہو بادِ جلوہ محبوب سی ہم نہیں	تیر ہی سیرِ زبانِ صوتِ بھڑا سرورِ پناختِ ہی با سرِ سرور کیوں دلاسا مجھے ہر محشر کہنے تعویذ ہی سارا ترادف ہجو می مرا خاکِ مری سرور دیدہ و دل میں یہاں شیشہ بھڑا
---	---

ان دونوں کا بانی تین سو ایک
 اس کی کہانی کا ایک
 اس کی کہانی کا ایک
 اس کی کہانی کا ایک

من ہای در آن کا تو بگذاختی
 عارف یار پس بپای تو جویا بجایا
 شش ہون لکھی کا شاہ کا با حافظ
 اب کا شاہ کا با حافظ
 ہای تو منظور کا با حافظ

من ہای در آن کا تو بگذاختی
 عارف یار پس بپای تو جویا بجایا
 شش ہون لکھی کا شاہ کا با حافظ
 اب کا شاہ کا با حافظ
 ہای تو منظور کا با حافظ

۱۹۶

اکا شاہ کا با حافظ
 عارف یار پس بپای تو جویا بجایا
 شش ہون لکھی کا شاہ کا با حافظ
 اب کا شاہ کا با حافظ
 ہای تو منظور کا با حافظ

چہپ ہا خوف سی سیر نہ ہوا بوج یہ تیری نصیحت ہی ابرو عطر وعظ کہنی سی لا تو بہ کری ہر غس گم ہی تیرا دم از دورا عطر کان پکری گا مری سامنی اگر ا عطر مجکو تیرا سخن سخت بہتر و عطر غرق بحر عرف شرم من ہو عطر سبز باغ اور کو دکھلائی مشو عطر رند ناجی ہر کامی خالق اکبر عطر سر نہ اکر ابی ہو جانی عطر	رند مشرب ہون میں ایسا جو گناہ ہکو کہتا ہی فقط خود نہیں کرتا ہی جی میں عالم حشر میں بہت کئے بزم میں اہل سماعت کے چاہیں مالی میں صبا با شیر بیان الفت میر کیون شیشہ دل جو پر مریدوں میں روئی اب یہ گناہوں کی پیمان کر سبز رنگوں کی پیمانی محبت ہی عالم الغیب تو تیری حواجاں اوس شہ حسن کا جلوہ نظر آئی جو
---	--

دولیف عین مہملہ

دیکھ لی جس نے فوغ عازن ہائے	گردہ پر کر ہو تصدق صوت پوچھ
اوڑکی آئی کی تھی محل میں جانا	بال و پر پیدا کری گی صوت پوچھ

شام سی جانی ہی تم ہا
 شش ہون لکھی کا شاہ کا با حافظ
 عارف یار پس بپای تو جویا بجایا
 شش ہون لکھی کا شاہ کا با حافظ
 اب کا شاہ کا با حافظ
 ہای تو منظور کا با حافظ

سوزن داغ بیدار گریه
 دل شیدا با کلمه ای بیدار
 رات بیدار بختی ای بخت
 گنج بیدار بختی ای بخت

کفر و دین تو چای من یک آب صفا	کچھ نہیں کہتے تیرے کعبہ و تاجہ شمع
دل میں شرمندہ ہیں سر سبز چمن	فاخہ شمشاد شیریں کو گلشن و اپنے شمع
راج کی شب بزم میں ہوا سہو میں	کیون ہولبر زبیری عمر کا پیمانہ شمع
چاہی تم بھی جان جاؤ مجھے ہر دو	کب سبکی بزم میں سجا ہی پروا شمع
بزم نہالم میں جو عاشر و پرکار ہوا	چو مٹیو کو نذر کردی اشک کا دریا شمع
قتید میں جس بات یاد آئی وہ پیر	خازنہ بزم میں روشن کر دی ہوا شمع
کچھ نہیں کہتے زبان رات اجڑ گئی	کیا گھڑی خاموش سستی ہی افسانہ شمع
شب کو کوڑا لسی دبی ضبط تیرا ہوا	بزم سی با سرکھائی ہی بیتا با شمع
عیش کا سامان منت میں ہوا کوہ مال	دی رخ جانان بار خاطر ترا شمع
پاس و برائی کو محضین کہہ آئی بے	ای برسی سبکی جو تجھ ہی زمانہ شمع
برخ میں تائید کر اہمی غریب کی خدا	ماہ کو کینہ کر نہ چھین ساکن ریا شمع
خوف غالب یہ سیر خانہ ناک میں	بہاگ جائی پر لگا کر صوٹ و ریا شمع
اپنی اپی سجاہ کو اکیتوت کا فرغ	زمنیت گلزار گل ہے رونق کا شمع

سوزن داغ بیدار گریه
 دل شیدا با کلمه ای بیدار
 رات بیدار بختی ای بخت
 گنج بیدار بختی ای بخت

گو فلک رہا سرین جزا بخت
 ہون وہ عالمات ہا بزمی بخت
 آسمان فائز کیوت و ما بخت
 ویکہ کر غفلت میں بترامہ فانی بخت
 ہوتوڑی ہر بختی ای بخت

کیا بیاں ہو رہے ہیں بخت
 کوں بہر اور ہے بخت
 لگی داغ بیدار گریه
 دل شیدا با کلمه ای بیدار
 رات بیدار بختی ای بخت
 گنج بیدار بختی ای بخت

ان محفل سائے او بیجا می سر
 اس روشن گداز اس کے لکھنؤ
 یہ پھر کی کہاں سے لایا تب
 خوشنوا ایسا ملا کہ ہاتھ کا حلقہ
 اور گنگے دور کو تنگ کر کے پست
 خواہش دل سول و سنجہ کی

[illegible]

K 19A

[illegible][illegible]

سازمان زمین و معادن کشور
معاونت زمینشناسی و اکتشافات معدنی
سازمان زمینشناسی و اکتشافات معدنی
سازمان زمینشناسی و اکتشافات معدنی

99

لمن حج کو ہوتا فرقہ نظر میں
دیکھ کر خان کو اور اس کا
دوبارہ چلے تو تروا بنی انارنج
وہ کہ گزری سب کو ہوا چل پڑا
میلہ ہوا چل پڑا

[illegible]

کعبه بر سر ابرویش ازین سینه که خصلت های پاک و نورانی است که در سینه او است

کونی یہ ہنس کے گا کہ کنین جہاں
جہاں کون کا نام پڑے وہاں نہیں ہوتا
دکھائیں گل پانے کے وہاں نہیں ہوتا
پڑا جو پر فورت ریزہ دریا میں

۴۲

[illegible]

لا انا سامین علی عاشق و کلین دان
روز صفت می بین جهان را پس
این رشتن جهان را پس
ما در دوزخ و بهشت
درین دنیا و آخرت
درین دنیا و آخرت
درین دنیا و آخرت
درین دنیا و آخرت

صحر آه فی تا یک کیا عالم کو	سب کو آه یہ جلی ہو گئی یا جہان
وانع وحشت مری سپر برین چہرین	جسطح کو می جہا شیب جہا جہان
سطح خوف جوادت از ماہود	جیسے تحریک ہو آہی بتا جہان

روشنی ذوات مقدس ہی بہت اسیر	خانہ ہند میں ہیں حضرت نواب جہان
-----------------------------	---------------------------------

عزم نہیں کوئی اگر کرنا نہیں دش جہان	دویدہ غول ایلان ہر دین جہان
گہر میں آج کیا جلا وہت برین جہان	پنچ خانہ انکھیاں ہیں کف و ش جہان
سرسی پاکت وانع ہر سیرن مجرین	شعلین زریگر ساں ہیں نہ دین جہان
تیر کی موقوف کردی ربو حسنا یا	برگ سوسن شمع نیچای گل سوسن جہان
واعدا رانیا دل پر زور و عزم کو کو	میشتر و سقان جلا ہیں سرخو جہان
ہوں ہر دور راہ اگر ہو لون پاکت	رہنما کی لئے روشن کر می نہ جہان
سیر می طلعت خانہ و مکر موی کا قوس	اوڑ کیا جگنو کی صوت جہان جہان
سب بیک جہان باتک ہیں جہان جہان	دوست لانا نہ میری فرہ جہان

دل کا چاہتا جہان ناخوش جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان

۲۰۳

عجب کی جگہ جہان جہان جہان
یسا غم غفل کا دین یا دین
سرخ اسبا ازل سے مری جہان
پول بنائیں گے روئے جہان جہان
سب بیک ہی میں غم جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان
کے جہان جہان جہان جہان

لازم ہاں کبھی نہ ہو سکے
تا ماہ مبارک ہو سکے
تیری تن عیان کو نہ ہاں نہ
جہان کی ہر جگہ ہاں نہ
اک شہر ہر وقت دہائی پناہ
جہان کی ہر جگہ ہاں نہ
جہان کی ہر جگہ ہاں نہ
جہان کی ہر جگہ ہاں نہ

خوب کمال تو وطنی خورشید ایندین
 بهرین پندار منی منحل ایندین
 عاشقون بهر پندار منی منحل ایندین
 بهرین پندار منی منحل ایندین

بی نشان من جان من
 جان من جان من جان من
 جان من جان من جان من
 جان من جان من جان من

کرکی مجروح می زخم جگر صید و دعوی خون اهو جاکه تا قاتل در هم کوبون و کلی شجاعت که غلام کب ملی جگر ترا کی حوادث می بجا غمزه و مازین خونریز تو بیکار می اسی مجروح کیا اسی بدن که مرده که چکی قتل مجھے فکر می آید نمی مرد میدان چه نهین دل تو بین بیکار جاپهتا می روی و زلفک سفید مزاج روح صبا و بدیل که بهار ان بین کیا	ایکی آیا می می جان و به سوزن می حشر من بس هر گاه اسی که لعل می حبکو اسد و سیر علی تو سن و تیغ ای می سینه و اور و گرون و تیغ خنجر و نیزه و تیر و تبر آهن و تیغ ایک آهن بین کیا نعل سم تو سن و تیغ عرصه اچھا نهین دھو و آراب من و تیغ سغفر و نیزه و چار آمینه و جوشن و تیغ چادر و فرق جو المرد دوست من و تیغ کس طرح ایک هنوزنگ گل گلشن و تیغ
---	---

۲۰۵

یکمین در کام به روزی با غنم جان
 خوف یک در کام به روزی با غنم جان
 داع به شاه بهشیدن کامی لیس
 لالی من چلو داع بهشیدن کامی لیس

ای سیر آنچه گذشت از کف جلا و گذشت بعد ازین محکمه حشر و گلو می من و تیغ	کیا جانی هر سیر اسی شک ماه باغ مکتبه تری فطیر کا می باد شاه باغ
---	--

بانی رسا بانی رسا
 بانی رسا بانی رسا
 بانی رسا بانی رسا
 بانی رسا بانی رسا

پیر کیا کیا پر تو قیاس بچ
 کجہ و واجب اور اوجا کلا
 کسٹ پوسلو کو کتاب
 کہ بہن آتشے قاتل آب بچ
 وہ گیسر دوایا دھن پیکر اکسم
 ہمایا من عزیز کلاوس داران
 سچو پھان کسکی کسکی بوم

یہ ملک حب کا مین بہن نبذ خدا اجلاں کو نصیبے عشرت جیا کیوں خط سبز تار کے رخ پر نو عیا کیا اعلیٰ ہے کہ زینین ہر مین اسید قطع کر کے راعین ہشت کے کیا باغیوں نے چھین لیا گینا ہ باغ	رہنے سی کام خواہاں ہوا باغ ہے باغبان کے واسطے آرام باغ دیکھا نہیں جہاں کوئی بیگیا ہ باغ دریا ہی گاہ گاہ بیابان کا باغ کیا باغیوں نے چھین لیا گینا ہ باغ
--	---

شکل ہے ایک نگ کہ کہتا رہی اسیر سکھای سچ و زرد و سفید سیاہ باغ	رویت الہا
--	-----------

ایسی بندہ ہی خاندان میں جوں کہ لطف نہ کام ترع بھی ہو سر میں جو لطف سر پر وہ ہی بعد وقتے ہلائی لطف سجھے سہا سب چہر ان کو دیکر مین ترہ بخت آپہنسا دم عشق	آنکھوں کو کچھ نظر نہیں آتا سو لطف حلقے ہمارے آنکھوں کی میں جھلکا لطف غارِ محد میں ساتھ رہا اثر لطف اک اندر سے ہلائی جہاں میں ہی لطف خط کا زمی قصور اس میں خط لطف
--	--

سہر جھکیا ہے یہ عمر اب بچ
 زلف آہیں کی مونس کس
 دیر سہا نہیں جو ہر نیاب بچ
 مثل وزہ ہم کہاں لبا ہی اسیر

جہاں کہ ہے ہر حال اب بچ
 رویت الہا
 آئینہ سہا سب چہر ان کو دیکر
 مین ترہ بخت آپہنسا دم عشق

کہتا ہوں عجب دلیں میں
 ان بانی کا سر دلیں میں
 کہتا ہوں عجب دلیں میں
 ان بانی کا سر دلیں میں

کس ہو کہ لایق ذات خدا ہے
 جب عطر گلزار سول کرین عطر ابر
 زبان ہنسن طلب مال و جاہ و نف
 مزی فیر توں کیا پادشاه سی واقف
 گمان آخوب تھا تھا ماہی واقف
 عدم کراہی کی کو کراوی خدا و کون
 نہ کوئی تیرا ریم نہ راز و کون

ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں

رخ کی بلبلین لیتی ہی ہفت ای اسیر
 ہے ہر کو شک کی بخت سانی اف

چہکے یوسف چاہے جاتا ہر طرف بیٹھ کر کہیں لای کوئی جاہلی طرف کہ خدائی سی طفل آہی سبائی طرف ماہ تابان کی طرف مہر خشاکی طرف سب گئی فردوس کمین کو جاہلی طرف روز ہا ہون کی کہ گھبراہٹ کی طرف جیہ کو جاتا اک اور ایک نام کی طرف روز ہوا آہون میں گھر غریبا کی طرف موتے انسان کا جانا اچھو کی طرف ہاتھ پہر جا لگا اپنا گریبا کی طرف دیکھتا ہے طرح ورسین سلاطین	ہنسی قن سول روان پڑھائی طرف جوش و شہت میں جلا تہا باغ و خوش طرف اب حکامین کی ہنسی شکل کی طرف دیکھتا ہے بتر اشتاق مانہ کی طرف پریش و زہر اسی فتنہ کی طرف یاد آئی ہی اوس گل کی سنہری طرف رونوں ہاتھ اپنی ہنیں کار کی طرف ایک دم جا ناہنیں ہوت کا دھڑکی طرف ایک دم کی زندگی اس عکس کی طرف پہر ہا پریرین کو چیاں اور لکیر بار کی سب نظر کر آہون جنت کی طرف
--	--

گاہ کا ہرین عذر گاہ ہی وقت
 مینہ پڑھتا ہا ہی نابینا
 ضحاک خوب رسالت پیکار وقت
 دیادہ صبر ہر شاہ کلاک دل کو وقت

۲۰۸

کہ جسے زبان نہیں کہتی ہی وقت
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں

کہ جسے زبان نہیں کہتی ہی وقت
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں
 ہر چہ شہر کا ہر ایک تہا بہ طوفان میں

دل بہار پر ہوا مائل چاہ وقت
 ماہ کنگان بہر صلا چاہ کنگا طرف
 ہند میں باقی اسیر و عسک تو کاسیر
 ہوروانہ و صند شاہ شہیدان طرف

دل بہار پر ہوا مائل چاہ وقت
 ماہ کنگان بہر صلا چاہ کنگا طرف

ہند میں باقی اسیر و عسک تو کاسیر
 ہوروانہ و صند شاہ شہیدان طرف

کہے جاو گھا جو میں سہر طحی کھٹ دل کچا جاتا، اوس تیغ صفائی طبع مشاق بلند ہی کا پیرین ٹھوکران وہ جلا میں جو بر دسراہ سنگی شہر می حشت میں جو بر رکتا لب بخشش اظہار نہیں فخر خط ہی نازون میں ہے اوست کا تصویر چاک داسن کا جو مجھے کو قصہ پوچھ آپا منج فلک حسن کے میں باہ اگر ہون ہولہ رفتہ فاست کہ بخان میز	خار و درشکی مری آبلہ پاکی طرف بشیر شیر ہا کر تابی یا کی طرف جیسے جاتا ہوا ہوان عالم لا کی طرف دیکھی تے جا میں سنسن کے کی طرف جانگنا ہون ہوا کہا نیکو صحر کی طرف گزر خضر ہوا یہ سیجا کی طرف سونہ ہی کہی کی طرف دل کھی سیاط بولون یوسف کی طرف میں دریغی طرف آئی ہالہ آغوش تنہا کی طرف بہول کر ہی میں نکلتا نہیں پاکی طرف
--	---

دل بہار پر ہوا مائل چاہ وقت
 ماہ کنگان بہر صلا چاہ کنگا طرف
 ہند میں باقی اسیر و عسک تو کاسیر
 ہوروانہ و صند شاہ شہیدان طرف

دل بہار پر ہوا مائل چاہ وقت
 ماہ کنگان بہر صلا چاہ کنگا طرف
 ہند میں باقی اسیر و عسک تو کاسیر
 ہوروانہ و صند شاہ شہیدان طرف

سبک دین بی کمال
 نادان بنیاد بی پایه
 سبک دین بی کمال
 نادان بنیاد بی پایه
 سبک دین بی کمال
 نادان بنیاد بی پایه

زهر بجای گریه زهری درانه عشق طوق در بختی افسانه عشق قصه سنیا ماکوئی افسانه عشق خون منور لبر زهری بیا به عشق دل بر تپه ای هست مردانه عشق بدلی تعین کی سنا به منانه عشق و کیمنه جگر زمانی بین کورانه عشق و عشق خراب است به جوانانه عشق تها سر و آرد به غره ستانه عشق هم بهی خاک نشین به سنا به عشق نام به ریش کی کله و بی به عشق کم مرقع سی نهین به به ریحانه عشق نام رکمون گامین به یون کافانه عشق	خاج سبک بی تاثیر بگانه عشق قید کو حلقه گیسوی ساکانه عشق یزری بک بک بی مغر زبانه عشق کی توبه انا الحق جو چاکرین شیر مگر کی بر پی کی خبر برو کای عشق مرتی به طبعیت بین در سوز و گداز چاک بین بخت و شانس گریان بک در دوسر سو کاتر چاکا راست کس بهوگا منور سا کم عاشق صادق کس آنکه حبش به غلطون بچسبک کی کس خط بنایا اگر چهره نورانی کس دل این جو دلیق به تصویر بر پی کس کون به سون به به بین به یون گداز
---	---

کجای کعبه دل
 خافن کسکان خدا کسکان عشق
 عالم بین او لطف و غنچه ای عشق
 افسانه با عشق خافن خزان عشق
 از دست بخت و شانس عشق

آب و ان کلمه بین بر و ان عشق
 سکن اگر ساین به گون عشق
 منتقل فعل را زنده آسان عشق
 جابج بین جوشنایان عشق
 بینک صد کورانه به عشق

کلماتی که در این کتاب
 به زبان ساده و روان
 به بیان آمده است
 به گونه ای که هر کس
 بخواهد بداند و بفهمد
 به آسانی میتواند
 به دست آورد

دل کو صحت کجیج کی ہونے
 منہ بولا چوبیس سال کی ہونے
 صورت اجل کی ہونے
 دل کو صحت کجیج کی ہونے
 منہ بولا چوبیس سال کی ہونے
 صورت اجل کی ہونے

ایسی درد کہ دیدہ و باز
 درد جان کش نہ دیکھ سزا
 نور خورشید کا کہان اور ہم کہان
 نور خورشید کا کہان اور ہم کہان

در پیش تو غوغا تو خوشامد و در بوی آبرو کی بھی لنگین نہیز عطا ہی ہم پر سن حال مزاج کے یہی طویل عمر کا عرصہ قلیل ہے موسیٰ ہزار بار گئی کوہ طور پر کہو لی ہی کسی زلف کہ میرے گل کس گل کے پیر کے صبا لا ہی ہم ہی سترانی دانی کی تھیک با	کہتے ہیں پہلے مطلب سی سلام شوق تو سب بند کہیں، مقام شوق دل میں نشانِ شوق نہ لکھی ہم کیونکر تمام ہو سخن ناتمام شوق تقدیر مجھے نہ دکھا یا مقام شوق ہیں طائرانِ سدا گر قفا و ام شوق خوشبو ملاج جان، مسطر شوق انکار یا رکای جواب کلام شوق
--	--

۲۱۳

تقدیر مانگی ہیں پرستِ زمان
 ای جو میں دیدہ و باز
 در یک سنگ دیدہ و باز
 کہیں رہا ہی کیون فتنِ تمن
 یوں کہ تو داس رہا ہی تمن

تلو قافیوں کے غزل میں ضرور کیا مقطع کہو اس پر کرو اختتام شوق	
زاهد ایشا تو نہیں سچے نوا فریق منزلوں کے روش خانہ و بازار فریق ہو گیتن جدا ایک ہوا فریق	صد سی جنتا جہان کا فروز و اندر فریق چال بیعت کے جدا چال سہ ماہ کی فریق لذت زخم مکر نہ اوٹھانی ماہی

نفعان بھر گدش گردن
 دن وصل کا گلیا کی پہاڑ
 کا فروز و شوقی ہوئی
 کل ہوئی جوئے جلائی
 نہو کا ہوا کہ آخر وقت
 جگنو دیا جو ہو دکھائی
 کل ہوئی جوئے جلائی
 نہو کا ہوا کہ آخر وقت
 جگنو دیا جو ہو دکھائی

ایک پیر کا حال سے دو لفظی نام
 ہمارے کلام میں جو اب نظر آتا ہے
 دیوار ان دونوں کے درمیان
 اٹل کلون یا در بستان عشق
 کہ تو زون مصوع دیوان عشق
 سب سے پہلے اہل عشق
 گوراء شکر سلطان عشق
 چاک و اماں سے اقبال ہون

<p>ہر تیر مو ایسا تن حنی قاتل چشم وحدت سے تاشا چمن کیے ہیں میں کہیں بار کہیں اور مر آنکھ کہیں آج اوس تک کی کو چھین م کہہا چوٹے وعدے کو مفت میں باغ معترض و معین بہت اسیر ہیں کلام</p>	<p>نرس ہے کہ لب نہم و لب فدا میں فر نظر آتا نہیں کہ چھوکل و خا میں فر ہی بڑا باغ و دلال خدای میں فر چن دے جسے بہت تنگی دیو میں فر صادق القول کہیں کہ تی میں فر اسی بان کنا ہی خاموش و گفتار میں فر</p>
--	---

نظم خندان چہرہ خندان عشق
 چشم برفون ہیند ان ستم
 سبیل و وقتہ لہو ان عشق
 یوسف دل کو ہمیشہ ہی اسیر

۲۱۴

<p>روح کیون نہاد ہو تہنی صبا ہو اسیر واقعے چاہے آزاد و گرفتار میں فر</p>	<p>روح کیون نہاد ہو تہنی صبا ہو اسیر واقعے چاہے آزاد و گرفتار میں فر</p>
---	---

<p>جانبے لگے ہیں اب ہم ستر آسمان اسی بن جل بجامری آ کر م تن ہو ہی جو خاک نرمی اہ میں ہوا یوسف وہ ہون کر گئی نیکو کیا</p>	<p>ہندو شکر سنی ہے یہاں سنی ملک اناور اسجہ کی مری شیا ملک سر ہو گیا جو ستر آسمان یونہی نکل کے چاہے کب ان ملک</p>
---	---

شہنشاہ گورنمنٹ نواب عشق
 رویت الکاف
 بازہ لانا ہون میں خوں کا ایک
 عالم غیب ہے انی رہا ہے خیر ایک
 درجہ تاج و بیوی بجا رہا ہے
 وزیر استیجا جان کر رہا ہے
 کہے برون بوی جانی کہ
 ہر خاندان کی ہر ایک
 ہے ادب و عزت میں ایک
 ورنہ نیکو آج کا ایک
 گریبان و دست پہر کی ایک
 باغ دی جاتا ہے ایک

[illegible]

جہاں شام پر ایسی طبعیت
 ہے جس میں ہر چیز پر
 دلف کا ف

حلقہ محن ہون میں اسیر سخن آرا | آوازہ مرا سہسہ ہی ملک عجم مک

دلف کا ف

خونین لولہ سی تم پیاؤ خاکا گنگ	زنگ شہنا بھتی میں گنگ شنگ
روح لطیف جسم میں اگر ہو ہی	ہوتا ہیرہ خاک میں ملکہ کا گنگ
طاہرہ خوبی گریہ ہمارا کس	آبی حباب دارا اپنی قبا کا گنگ
ہی مضی بعد مرگ یہ گھبائی اعغا	کچھ نجد میں ہا چین و لکٹ کا گنگ
آہیں اگر میری سرفا کی علاج کو	ہو جا زرد عیسے مچرنا کا گنگ
طوفان انکسہ ہل حال اوٹھا	اور جا باد باکئی طرح ناخدا کا گنگ
ہر گرہ میں عا شق و مشوق میں ہو	کب گاہ سی جا کہر ما کا گنگ
نکلے وہ سناخے چکر جوشن	او و کبس میں نظر آیا گنگ
میری طرح سے ہونے کا دخل غیر	بگر اسی ابتوا کے دولت کا گنگ
سر سبز بستان نہ تو اقل گاہ	ٹپے کیا ہونے ہمارے شا کا گنگ
بشمینہ و کھیم میں ہر فرق طاہر	مرنی کی بعد ایک ہر شاہ کا گنگ

۲۱۹

بظرف نہایتی کہ باران میں گنگ
 کسی بنگ کا ف
 اور ان گلی سے فدا میں گنگ
 پوچھتے ہیں رباب صفا عشتا
 کب لاش گنگ کی دامن میں گنگ
 لب اس کا جو گنگ

گستاخ میں ہر درد
 لدا و سنو فح کی طوفان
 سلا لہ نور ان سنا
 مھون میں شام
 گزروا ہر گنگ
 کب لاش گنگ کی دامن میں گنگ

بہارِ نبویؐ

باجیان کی دیفٹ لاء

باجناب کونین مبارک لالہ زکریا

FF

سابقہ لازم مریگی میں سے ایک

<p> سوسن ہر ایک پہلے لے کر اک نجم ہی حل مہر سی ماتہ پاؤں تیرا منہ اٹھ چلے انہیں اگر سپید تو میں نہ دے ماتہ پاؤں اک سرور کے عشق نے مارا مجھی میر </p>	<p> بدلا ہوا ہے ہجر میں ابض و ساکن سرمی سی چشم شوخ بی پایا بلبل کارنگ چہا پائیر عی عشق میں مجھ قضا کا رنگ سیری کفن میں فاختہ ہو دلا رنگ </p>
---	---

رویت لام

نہیں منجھوت بلبل خرابند گل
ہمارا سنی کیا آفتاب خرابند گل
خلاصہ گریہ بلبل کا ہی مار و نا
نہ زندگی فی وفا کی بفضل گل ہر
چمن میں جاؤں میں کیسی کیسی آن
یہ باغ دہر میں ہر جگہ بند خوشی
ثبات باغ جہان میں کیا خوشی کی
وہ گریہ دست میں بلبل کی ٹپ سی

ان نظراتی میں جن کو اصلاحی فکر نے پیدا کیا ہے
 وہ ایک نئے اور بڑے عالم کی طرف اشارہ کرتے ہیں
 جس میں انسان کی ہر بات اور ہر حرکت کو
 اس کی فطرت اور اس کے ضمیر کی روشنی میں
 جاننا پڑے گا۔

بدرگانی اسی کوں ختم کیا کہ او از نکالی و میر غم چاہے صحت باخشان رسن صحرانوردی فرمایا

افنی ہی فطرت میں جس قدر عجز و غرور ہے
وہی قدر اس کی فطرت میں عجز و غرور ہے
اس کی فطرت میں جس قدر عجز و غرور ہے
وہی قدر اس کی فطرت میں عجز و غرور ہے

اس طرح مری شہزادہ کی ہمت
 دلجوئی کی سب سے بڑی بات
 دلجوئی کی سب سے بڑی بات
 دلجوئی کی سب سے بڑی بات

گل کے جوتے کی ہر پستی چھینیں عجب کیا عجب فیض منسی ہی اگر ای غبار و دلی عشق جو اپنی میں بڑا کو نہیں تو پہلی نئی اپنی گل حجر سی کر نہیں ہون میں اس رسم میں اس چرخ کا پہول چٹا اگر گلچین ہو رہا نہیں	اگنی جیوان میں تیرے نفسان آج کل پہول ہی پہول گئی سرور خان آج کل پڑھ رہی میں باب نجم چمک شہ آج کل سرور شمع کبک میں کیا خبر آج کل کیون نہو انگوں دل سرور خان آج کل سیر و اس سرخ اور کار گران آج کل
--	---

۲۲۵

مہر ہی دکی جسے اس رسم گل میں اسیر کاش جنت میں بلا محکو عنوان آج کل	
پیش ازین ویدہ پاتا ہر نور محل محض عیش میں اٹھار کر حال اپنا رستی و الون بھی بوجہ ہا ہون ہر نہیں ہونیکہ مری خانہ دکی رونق اس قدر یاد دل ہے کہ سمجھنا نہیں	جلوہ افروز ہو جوتہ تو ہوا حور محل ایسی مانتوں کا نہیں بدل رنجور محل کہو تو ایک اور شمع کا یادور محل لاکھ تمہیر کرین حساب بقدر محل گور کرین خبر نہاتا کہ مزدور محل

کہ شہل پیمان بیدار ہو
 جہان کوست کر دینا ہی میں
 بسو گناہ غار ہوا دل
 خیال غم سے اسے کھاتا
 ہمارے گھر سو اب بیکار دل

کہ خود اپنے دل کا
 کہ خود اپنے دل کا
 کہ خود اپنے دل کا

سنگ درم پستانه ذول
 چرخ خورشید و جد کرستین
 شاید که سنان ذول
 کتب زمانه خوشی جلا
 بسا که سنان ذول
 نقوش سنان ز یاد هر ذول

طاق کسری فریدون بر بادو محل ہی مکی محل اس شهرین شہو محل اپنی نزدیک ہو خانہ زبور محل کس ہونیا میں براحت ذول محل کیون ہنو غیرت خلو کہ طور محل تہے جو مہمور ہو مو گئی سہو محل چرخ کا آج کن تک ہستور محل	لگئے گور غریبانین جل و وزن کو دل بولا جو سینو کا ٹکانا چہا جمع جس قصر میں ہیں مردم مودا ہزار نیا ہنیں تاکہ کیسے کہی کام حسن چکا ہی بہت بق تجلی ہوم یا ہزاروں تہے ہنیں با کوئی سہو عقل حیران کہ سو بار سنانہ بدلا
--	--

فائدہ طول عمارت رخانی میں اسیر
 ساتھ کب لکی گئی قصر و فنو محل

ہستہ خجی حباب اساعدم سی متصل کیجئے تعمیر تجانہ حرم سی متصل ہو گئی برق غضب بر کم سی متصل چاہے شمشیر کار سنا قلم متصل	بے شتاب عالم میں ہستی متصل آنی جانی کی کہاں قاتل کو صفت مہر جو دیار پیر پھر کاشی نیز اسیر اند شیری سنا و وزن
--	---

اس کا کہ ہے خانہ ذول
 سنگ درم پستانہ ذول
 چرخ خورشید و جد کرستین
 شاید کہ سنان ذول
 کتب زمانہ خوشی جلا
 بسا کہ سنان ذول
 نقوش سنان ز یاد ہر ذول

طایفه زشت را وقت است که از آنجا بگریزند و بیرون روند
که پادشاه بدین گوید که این مردم را که در اینجا هستند

[illegible]

عقد ہندو کو غم نہوا کال تو یاد آوے دور کرنی نہیں کہیں کا مٹی زمین ابیو نہوا ہے یہی سنہا کہیں مصرعیہ سنا کہی دال میں

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

کرتی ہیں غمی شکوہ و مہمانہ ہم	ساقی ہر حلقہ نامہ موہ و حرام
ہر دل کو ہیں عزیز سب خانہ ہم	ہر شہم کو پسند ہیں ہم شہل حسن
قاصد کے پیچھے کرتی ہیں قاصدانہ ہم	کرتی ہیں خط شوق توں اور کو سکر
ہیں آگ بہر خار خوش شہانہ ہم	اسوے تائیں طائر رنگ کی طرح
کہتی ہیں آپ شہل گہراں ہم	کرتی ہیں ہنر مان ہوش اند کی طرح
جب کہتے ہیں جانب آئینہ خانہ ہم	ہوتی ہی سیر حد و کثرت ہنر
رہتی ہیں پاک غیر سی ہوم و انہم	کرتی ہیں قطع سایہ صفت بخود کی
چہٹ کر فتنس ہوں گے شہانہ ہم	تھکو کس طرح کا نر کہا نصیب
مدت و مہود تہی اجل کہاں ہم	اچھا کیا کہ آپ فی سونہ کو چھاپا لیا
صندل کو مول لیکر بنائیں گے شہانہ ہم	یہ دور و سر کر نیکی تر ہی لکے لے

۲۳۲

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

کسو دماغ فکر معاش کا ایسا سر	کیونکر ہونٹ بیاہیں حسن شباب ہم
کہتے ہیں اندون غزل عاشقانہ ہم	ہوتا ہوں وہ پر کو بیت آفتاب ہم

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

مصحف گنج کتب دینی و علمی
 کتابخانه کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی

کتابخانه کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی

کتابخانه کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی

کیا سیکھے کرین غم فرشتے کے بندہ	ساقی پہنیں، خون جگر شہی اکبرم
مستی جو خون پاؤں ریاں، لہجی	بعد شراب گرم ہی حاضر کیا گرم
طوطی کا نطق بند ہی خاموش عسید	کتنے ہیں آپ کے سخن لاجو اکرم
ہمنے تو بوسہ لب نگین بہن دیا	ہوتی ہیں کس تصور پر آجبا گرم
جتنا ہی کس قدر شہ فریقین دوا دل	ایسا نہ ہو گا شکر کے دل آجبا گرم
ساقی بہت ہسری سرتو کیا ہوا	کردی گی سیر حسینہ کو کٹھن سرا گرم
جا نا ہوں جب میں پس میں ہوا	دریا میں آنکھیں کرتی ہیں مجھ پر جا گرم
ایسا مزاج پیر فلک برخلاف ہے	دیتا ہر زمان یہ مہمان کو آب گرم
آہ شہر فشان کیا چاند کو دھو چو	مہتاب ہو گیا صفت آفتاب گرم
سے ملی کہی تو مہرا ہکدولیت کا	کہلا اس شہر آب تہ پلا کر آب گرم
لستین دل مجھے شکوئی طرح	ہی سو دمنڈ رو کو جیسے گلاب گرم

پہر آئی لاسکان میں بجاکا اسی اسیر
 اتنے ہی یر میں کہ ہاؤنٹن اب گرم

کتابخانه کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی
 در کتب خانہ کتب خطی و چاپی

اعلیٰ کو سب سے زیادہ ان میں سے علم
کہ ہر ایک کو ان میں سے علم
برایک ایک میں سے ہر ایک کو ان میں سے علم

۲۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

یہاں میں نے یہ بات لکھی ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی مدد سے اپنے دل کی بیماریوں سے نکلے گا۔

یہاں میں نے یہ بات لکھی ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی مدد سے اپنے دل کی بیماریوں سے نکلے گا۔

یہاں میں نے یہ بات لکھی ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی مدد سے اپنے دل کی بیماریوں سے نکلے گا۔

ہی ارزو وصل و ہجران نصیب	شہر کی روکھنی میں گداؤں میں اب ہم
قاتل تو پیش چشم ہمارا تو کئے	کہہ لگئی ہجوم میں و نہ حساب ہم
آگہوں میں ثبات یہ دولت ہاں میر	
محل کے سہند کو سمجھے ہیں خواب ہم	
روایت تون	
اہل دل کے کیا سبب محبت اہل	شیر کا سکن نہ یکساں گل باہن
کیا سبب کوش ساتھ غیر کی ہون نہ باہن	چاہے سچ کی ہاڈی تو رہا باہن
ہو گیا ورنہ لہو پی سی میر اس قدر	شیر نہ کرو دھڑکا، مورچہ تو وارن
اس قدر لاغر ہوئیں چاہے ہر کس	مرغ فالین لکھی تنگی کی طرح منتقا
کا عہد کا گہر بنا یا قاصد ان کا	رک گئی خط سبکوں سے نہ پوچھو ان
مشکر باج ہو گیا رطل گیا	سیر کو امی جو تم ڈاکا پڑا باہن
عقل جس میں ہوا اوٹن وہی	کھاٹ ہوتا ہا وہ تیج جبر ہزارن
چور زخموں میں ہمارے گہی ہر طرح	چور خانے جیسے ہوا کوئی لوہا

یہاں میں نے یہ بات لکھی ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی مدد سے اپنے دل کی بیماریوں سے نکلے گا۔

یہاں میں نے یہ بات لکھی ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی مدد سے اپنے دل کی بیماریوں سے نکلے گا۔

اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی

سونہ ہست کہ کوئی خاک کی ہر غائبانہ یاد کرتا ہی ہر کوہ صم شمع حتمی آئینہ کی بگوار اسی کو آبرو اپنی دانتوں کی وہ کھلائی اگر پشیم گما ہوں گے ورنہ خاک میں مین کیسا چلا میں تیرے کیا ہی ہر تیرے رخسار سے ہم حشر میں کہ بر ہو کہتا ہوں کہ جو دگر ہی ہر عاشق گیسوی سر میں عجیب شیر سم شبے میں باز کہ کر ملی میں نہ سچے ہی تھیں نہ طالع جو ہم بازار میں یہ یہی دہکا گا کہ می کے گروہ ہمارے چن کے جسے سکندر کیڑوں دیو میں دبوچ رہا جو ہر آب و ہوا میں جسطرح ہوتا ہے نقطہ حلقہ ہر گار میں دس تو کیا دوتا ہے باقی ہر میں آبلوں کے پیچھے چھوڑا اور چار میں ہوتی ہیں اک ایک کے مودوں ہر کاشی شہر پر گیا چھالازان مار میں سنگ باران ہر کہاں کہ خانہ نما میں	سونہ ہست کہ کوئی خاک کی ہر غائبانہ یاد کرتا ہی ہر کوہ صم شمع حتمی آئینہ کی بگوار اسی کو آبرو اپنی دانتوں کی وہ کھلائی اگر پشیم گما ہوں گے ورنہ خاک میں مین کیسا چلا میں تیرے کیا ہی ہر تیرے رخسار سے ہم حشر میں کہ بر ہو کہتا ہوں کہ جو دگر ہی ہر عاشق گیسوی سر میں عجیب شیر سم شبے میں باز کہ کر ملی میں نہ
---	---

شہر میں ہتی عرفان کی گئی ایسی جام کو فرسکے عشق حیدر کرار میں	ہر اگر ارضا ای محنت کرو ہر میں زلف بلی ہوتا ہائیس کہ در میں
---	--

اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی

اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی

اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی
 اودے جانیں ہر کیلین ابرو کی

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے

<p> خط ہوا اظہار یا فرق حسن بامین پھنس گیا جابر دل پر داغ ریف بامین مسہ کی تھیر اکٹھو نہیں تھیں لائیں دست بچھین سے سوار میں فریاد کر دو قدم اوس شدہ رو کی ساتھ چنا کھا عاشق ضلوق میں محبوبے جا بکھی ستا واہ سر عشق تماشا دیدہ مژدن سبز ہی ساجن گردن میں گوارا بہشت بعد مرقون روح شمع کی رہا مانند تم وہ یوسف ہوا اگر کی خریداری کا قصہ قطع میدان شب بوقت کو کر سنگین تو اگر گلشن سے جا آتھہ تا کر میں جہانمادہ نہیں او کی طینت </p>	<p> بال آتی مہین نظر آئینہ رخسار میں آشیانہ طائوس باندہ ہار مار میں دانتا طوق کوئی گردن بامین گل گرہ پاں جا کھائی سیکوون باز کبک عزیز نگ کر فی ہین جا کھسار ماس لکاشع کی پرواز کب باز میں صرف اگر اکٹھو کی دھیلی ہن مئی آہ جھج رہتی ہے ہمیشہ خانہ خوار میں سنبیل گیسو میں باؤسکی گل خیار میں صفت یوسف کو زنجیر بھی باز میں اگیا ہی فرق اسے کی قمار میں سبہ خواہیدہ چونک او ابھی رخسہ دیوارک میں سایہ دیوار میں </p>
---	---

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے

کلمه های
چون که
نورانی
بجای کلام
که با کلام
و کلام
و کلام
و کلام

FFA

<p>روح حبیبی ہو تھی لمبی شستی ای اسیر حوری بہتر دنیا چشم و نیاز دامن</p>	<p>آشنا داغ المیٰ لخت نہین گل کیسے اوس گل خسار کی گنڈیز باغبان کے گردن کیا میں سی شیز آگ میں کود پڑن میں کھو پیر باغبان ربط گل ترسی باؤں کو کر</p>
<p>حائبہ صبر میں ہے کوئی پیدائش لب شیریں کی برابر فرقت نہین گل تو کیا مجھے تو بس ہے عنایت حکم کے دریا بندہ تو کہیں نہین شاخ شفرہ ہو غنیمت قابل ہو پیدائش</p>	<p>آشنا داغ المیٰ لخت نہین گل کیسے اوس گل خسار کی گنڈیز باغبان کے گردن کیا میں سی شیز آگ میں کود پڑن میں کھو پیر باغبان ربط گل ترسی باؤں کو کر</p>

تہا را خذہ بل ا اختیار یا یونین
زبان زبان عالمی میں ہے یونین
سارے حبیب کے خواہ سب کی یونین
جیسے سب سے ہیں ہمیں یونین
کہ گذری آئے ہر کوئی یونین
وہ جو خندہ دندان کیا یونین

جہ پین نظر کن سب
 وہ طویون کار کن کے شکار
 کہ از دل کا ہند شکار
 رہا میں سے خود شکار
 نام پہلے کے شکار
 کہ اپنے شکار کے شکار
 کہ اپنے شکار کے شکار

اسم و کلمہ
 وہ ایک دو میں
 کیا قیامت
 یہ کون کا حکم
 شوق نظر ہا

۲۳۹

جائیں گویا کی طرح
 سو جفا خاک ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس
 ہاتھ پتھر ہنیں اوس

ساقیا باب جاب تو اہدین	نبد کرنا ہی عبت تو دہن مینا کو
سچ ہونیا میں کے افس فرزندین	سعد اشک کو کہتی مچی کلمہ غنہ
کون کتا کہ تم ماہ وہ چندین	ہو سہ چار دہم چار برس کن من
چاک و امان حہ قابل ہوید ہیز	واع احسان ہین دنیا میں برون
گرد جہاں کے ہا لہی گلو بند ہین	حسن کا بند کلا ہی اای شکنتہ
قیمت او کے کب شیکر سر قندین	حاصل ملک ختن کب ہیا مچی گسو
وائرہ عین عدم کا ہی کمر بند ہین	ناف اگر سیم عدم ہو تو کراں عدم
اس بہتر حق بایرین گفند ہین	یہول طرہ ہی ہین تر خند شیر جبار
گرہ دل گرہ دانہ اُس بند ہین	کہول و اسکو جلا نی ہلا کیا حاصل
صاف طاہر ہو پر قتال فرزندین	اپنا مضمون ہر افرہ ہین کا ٹیکا

حوب نعم ابدال سد بخشا ہی اسیر	
واع نسیمین ہمار ہی جو فرزند ہین	
وخل ہوتا کچ جو مجہ دیو اسکو بخیرین	تخت بر یون کے اوسر قنہ بخیرین

کاش ہونین عوف
 جبر سوننی
 کاش ہونین عوف
 جبر سوننی
 کاش ہونین عوف
 جبر سوننی
 کاش ہونین عوف
 جبر سوننی

دست بوی که بر عیال خود
 جرم دیدار بهان حشمت
 حبیب بان حبیب ساری
 حسن ساری نظر کس هم
 بهر راه این صفت کو
 ساه اعیان که

۲۴۰
رونی روئین بن حکیم بیکار
نور اور کجا کہ تیرا بیکار
نظامت کا فرسہ خیر و شر
ایسے ابرو میں عاقلین کو
بیکار و رمضان کی کوئی عوا
نہ ہے بیکار و رمضان کی کوئی عوا

[illegible]

[illegible]

کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم

خط کا لکھ بیجا جواب اوس سے لیا تو موسم ہو جا سید جی اہل شہر کی ہول تو وہ ہی خوشید و کھی متھو اگر مام پر اوس نا مابانی ملی محک جو جگہ تنگ سہی سیان ہر روز رکھی ہوا دامن او غنوکا ایدل نہایت ہوا ترک جو مضمون کیا مینی و ہند ہا ہیر روح بیل بند ہشتین مین باجو کلاب زلف اگر و کھی کا خنک صبر مایہ	آگ کی قادی صدخہ اجا ہی تقدیر مین معجز و او دہ مالہ مرا تاشیر مین اشک بہر آئین سے ہر تصویر مین شک ہی کیا می ل عروج کو تقدیر مین دن گذر جا با ہی زرق شام کی تیر مین دسترس حبیب کو تاشا کو تقصیر مین شیر کا پس خر و ہمی باہ کی تقدیر مین شمع کا گل جان پر و نیکی کی گلیر مین دُوب کر مر جا گا ہر سب جو بی مین
---	--

کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم

۲۴۲

حبا حمد و ز محشر ہی میجو ای اسیر زیب ہی مہر نبوت سی خط تقدیر مین	بی تکلف چل لازمت بی مین چشم پاک بہ اہل ظلم کی تقدیر مین
---	--

کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم

کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم
 کس کس سنا زین یک در لک مسموم

کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر

کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر
 کسی کی جانی بچا کر لیٹا کر

<p>ہون میں وینا کا غنڈہ سر پر قتل کرو الا نہ کہی تمہارا خلق کو خاکسار خجاک نیزی تکیہ سخی سی آئینہ کی کچھ مر جلا و کو حبت نہیں سین بر یا میں نہیں گشتہ کا سینا متصل بازو مری ایسی ہن سچ تیار آئینہ دنی کم نہیں چہا لو کا پانی اوس لب شیر کا نقشہ صفحہ کھنڈا ماہ نور پر صانع عالم فی تار جڑ و دیکھی ہے آفتاب شایہ سی ماہ و شوخ میں پریشان خلق بھی تاروں کا کھنڈا خواب میں نخل قد قاتل نظر آیا مجھے ترستو فریاد اگر سنگین نے آئی سنا</p>	<p>صورت کیا ایک دیدہ ہمارے تصویر میں کیا ہمارا آئی ہو آب زم زم شیر میں ہن چہا جزا مہو ہن لکھا اکسیر میں دیکھ لکھا وہ موزہ آئینہ شمشیر میں کیا ہی گردش کی سوا گرد اکی تقدیر تیرتی ہن چہا لیا آئی زم زم شیر میں باپی لاغری کہ تنکا دیدہ نہ بچیر قندمانی لکھا کا غنڈہ تصویر میں جدو گر جو ہر نہیں ہن بکیر شمشیر نڈا نہیں کیوں نا باہمی مر تصویر میں گر نہیں تہا ہی موج آب کی بچیر میں کیا عجیب خن نخلتی ہن اگر تیر میں دفن ہو مجھوں کا مردہ کو نہ بچیر میں</p>
---	---

۲۴۳

بنا آئینہ میں یا ہون مری اکبر میں
 صفتی در حقیقتی دل آئینہ میں
 آئینہ چہا کی ال صفا اکبر میں
 پر سب سے تھوٹی ہر جوتی لکھا
 حاجت بھی ہی شاید کھساکہ اکبر میں
 دل کسی قاتل عالمی ہر اکبر میں

دو زبانیں ہیں کتابیں ہر اکبر میں
 دیکھ کر اکبر میں ہر اکبر میں
 دیکھ کر اکبر میں ہر اکبر میں
 دیکھ کر اکبر میں ہر اکبر میں

[illegible]

ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا

پڑی کہاں کہاں نہ شہر تین
 مقصود ہائے کاتھا پھر غصہ اب میں
 کہ ہاتھ حبیب میں سیر میں باک میں
 ادھر تو ہاتھ بڑھا اور دھڑکنا
 اسی غصہ میں سر اعدا میں
 اولیٰ اولیٰ گئی بھر موج آب میں
 کہاں ہے ہر کون کہاں ابھی کہاں
 نہ سر ہو پ میں سیر نہ تھا میں
 بنی ہے ابھی تصویر تو پر اب میں
 کہے دوش سے زکھاہ تو اب میں
 کہ چمک چمک پر بار بار میں
 بچل سکے چو در ہے ہی حساب میں
 جو گسوتے ہی ہسکا افسانہ میں

زمین پر جو چلا میں سپر پر ہنچا
 چہرہ اجو گیسو جی بان کو بیزین میں
 چلا تو ہون سے کوچی پر یہ پتھر میں
 دکھائی دینے تو ہی جو کچھ سوال کیا
 عاشق رسد ہے ایسی کو دلوں میں
 دم شہناج میں باز یار آنے
 ہمارے آنکھ کی حلقی تو دیکھ لو حساب
 سمجھ کے سایہ شہر مار میں ہوا
 سر نیاز تھا اپنا سجدہ کا شتاق
 بتو کلی اہ میں سے تمام عمر جی
 سنا کہ نہیں پوچھی اسے جدا
 مری قلم ہی ہے مریں کو کیا نسبت
 عرف عرف تو دیا کی گریسی پڑ

ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا

ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا

ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا
 ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا کہ ہر کون کو اس قدر پرہیزگار بنانا

ریت کباب سحر کائنات
 سحر کائنات کباب سحر
 سحر کائنات کباب سحر
 سحر کائنات کباب سحر

<p>نشان کہ قصہ اگر ملے محکو</p>	<p>اس سر کو نہاؤں و ثواب میں پاؤں</p>
<p> مگر می حیر شد زنگ خنکی میں جتنے ہن ہوں باغین کا گدا گریز شبہ بہت ہے آپ سب خن کی حیلے میں غیری کہ سرور و رضا یز بہو کے جہا میں ہم نگہ چشمک میں سونام ایک کلمہ سی عبت خدایز شتاق ویر یہ گنگینے خدایز پروا یچیزوں سرور و دستری میں ہاتھی میں بادوں کے ٹوٹے ہوئی میں کشتے یہ غیب سے بیوگی میں پروا ہزار ملک بقا کے میں </p>	<p> مانج جلال لال می سنا گریز زرد و سحر گدا تر می و دستری میں جموہ اگر نہیں تو دوشنبہ کو آئی آب طعام ترک کیا اوسی میر کعبہ لذت بان کو نعمت آلوں کچھ یاز ہر چیز خدا میں فقط عاجز نہیں روشن جمال پاک سی گنگینے کو کھی اوٹھتی نہیں میں دوا و شستہ کو با برسات میں عجب می حشری کا ہی حلا دنیا کا حال گزرتا ہوں میں سکھنے کھتا ہوں میں خطوط سفار شہر </p>

اسرار کی حد میں
 اسرار کی حد میں
 اسرار کی حد میں
 اسرار کی حد میں

۲۷۲

ایک دن غامری دل کا گنگینے میں
 بے پروا میں ہوا فی باغین میں
 عشق کامل ہوا تو تارائی دل سوزن میں
 حب ہوا سب طبیعتی ہی جوان رہن میں

شوق باغ ہوا سب طبیعتی ہی جوان رہن میں
 شوق باغ ہوا سب طبیعتی ہی جوان رہن میں
 شوق باغ ہوا سب طبیعتی ہی جوان رہن میں
 شوق باغ ہوا سب طبیعتی ہی جوان رہن میں

سالک منزل عالم برین زانی کویون
 طبع پای بس که در آن هینا ساز
 با حرمین غزل بختی این پند
 مصلحت کوی بر آسان هینا پند
 حسن جمله گشتا پوش کویان هینا
 و در کانی پای طبع عارف

۲۴۸

صفت سارکیمیکان از سنه این
میراث است که دنیا خانه خوش
جاردن است گنجین بی پایان
صاف طغیت بین کاشیای
ال پوچا جی شش تن هوان پاییز
مین جو وون مفت و لکلا و واخاکا
بایدش مولود خردمند را

[illegible]

یوں ہمارے ادراک اور اس پر
ایک جگہ سے منہ پر آتے ہیں
موت کی علامت، انہماک کا
بیمار کی طرح، انہماک کا
نہایت سے نہایت

FN 9

ایک شخص نے غیب کی باتیں
کہیں کہیں سے
پہلے اس شخص نے کہا کہ میں
دوبارہ اس کا نام لے کر آؤں
اس شخص نے کہا کہ میں
نہیں جانتا کہ اس کا نام
کون سا ہے

اسیر اسی وقت شروع کلچین سی صورت ہے

[illegible]

جان شوق مرغان کی کوئی آواز نہ ہے
فک زندان کی کوئی آواز نہ ہے
نظرِ حجبِ حجب کی کوئی آواز نہ ہے
نظرِ حجبِ حجب کی کوئی آواز نہ ہے

کرمی پند انعم فی شغل عین
سعد را ایسی نظاره کی شود بر
که بهیچ بی غفلت و آرام
نیست هیچ آفرینش بماند
بیان را این چنین بدو

[illegible]

کتابت فی سبک نستعلیق
 جلد اول
 تاریخ ۱۲۸۵

<p>تہا نہیں میں ادھی نہیں شجر ظاہر ہے کہ آتش خسار ہر شب ساقی اسی کے رستی ہنسنے کی گوری بن پادو کی گھر کنجشہار دریا ہوا یہ گرم مری سنگ گرم سے محبت میں ہر بلا بچا لیکے مرے سے</p>	<p>رہن سہ سہ سہ سہ سہ سہ بوجھ سچ و تاب میں موی کر نہیں جام شراب کوئی ہر سہ نہیں چہرہ وہ صاف ہے کہ مقابل ہر چہلا کف صدف میں بڑا گہ نہیں میں نوح ناخدا مجھی طح خان نہیں</p>
---	--

۲۵۵

<p>سے نہ تو تھکے کس کس کا اسیر دنیا میں قیمت صدف گھ نہیں</p>	
<p>سکر مول ہو سہی کا محل نہیں خیر میں ہاں موت باز میں نہیں سحر میں چل کی کچھ ٹھہری لاس کو امی تین جائیں شہت کو کیا کوئی کاشانیہ فقیر میں دولت کو دل کیا</p>	<p>اظہار و دل ہے ہمارے نہیں وہ ترک کیا کر کی ہمارے نہیں اتک تو پاؤں لگ نہیں پائیں نہیں نیری طرح مانع میں اپنے نہیں سلطان محل نہیں سلیمان محل نہیں</p>

یوگینٹ ہونے نہیں بلکہ
 ہر دین کو جاننا ہونا نہیں بلکہ
 میسٹارڈ اور کیا اسے نہیں بلکہ
 اولیٰ ہونے کا ہونا نہیں بلکہ
 چادر ہونا نہیں بلکہ
 دیکھ کر کسی سارے نہیں بلکہ

کشتی میں ہونا نہیں بلکہ
 بھیدان ہونا نہیں بلکہ
 ہجر میں ہونا نہیں بلکہ
 سزا ہونا نہیں بلکہ
 شرف ہونا نہیں بلکہ

بنیاد کیسے بارہ کی سسک پوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 گریہ میں پورے ہوئے
 کچھ میں پورے ہوئے
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری

کچھ اپنے پاس تو شہ حسن عمل نہیں اسنی سوانہی شیل امیہ عمل نہیں سنی نہیں میں شاخ غزالہ نہیں شہنہ میں کم غزالہ سے اپنی غزل نہیں یوسف کو میری شہت گر گل نہیں سحر نہیں یہ قندہ نہیں عیسیٰ نہیں اوس شہدہ روگرم ہمارے بغل نہیں گلہ سہہ جنان ہمارے غل نہیں کس کام کا وہ آئینہ حسن کیہ دل نہیں خامہ تو اپنے ماتہ میں گور فل نہیں اسی فکر کس زمین میں ہمارے غل نہیں انسان کی اختیار میں اپنے غل نہیں جو آج ہی جہان کے موت وہ نہیں	وڑی اگر تو یہ سفر آخرت میں ہے زنجیر زیادہ میں سو دجہان میں بی ساز و برگ خوشی جہان باغین مضمون جیت یا را کہم کہ بندہ گئے فرقت میں چاہے قیر کاشتاں پیل کہا می گا کوی لقمہ غم کیا کر سوا کس طرح بشر بر سر ہو کیئے مضمون بندہ گئے تری عاصم کے خوش اہل صفا کو وضع سبک سخت عیسیٰ کیونکر نکار مرغ معانیہ کہیلے اعلیم شاعر کی توہم بادشاہین میں وزیرست ہر مرقع رت خلکی ہر دم کا رتا زیادہ کے ملک
---	--

بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 گریہ میں پورے ہوئے
 کچھ میں پورے ہوئے
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری

۲۵۶

بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 گریہ میں پورے ہوئے
 کچھ میں پورے ہوئے
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری

بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 گریہ میں پورے ہوئے
 کچھ میں پورے ہوئے
 بے غماری دل بوزان پایا مری
 بے غماری دل بوزان پایا مری

نامہ عصیان جو ایام فرشتہ مایہ تیرے
 یوں اس گشت ہی کا ویرانہ تیرا
 رنج و غم کی بستی تیرے
 نامہ عصیان جو ایام فرشتہ مایہ تیرے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

K 100

مختص به یکی از اهل اسرار است
تفنگان که با کاسه و جویین
نوع من لا یعلم وجهی
سراچا که در دست بیاورند
که آن مختص به یکی از اهل اسرار است

جائی کیا سچ مقدس عالم ہوتا ہے
 نابزون پر اسے جلا کہتا ہوں ختم
 وہ کمان ابو علی ایسا شہ آبی مراد
 یوں سوید اول اس کا افسانہ عیان
 محبت ارباب دولت میں کہاں ہاں کہاں
 کیا ہوا غفلت میں نکلے ہنسنا ہی تم لگے

[illegible]

محبت جگر و کبوتری بخت بد و بدست
 بخت بد و بدست بدست بدست بدست
 بدست بدست بدست بدست بدست
 بدست بدست بدست بدست بدست

گردش گردون کجایا کمینو نمیزد راع بگیری لک و من بین ساجده اصف ندان جان با من کجای می عمر و ای منت آجی شب بستی تیار حادثات دهر خاں من کیا اوج جان منزع سبز فلک سی کیا توقع رزق هون و دیوانه نهان کجای جگر شرف هات اگر دغیرت عیسی و نازی خط نهین نکلای سکی بفر نور پر تو افکن جگر و بایست و دوی روتی من کنهین نماز بچانه من	بهر خس گداز آب جگر کی کو هتای من اسد رجو نهین من کسی کجای ہی وان کشتی هاری می تو کی آید کل جوز طاینا او سی آسین گم جو آید گهر جاب آسان نهین و سیلا من اکب به وانه نهین بهر من متا من جابجا کانی بچانهین مچلیا لالا جان پر جگر شرف ته سیاس من سکی من بال گویا کاشه متا من جرد یا آئینه دیوار موج آب من به دو آب و شامل می سیاحت آید
--	--

۲۵۹

کیا تعجب است دشمن چون جدیده اسیر
 سے معاند رسول الله کی اصحاب من

کہے ایسا ہونگا میوے باغ خان
 اسیر اب اسیر اسیر اسیر
 کہ اس آفاق من گناہم خدایا
 ناطقہ جگر و کبوتری بخت بد
 و بدست بدست بدست بدست

کجایا کجایا کجایا کجایا کجایا
 کجایا کجایا کجایا کجایا کجایا
 کجایا کجایا کجایا کجایا کجایا
 کجایا کجایا کجایا کجایا کجایا

میں جہان میں
 جیسے آب و ہوا ہے
 دیکھو کیوں کوئی باران نہ گرا
 نقش پلاسٹم میں کہ دھڑکتی ہے
 جب میں کہتا ہوں سرگرمی میں
 سننے کے ہیں کہ فرشتے
 مرزا دیکھتے ہیں کہ فرشتے

۲۶۰

ابو بکر صدیق کو بی گناہی پہنچا
 خلق میں خیر زبان کی گونج
 کونج میں ہرین ہرین کی گونج
 آسمان گراہی گونج میں
 شعلہ روشنائی کی گونج
 خلق نامہ آج بیاہنچ کی گونج

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ای فاعیت یکنک نظر است
نیز یک عدم را یکی و قانون یکی
کو یکی کو یکی و کی را یکی
چشم دل با او یکی و قهر کا
یکی نظریه منظور نظر است

خداوند بزرگوار که بیدار است و عالم را می بیند
 که در این عالم بیدار است و عالم را می بیند
 که در این عالم بیدار است و عالم را می بیند
 که در این عالم بیدار است و عالم را می بیند

عشش رچا علی سده مقام خبر فرز کون که سر بر آه بی خرابی رست	فرق آخر چاه شکار اور سعادین رکن احرب می بهی شایر صحر شکار
--	--

کم نهین به اپنی ازاد اسیری کسی اسیر آشیان باند بهار محل خانه صیادین
--

گل سارک ملبیون کو گلشن انجیر غیر ممکن مین سب که عالم انجیر کیا نشان اپنا تبار گلشن انجیر باغبان مین نهین او قمر موی حصو سینه کاوی سیر ناخن که آتش نظر کام عالم مین نهین آکا کبھی نیا سیر هین اسیر ام الفت سحر خان جیر کب ملا شهاب شیر مینی خوش طوط غیر استعد او فطر کب اهو سو سو	پرورش با بهی سینه خانه صیادین اکب دوست به حنف لعیو که لا مین مال پر سیر پڑی مین خانه صیادین بڑه گیاهی کن کوی مصر شش مین نرگون شرم می شکف فرما مین شایه شش و کج کیسوی شش مین نقش کج بی اثر خط کف صیادین هتی جودت سر که پیشا فرما مین سرسه همیکار چشم کور مادر ایزد
--	---

ماه و خورشید خندین
 زخی نقش کف لایق مین
 جنت نوا مین
 ناله و آه سب مین
 گنج لالی کا بهار نیت

۲۶۳

سختی مین دوزن
 کعبه دیر حقیقت مین مین یک
 چشم اول مین بدین دوزن
 ایک ہی خاک مین لگی حال دنیا
 آج و شام دنیا کا حال دنیا

بمقتضی زان و بهای مین دوزن
 جام و جم زان و بهای مین دوزن
 باجهان میله و بهای مین دوزن
 لطف با مین دوزن
 لطف با مین دوزن
 لطف با مین دوزن
 لطف با مین دوزن

اخذ کار روز قیام دوزخ
 حضرت وایلیس بین نام دوزخ
 باقی خورد جان دوزخ
 او کی با خون دل کا کوب
 رازن ناز و ادب دوزخ
 نقد جان سپینگی کا گل

صوت طائوس سیر مال پر گلا مین وہ ہے اک دین کہ ہم تکی کہسا ویر ہون و میل سیر مریخی خوشی اسی اسی ہے قیومیکہ کر پتان کجیت ہی مر گیا سون مین تو پر سیر قفس مین پین	ہون مین خود پانید و ام نصیب مین ہاتہ اپنا پیرن رستا ہاتک مین نج زمین شاویا خانہ سیاوین ہی مکر پیوند شاخ سبک شمشادین ہی جگہ با اہی سیر دل صیاوین
---	---

لال مین مرغ خوش اکان سائیری آہ بندہ گیا کیا رنگ سیر گشن اسیا و مین

یاد و مرگان بعد مردن دل ماشا مین باغ اسی شک جہن بلان ستر مین چشم عالم کیون ہو گراین مراحون جان ہے تیر فد اول ہے شاد شاہ آئینہ مین عکس اسکا ویکہ کر بھیجی ہم خون بودا کم ہو کٹ جا جو تہی مین	عکس آئینہ کا جو ہرنگیا فولا مین شل مین ہے زبان گ گل فرما مین تیرہ پنجی مہی ہوان ہون خانہ آباد مین ہی خلیفہ کی لئے جو کچہ کہ ہی ازمین ہی پر شمشاد کی بے قلعہ فولا مین جای شتر چاہے خج کف مضامین
--	---

باری کا کہ جو کجیا ہنگ جان
 بان شمع پینشی ارہ کینے
 جان مدد سب باد کا جان
 جانم خن مین ہم و سب کینے
 تار شمشاد کی جاہ فادہ کینے

مہربان احمد و جسر کا ہست ایک
 علی بن نور خدایین دوزخ
 شکل اسان ہا سپین شمس
 علی یک عقدہ کاشان دوزخ
 فیض بانی مین دوزخ عالم راستہ
 صاحب اطف و عطایین دوزخ
 کیون ہون فیض کو کجیت سب اید

۲۶۴
 شاعر روز خراب مین دوزخ
 سب تیار کاف خاں اید
 عشق مین ستر مین دوزخ
 سب کجیا ہنگ جان
 باری کا کہ جو کجیا ہنگ جان

وہ کیا
موتوں میں سے
یہاں سے
نہاں سے
نہاں سے
نہاں سے
نہاں سے
نہاں سے
نہاں سے
نہاں سے

٢٩٥

نظارہ دور و دور نشیندہ کی تیر
روانہ کرنی تین جس نہ ہو کو خط
ہم او کو مثل کو تیرا کہ تیر
دیکھا رہا تو نہ کہ تیرا کہ تیر
جو ہم ہاں تیرے تیرا کہ تیر
بہت بر سر تیرا کہ تیر
چاہیں تیرا کہ تیر
بہت تیرا کہ تیر

کیا بہر و ساسی مویوم کا، اسی
وہ وہ و مہو گزرجا خد کے یاد میں

[illegible]

وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے پیدا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے فنا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے قائم ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے برباد ہوتی ہے

<p>مصلحت کوئی کام نہ کھائے کمال کا بوسہ طلب کرنا تو گویا ہنسنے سبز مینائی می کی خوف پانا نہیں حشر موقوف تغذیر بد اعمال نہیں قید کیسے تو دل کو فرار عاقل نہیں مانع پرور از سکونی پر وہا نہیں ہر بان آتش ہر کوئی کھیرا نہیں کوئی دور ہو امام عصر خالی ہر نعمت پر اعتدال کبشن قالی نہیں مل رہا ہے خزانہ غیب کا خالی نہیں کیا کہیں گے اس میں گل شاہ اجالی نہیں چرخِ صفت کا ہر رشتہ شہ نہیں لفظ اس فریق میں کوئی نہیں</p>	<p>کیا ہو اچھو اگر حاصل خوش اقبال نہیں کیا تھا ہو زمین سے عقد خالی نہیں میکشون کو حادثات ہر کی کام ہے خون میل کر کی گل گشتی کی سولی نہیں مایون سے بھیرا اگر تو میری اور نہیں طارنگ چین ہیں گشت عالم میں ہم وصل کے شب میں فراگہاں کجائی نہیں حجت حق ہمیشہ اہل عالم پر نام صاحبِ قلند میں کمال صافی نہیں طبع معنی کس جانا نہ ضروری نہیں شہ ہی سڈیش مضموکو استعظم کفش زین مایون میں آج نہیں جلوہ جانان ہر شے میں جھک نہیں</p>
--	--

وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے پیدا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے فنا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے قائم ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے برباد ہوتی ہے

وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے پیدا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے فنا ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے قائم ہوتی ہے
 وہ فیضانِ حق ہے جس سے ہر شے برباد ہوتی ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور
 بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور

نوان بر سر که نشیب مین کرین که وجد پسند و من	خبری او کوز موه طفل مرض مین کیسه مرگ
---	---

همای عمر اسیر خنده	کاسه سوها شب وصال
-----------------------	----------------------

خط غدار نهین چه وه افتاب بهار مال شد زلف وه کون لب تهاکی	سند ملا همای دل فروغ جان مضائقه کمال حسن شکست غم عطا کیا
--	--

بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور
 بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور

۲۵۰
 غمناک
 زلف منور
 بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور

بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور
 بدو حسن بزرگوار
 نشانی ای ساسی
 کیه ایام زری بادین
 زانه اشک
 کلک زینت
 زلف منور

نفسک خفته سحرین گریز
 زنی عاقل بیست و یک
 ریزا ایکی حق بین در صدارت
 زنی عاقل بیست و یک
 ریزا ایکی حق بین در صدارت

<p>زبان ناطقہ غنایب لائیں شراب شرع میں سو اٹھالائیں سوای داغ جگر جل کمال نہیں سم بران کا نقشہ لال نہیں فغان مرع کا صیاد کو خیال نہیں وہ ایشیہ مراد کہ حسین لائیں کفرض صوم بخرویت لال نہیں مراقیاس ناعمی کا احمال نہیں کیسے نمودین کہ بدرسی لال نہیں کہ سودہن ہین مگر قابل سوال نہیں شکار گاہ قلند ان تکمال نہیں بہشت کا مجھے اس سوال نہیں کہ بار خاطر کعبہ کیسے لال نہیں</p>	<p>جواب خندہ گل دی اگر تعجب کیا بیان کرتی ہستی میں ازاد و پر قمری ہکریہ صنون ہو گیا وشن فلک کباب ہے ہی معراج مصطفیٰ زین ہمارا دل کو وہ شوخ کیا بھیجے رکبات کا کو خیال ہوتا لکاش ہے لب غر کی فاقہ مستی صفات نسکی کو کس طرح تصور موال حد کو جو کچھ تو کمال کا خمیر میں خاموشی یہ صوت شیخ خندہ بایر مانی کہاں ہیں یہ گری کی کو چہ جانان میں لطف کیا خیال خیال سوید اول ہو جیجا</p>
--	---

۲۷۱

جاکہا حال زنی کو کران
 زنی عاقل بیست و یک
 ریزا ایکی حق بین در صدارت

پیشہ پیر نہیں کیا بھی
 ای غلک از غزالی جو کلام
 ہاں کچھ کچھ کچھ کچھ
 خراوس ہاں ہاں ہاں ہاں
 ختم سید نہیں ڈاک کی پر کا پر
 کیا کران فرشتہ سید نہیں

اب اس کے
 کیا بھلا نہیں
 مہر و عورت کی
 مہر و عورت کی
 مہر و عورت کی

کاروان بیا بیا ہوں کاروان بیا بیا
 بے چین بے چین بے چین بے چین
 بے چین بے چین بے چین بے چین
 بے چین بے چین بے چین بے چین

اس سرور کا صوت حوال حق جان
 بنے کی سانس شوق الفرمحالی نہیں

سکش کو انفصال کا لازم نہیں کرنا سفر جہان سی شب تھانیں مارا پڑی گا دل غم چشمان بزمین چمکا جو حسن اور سوا خال رخ سینا کراہی مثل جلوہ ناز کو ہاکی آسین جان سی کیا کاظم گنگ کہہ کر بات بیکہنے تو مان لے بھگو غم فراق ہو غیر کو غم غم ادیش کہ کو یہ نشی سخی غم سے قیا لاغور وہ ہوں نہ نہیں کہے ہنس کو کیر ارباب ظلم گردش و بستی نصیب میں	تخفیف ہو جو آپ سینا بخار میں پر کیا کروں کہ موت نہیں ختیا میں وہو کا ہی شیر ہی ہر کج شکر میں بچ ہی مایہ ہو مایہ سوا پار میں خنجر کی آب گہرا تبار میں آئینہ کب کی لگا یا فرار میں ہونی ہی سجاوٹ عا اضطراب میں کی دخل کار خانہ پروردگار میں فی دھال میں پہول شکر گار میں دھنڈین چراغ لگی جو بھگوار میں گرواب میں ہنگ تو رنوار میں
---	---

کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں

خراب کہیں کہیں کہیں کہیں
 خراب کہیں کہیں کہیں کہیں
 خراب کہیں کہیں کہیں کہیں
 خراب کہیں کہیں کہیں کہیں

کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں

از دستا که با کوه ادا من کلین

٢٤٢

گل به چرخ غم بین باغین
موت اجا جو بسا
سایه بک کات کهای
کون نالان بر ستا
ظن زندگ چن بهی باغین
افس اوں گل بهی باغین
ایای رزگی باغین
سین رزگی باغین

پہر پی جو ہنسی نمی کرو و طعنہ زار ہو
 ہنسی قتل نزع ابود کہا و سچے جمال
 شاید ہو ایہ حست پستان میں تری زبان
 آنسے ہوں غم سخی سیم تنو کی میں تیار
 ناقص شکم کے اور کر کی ہے مثال
 جوشی و نہ لطف کا ہوں کہ جاؤں جو
 ہنسی سطح کدورت دل میں جیہ نیم ار

کیا خوف تیغ حادثہ دہری اسیر
ہوں جوشن عاقب کی حصائیں

پایا یہ یطف بوسہ ابرو مایرین
دل جا بجا نہیں خط حصار مین
ہمسا بخف و زار کہاں تو گار مین
دولت نہیں ہے کی کو خوشی کی کیونچ

[illegible]

ای صبا کی کو صلا و
سے بظاہر ایش گئی کہ پیچیدہ
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو
کے خیر خواہ نہیں تھیں جو

لبکہ منظور علاج دل رنجور نہیں
 دامن باریا گر چہوٹ گیا ہی کیا غم
 آپ ہم سے ہیں ساغر نہیں تیاوند
 بید مجنون کے طبع آپ جہک جانا ہوا
 دیکھ لیں چشم تصور سی اور جب ہوا
 کہے دشمن سزا کی اسی محبت سے
 ہم تو سریران امیر و ناکہ لیک کی احسان
 نہیں ہوتی ہی جو سج شنب قہنو
 ہجر میں باغی آئی ہی مجھے حور کے بو
 کوئی معشوق وفادار کر ادینا
 روک سکتی ہی مجھے قید میں کوئی بجز
 ہوئی کیا طلب کار دل تش کا
 جمع ہو نہیں دین عین کہی زلف

ننگِ طربِ محلی ہر کامِ بل باغین
 گل کو بہا تو غنیمت پس اس کو کہی ہیں
 عشقِ پیمان سننے اور بدین باغین
 شاید اجا کوئی جوئی گلشنِ باغین
 ایسے جہاں ہوں یہاں ہر سببِ باغین
 یابی یا ستری اس کی محبتِ باغین
 از ہر طرف ہر گاہ کی باغین
 بو و عینِ خودی کی باغین

باده خوار فضل علی بن عین مراد کی سبکدوشی کا بیان
جسٹای بادشاہ کی نال بانی

کانون بین ای صفیق حصین
کیون ملک لپوڑی تینی شا
جونی صلاح کار استار شین
جو بیکشا بودیکو سنا بودیکو
کانون ابتک بیج بین انکین
چار ارون بین لپوڑی

چهارم ازین که در این کتاب مذکور است

۲۷۶

میں باوجود جس طرح میں نے اپنا
آسان سمجھا تھا کہ میں نے اپنے
رگباری کے لئے جس طرح میں نے
زنجیر لے لی تھی وہ بھی بیکار
لنگڑا ہوا تھا۔ یہ جان کر کہ
شاہو کو افلاک کا ہے اس نے

۲۷۶

شاخونکی ماچ کاٹنے سے
لکڑی نکلا کر باؤں کی طرح
خنی

میرزا محمد علی خان قزوینی
 صاحب قلم
 کتب خانہ
 قزوین

ہم ہن تمام غم نہیں ہے تہی نام	و اعطانی ہو خوب ہنسنا پائین
مین کیا کہ تیری گوہر دنا کو میکہ کر	رشتی کی طرح سی ہا گہر و تائین
دل میں بدو بکلی خواہش نہایت	ہی آشیان چہرہ مکان خراب مین
ایک دن کیا جو سکہ عشق کا سوال	قاصر رخ زبان فدا طون جوان
مضمون ہے جو حسرت دیدار کی ہا	ہر شعر ہو گیا نظر انتخاب مین
کثرت کو کیا مفرغ ہے جو حد کی سنہ	دوڑی ساسین کب نظر آقا مین
تیری مکان خاص میں بخانہ چین	لوگ ہی شرب مین بخشو گلایز
بیجا آفتاب پرستون پر اخر امن	پر تو ترای آئینہ آفتاب مین
مستے مین اپنے عمر گزرتی ہی ساقیا	کشتے و آہستے ہی بحر شراب مین
وہ ناتوان ہون مین کہ سخن محاکر	مثل ہو اجوند ہون قصر حائین
یار کے ٹہلے بہت بھی سب کو جدا	حورین فشار مین ہن فرشتہ مین
اوسن شاہ حسن کا جو لکھا صوفی نظم	ہر بیت شاہ بیت ہوئی انتخاب مین
نالون سے ہننے نیا اور طراوت نام	صیاد و قید کر کے پراکس عذاب مین

۲۷۷

میرزا محمد علی خان قزوینی
 صاحب قلم
 کتب خانہ
 قزوین

میرزا محمد علی خان قزوینی
 صاحب قلم
 کتب خانہ
 قزوین

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جا بجا ہستی کو
 طرز پر تو جیسا کہ
 ایک سو ستیہ میں
 بہرہ و دولت
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جا بجا ہستی کو
 طرز پر تو جیسا کہ
 ایک سو ستیہ میں
 بہرہ و دولت

کیا کیا فقیر گہرے ہیں مجھ کو رہیں شور کی کوٹھیاں نظر آتے ہیں جاہلین رہن ہوں لوٹتی ہیں تو تنہا کوڑا دھنکے ساتھ کرگے پیچیدہ جاہلین خراج کہاں نجات کسی کے پاس اک آدھ سو رہتا ہاں سارے جاہلین دھنکے چھپے ہاں کوڑے جاہلین جاہل فقیر ہی بھد بادشاہین یعقوب بیکہ لین تو رہیں شہزادین کہی سبیل خیر قافلے راہین سو سو قمر کھتے ہیں اک ایک ماہین نامہ ہیرے ہاتھ میں قاصد راہین سرسہ لگا ئی کسی چشم سیاہین	داغ خون کو میری رسم دینا جاہل ہی چشم ترین جلوہ حسن یلح مار ہو رہ کسی کا نہ دنیا میں بھکوبخ ہی غم شرم ہی تنگدین لگی باہر ازہ کا سب سے ذکر ایسی تہا جن میں انتخاب معرکہ عشق میں ہوا خط کسکی ہاتھ کو قاتل میں بھیجے زیر زمین ہے اغل و اعلیٰ میں کیا نقشہ تہا نقشہ دوست ہائیک بیاسا نجا کا کوئی جانب عدم کشت سی اختیار بن میں کیا ہوا ویکہ ہوا اور اور صفوں شریف ضلع اسیر کچی کوں وادہ دل
---	---

افسانہ تو ایسے ہی
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جا بجا ہستی کو
 طرز پر تو جیسا کہ
 ایک سو ستیہ میں
 بہرہ و دولت

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جا بجا ہستی کو
 طرز پر تو جیسا کہ
 ایک سو ستیہ میں
 بہرہ و دولت

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جا بجا ہستی کو
 طرز پر تو جیسا کہ
 ایک سو ستیہ میں
 بہرہ و دولت

کجا رہو جو دہاڑا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں

بجائے جانی کیا اور کھلے
 نہ کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 نہ کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 نہ کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں

<p>بانی تمام خون کبوتر ہو چاہ میں کیا کیا ہر گھنہ کند نگاہ میں شاید کہ خسرے ہو ملاقات میں مردہ گراویا ہمارا جو چاہ میں بہر کر شراب ساغور شیدا میں صحرا میں جان گئی مردم گیا میں عسل کا رقص دیکھ لیا قتل گاہ میں سجدہ خلع تکبہ ہے خستہ سیاہ میں انسان تو کیا کہ قید و شری میں کاٹی سچا پھیلے آکی راہ میں چتے ہیں شب کو اہل سفر نو راہ میں بجلی کا ہی یقین ہیں بستاہ میں قاتل ملا کا کاٹھے تیغ نگاہ میں</p>	<p>نہایت پس ہر قاصد کو راہ میں وحشی ہی خلق الفت چشم سیاہ میں پتہ ناموں اسی میں سیاہین گاہ میں رہن ہے جلتا ہوا گر عاشق فتنہ میں وہ بادہ خواروں کے میں متاقلک آیا جو وہ سج کہے کے لہری ٹھگنیں وہ ہوں مجھ کو ہوا شوق دیر ظاہر اگر ہو بزرگی میں جرقہ کیا کسکو نہیں جان میں تیرے تو کا عشق وہ تہنہ لب جان ساحل حرمین حلا لارم ہے وقت نزع و لا یاذل فرج چوٹی میں کی جو ہی ماہ زنگار میخ مثل سیکر جو راہ و نیم ہے</p>
---	--

اشک پیہم دم گھٹا رہی عین
 خطباران ہیں وہ جلد میں
 کجا رہو جو دہاڑا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں

نام ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں
 کہیں کہیں غصہ کیا اعلیٰ میں

[illegible]

دل آہیں عاشقوں کے ہزاروں مقیم ہیں	شانہ سجدہ کی کیجئے زلف سیاہ
لا یا کہاں جنوں کہ بشر کا تو ذکر کیا	آواز غول نے یہی کہ مجھ کو راہیں

بجین تہا دل کو حلقہ گیسوسی اسیر
خود گر طیارہ روزن مار سیاہ مین

با تہ او ہمایاں گران وقت مرغینار
 سا ذات ہر نی رک کو کوخو فیا
 دوست مطلب دشمن کھینچن
 صاف کہتا ہوں مجھ میں صفا قلب
 آتی ہی گھسٹی ہی شنائی باغین
 سنگت ب سنگ متھائیں پیر چیل
 خارین و بجا ہیر نی نا تو اچھا نہار
 ہی ہمارا خیر طالع گردش افک
 باغبان گل ہو گئی یک کی تنہی سعید

F A F

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اوشن کی آواز ہمیں بے اختیار
 حسیں کو رعبا ہے بے اختیار
 قدرت خدا کی در کھینچ کر
 شیں بان بار چلیکے چلیکے
 غنقا کا انکسہ چلیکے چلیکے

این بیت حسن است و در این
 نقد بسیار است و در این
 خانه و محال است که در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این

کوی گالال سحر طبع کنهین اگر هم و ده شاه حسن کی صحبت بینم نیم نراک کب پیوستی به بهار کب لیس بهر آه اوس پی کز پی امانک بین لکها و صفت یونسین جواو کی تیغ او کز کیجا جل گنا و قنین انیا شمع کیصوت همیشه داغ کها کز سنی با بهمان کی و کهای تی بین اگر سو کهای با من جابجا امیرین فقیر زمین باده نور الفت بیات شرطی نظاره محبوب که خاطر هوای نجر مضطرب سیر است که مایا و ده ضایعین کنی باغ عالم گوارا گرا چاه و من بین ل سهار احسن	بجای بهرین که محبت کز خون بین نهین که یکا کسین شال کاموین کین بد گوی که ماری یک باهی او کین یه رسته چو پروا دید که بهرین کین روان آب دم شیر بهر خطا بدین بجای مگر کس بهر سینه آگ تو بین رقه مار یک کو کز پی مای نور شمع یهان آبدیانی لسی پهر تا کین ووشه بین کبان و حبه کز پی کین زینجا کی طرح کب ایوسف و کین صدق بین کها نایه سینه منظر مزه کتا ککو میوه شیرین کین کنوان طالع کی سنجی کها یاکم کین
---	---

این بیت بسیار است و در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این

این بیت بسیار است و در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این

این بیت بسیار است و در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این
 بیت این عارفی را در این

ذیابکر نہیں قاتل اس کی جتنی بھی ہے
 خون کا ہر قطرہ خون کا ہر قطرہ
 خون کا ہر قطرہ خون کا ہر قطرہ
 خون کا ہر قطرہ خون کا ہر قطرہ

سچے مرگن ستریا اور انہیں دھین خون ناحق کا ہمارا دماغ کی گھنہن پردہ واپرہہ یوسف یوسف نہ تھا روستی کی حرکت درہ طفل ہے ہاشنا بچہ کا صحر اے حبسہ اوشت شیر جسطوری چاہا گامیرا نخل جاوگن	تار با ایک بے دامن محل میں ہیز تیج میں ہوگا اگر دامن قاتل میں ہیز حسن لیے جہوہ گر ایک محل میں ہیز سورہ اخلاص اسکی مصحف میں ہیز قیس کا لیلی کو پہلی آرام منزل میں ہیز سبک ڈون درو اور ہین صلف میں ہیز
---	---

کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا

۲۸۷

سیر زخم کی لئی طیار ہو ہم اسیر اس قدر زکار ہے شمشیر قاتل میں نہیں
--

تیری دیو کی یون آرام نہ لیں قتل کا سیر می اودہ بیکر دل میں ہیز کون کہتا تیری محل میں بچہ پیر اور جانی ہین بریا غم سے ہیز گردن سے ہی مینا ساغر حیات	جیسے دریا کو قرار غم میں ہیز سیری حوزہ کا جوہر تیج قاتل ہیز ابھی قنوج کا یہ بہان میں تحفہ میں پل بند ہا تیج پر خم دست قاتل ہیز شیشہ و ساغر حیات اب محفل ہیز
--	---

کہ طہر اداو سکی انہیں ہین
 حسن عینک اور دھلا ہین
 دو ہین اس چارو سکی انہیں ہین
 ہم دو دھلا سکی انہیں ہین
 کیا دھلا سکی انہیں ہین
 تیناں دھلا سکی انہیں ہین

لک تو ہزاروں کی انہیں ہین
 جان کو ہزاروں کی انہیں ہین
 حنر کا دھلا سکی انہیں ہین
 مومک مٹل غم سداو سکی انہیں ہین
 یو گیا تاک خاص بازار او سکی انہیں ہین
 تیناں دھلا سکی انہیں ہین

چکر کیا میں چنگا نہیں ان کا لکھو
 آپ دنیا میں ہیں کو کو میں نہیں
 چکر کیا میں چنگا نہیں ان کا لکھو
 آپ دنیا میں ہیں کو کو میں نہیں

ازل کے روزی ریخلا ہی تقدیر میں ہمیشہ دانت پر ماروہ قاتل لگاتا ہماری سچا انون کا سب محبوب حق ہے ازل کے ہستی آدم کی طرح محرم راحت کوئی کیسی کشتی ہم وہ کس روز قاتل ہے زمانہ بیت گئیں ہمیں بس میں شمل مضمحل لب و دندان کو تیری ٹیکہ کر شرم میں ہے دم بار جو وہ شک سیما کا ہے پہونے وہ سیکش میں نہیں خیر خدا اکبر مظلوم صفا ان کو کہے حاصل ہے حجاب رقم کرنی کو پٹھان میں مضمون مجسم ہوئی میں نامو عالم میں کیا بیکو میں آوارہ ہوا ہوں فن چرخ کی گلی	جو آئی چاند بھی ہو بیکامری گم بچھا ما، اوسی منظور شاہد گم نہیں ہے یہ سعاد ای ہمارے تقدیر میں نہ آغوش پدر میں تہانہ میں دامن میں روان ہو گشتی جہنم خوشدین جو وہ ہوتا، جھکوا پائی کہ میں تہا نہیں کہ پوشیدہ صد میں ہے گہرا قوت میں کہو کے طرح جان بچا ہر اک میں دستم ہی دعا تو ہم ہی کی سائیں نہا میں لاکھ حورین جہنم کو تیز رگ ابر بہار بنگیا ہر تار سطر میں سو سنگ خاتم کی طرح کیا غامی گم فلک کی طرعی سار زمین رہی
---	---

۲۸۹

اسی وقت مراد میں خیر
 ہاں کشتی میں ہے احتیاج نہیں

اس طرح کا مزاج نہیں
 شور میں ہے ہر گاہی میں
 خندہ گل کے احتیاج نہیں
 نچ جو ہر گاہی میں
 گل جو سامان ہوا وہ نچ نہیں
 دور کو شمس ہو گیا مرس نہیں

غم نہیں ہے اگر نچ نہیں
 دیکھو حال دیکھو نہیں
 کشتی میں ہے ہر گاہی میں
 اب دور دین میں نہیں
 میں فرشتہ ہاں نہیں
 بیت خورشید کا علق نہیں

گزینم سب ازین بختی جانان
 شکر سب ازین بختی جانان
 زمین قابل حسنی جانان
 درم هر کار و دل غریب
 بوی آغوشی سبانی

زمین من گزلی هستی حبه دار ای جانان	بنین هرگز به راحت طفل کو جانان
اسیر اشدر کی کزنت کاشانه بی دیوان	
بجای تخته کاغذ من دیوان من گزین	

کعبه راحت پی و حرج سفید زمین یه مهر و اعتدل حکما کوبید و زمین ده یکیش من و بالا امر شهید غری کام آگیزی لطف کهدا زبان شتر مضاد و سوز بختون شفت من کو می تو شل و شکی ره تاجیکی و کپین آبروی کابل بتد کیون سوز چپا کز قتل نیم بگو میسب سده چو ماه و فتنه شبکی جو من کتا هوون عداک کتا میری	نخل کر شیر کی مونس گرامین کم زمین که به چاندنی کی بویت بهی مگر زمین مسیر جمعی شریو عالم اکسایع زمین مرغی خلق نی پیل سب چو چا بگو بهین خون اتنا هار کسب زمین گری بخله اهل لگ لگ او هر زمین کعب جم من ساعرا تیه بکند خدا کوسه و کتا کیا بهین بگو سحر کو طوطی دیو پت اهی زمین تو حید کرتی من صندل اکا و زمین
--	--

گزینم سب ازین بختی جانان
 زمین قابل حسنی جانان
 درم هر کار و دل غریب
 بوی آغوشی سبانی

۲۹۰

گزینم سب ازین بختی جانان
 زمین قابل حسنی جانان
 درم هر کار و دل غریب
 بوی آغوشی سبانی

گزینم سب ازین بختی جانان
 زمین قابل حسنی جانان
 درم هر کار و دل غریب
 بوی آغوشی سبانی

راجا کوہن کا راجا اور سیکھ
 راجا کوہن کا راجا اور سیکھ
 راجا کوہن کا راجا اور سیکھ
 راجا کوہن کا راجا اور سیکھ

رہی محروم کنیز کو گنت اقسام جو روشن دل میں اونکا اکہاں کھان ہو این کے وہ یہ سہار خون ناپ مودن آج میرا شب سے تنگ ہو نہیں تبدیل نگین عاشق و معشوق خبر جب باقہ اجا کی سنتا ہوں	ہمیشہ رزق پور سچا ہا، وہ گھر گھر رواں کسکے خوشید و شین کھینچ سلیمان کے ہین سورج قاتلی خیرین شکرک جاکا فراد کو کاسک گھنچ نہ اوسنی جھکوپچا نامی اوسو خوشین جہان میں خط باران ایک بار شین
--	---

بہم ہوں سیکڑون عاشق کھیرا و نہیں میں کتا ہوں کسے موت نہاں ہنا ہین سوار لشکر میں
--

قاتل جہان میں مجھسا کوئی ناتوان نہیں کب مر غم سیاحت اہل جان نہیں نکلے گا ایک نینخ نگین پیکھی اعلیٰ ہو گئی ہیکر کہ مہر صفیر جاتی آہ سوئی فلک شک زخاک	مانند آب تیغ مرا خون ان نہیں آب و ان کم مری شک ان نہیں وہ کوں سپہا کھو خزان نہیں ہر چند اس چمن میں اتشیا نہیں کب و جہان میں حکم ہارا ان نہیں
---	--

ہوا دیو کی دھون میں کتا ہوں
 خیال یادگار دھن کتا ہوں
 تپ کر پتیاں کتا ہوں
 خدا کو خدا کو کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں

کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں
 کتا ہوں کتا ہوں کتا ہوں

و در طالع بین
نوحه اول و اربعه
بین و چهارمین
وا که خوب نمیارند
خوب است که شورش آن از قضاوتها باشد
ماکله ملک می گویند

ایں شمس است اختر افشایین
 این خیمه است کلبه سلطنتین
 این خیمه است کلبه سلطنتین
 این خیمه است کلبه سلطنتین

تازست جو تہا دل مجھے شکر میں
 رکھی ہو میں صبح گل عین دل
 سب بیکہ کی کہی ہیں نگہ میں ابرو
 کیا چہرے خوشتر ز محبت سے
 ظلت کو کری نور تر پر نور عین
 چار ابرو قاتل کا یہ دردم پشہ
 جانا ہوں نوح غم غمت یاران
 رکھتے نہیں کچھ منزل مقصود سے
 شیشے کی طرح ظاہر ہنر میں
 پیانہ ایشیہ صراہی ہوا
 غریب لگی کیا خبر مرگ ہمارے
 اوارہ ہو عشق رخ و فانی
 فراس صبا جو سنی بار کی آمد

اعمال ہے تولی گئی نیران میں
 ہن پہل مگر تیری شہید کی چہر میں
 بادام لگی شاخ غزالان ختن میں
 سے ہمیں مونس ہوا عقد میں
 یوسف ہو جو رنگی ہی گی چاقو میں
 تورا چلی چار عاصی صبر بدن میں
 مرہم کے لئے چاہے کا نور کفن میں
 ہی نہیں کہ مانند سفر کو طر میں
 جو دل میں ہمارو ہی طلب ہے میں
 کیا خوب ہو سنا بھی آج میں
 یاران طر خاک اور آٹے میں
 آنیہ جلب میں کہ اب سنگ خن میں
 برگ گل تر و شکر کے صحن میں

نارک مانہ کین کرنا کو در کین
 ایچہ خوب کین کرنا کو در کین
 ایچہ خوب کین کرنا کو در کین
 ایچہ خوب کین کرنا کو در کین

اسکے آنگہ کو ہم بندہ ناسک کین
 وہ ایک لکھتہ رفیع و بے سامان کین
 یہ ہمارے ہیں ہنر مال و مال کین
 مزاج میں ہنر مال و مال کین
 غبار کو بڑا گویا ہنر مال کین
 جلا کو دل کو یہ ہنر مال کین

ہاں تو کلبہ سلطنتین
 ہاں تو کلبہ سلطنتین
 ہاں تو کلبہ سلطنتین
 ہاں تو کلبہ سلطنتین

کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں

گدائی کرتی ہیں کی امیر کے محرمین ہنستے جھٹھکے اجا کی سکر کثرت غم کہے جیت جاتے ہیں کہی امان میں تو حورین گلینی جہنم جہنم نہیں فرق ہم میں اور اللہ میں نشان دم کا کچھ تو چاہا اور آدم محل و مجلس ہیں مست ابھی عالم اوٹھا و جلد لچا و ایسے کو ہم سیو شاک جہنم ہے ہنسی محرم جو تم ہوئے عالم میں تو ہم میں آیام تکلف کیا اگر چاہیں رہا قصر حرم خدا کے حکم سے آیا عیسے بطن حرم مری بخیر فی دالا جھوٹے گورنم	عجب کیا جی تو یہ سو بھری ہیں دامن خوشی بکھو جو جوتے ہی نامیں تو بست وہ کریاں ہو کہ سیر میں اٹھ کر ریاض خلد میں کار جو میں سانسین گدائی کو چٹان ہو میں چو کر ستا حسین میں اگر جی گن گن کو تو بیا چلو کل کرین ہم ہم جس کے سیر شید کہا جھجکا جٹ کیا گھمینگو دشمن رہا کو ہوا ہو گا کہن میں باہان سزا و آئینہ تھو مبارک اغداں ملا سب کچھ تھار اک رو اس سال ہمارے جمع مضمون کیا ہی خوشی دیا ہمارے جوش جوش پہلو نون
---	--

خاک و گدا ہر دو ہیں سب
 ایک صورت ہیں سب
 واعظین ہیں یہ دور سب
 آئینہ دیکر وہ کہنا ہیں

کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں

کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں
 کجی کی گشتی تھی کہ وہاں سے گزریاں

کہ جو غیب میں رہتا ہے وہ اپنے
 میں غیب میں رہتا ہے اپنے
 غیب میں رہتا ہے اپنے
 غیب میں رہتا ہے اپنے

برگ آئینہ ہر خطیت پاک ہی اپنے
 برای صاحب کد بی من اتنا عجیب

تنزل میں اسیر اسے اسید لازم ہے
 گدا سلطان ہفت اقلیم ہوتا مال اکرم

سہر کے ابتدا و انتہا عمر ماتم میں عجب کیا ہی جو بکلیں تنگ خون آلودم دہن میں تیر و زمان یکہ کر کیونکر ہو سکیں پتا تو آج کل حکو یہی آتے تیغ ہی عجب ہے وزیر فاصد لکائی کوئی پتہ نہ فراق یار میں تو ماہوین وین و کر سعادہ کتنا نشہ زہر سے ہنر کنو ہزاروں رابع ہین سید تو کا ہون پر حقیقہ کچھ حرکت ہو نہیں جیسا نام کے ظہر الم میں غافل کو جو جوتی ہی عاقبت میں	محرم میں سو پیدا اٹھنا محرم میں کہ گلگون اٹھ تیغ ہو میں مجھ میں ٹینے ویکے میں بیس کھائیں سبیلین جا بجا شہرت کے کہی میں پیمبر لا مکان تک جا پھر ہی اگر شبیدین ہر ماتم جسے نبی میں مجھ میں رہا کرتی ہیں مثل مست یہو کی عالم نظر آتی ہیں کیا برگ و ثمر اس نخل میں نہ بیٹھا اس طرح کوئی گمیدہ جی ماتم مرست ہشتہ کرتے ہیں تو کئی محرم میں
---	---

۲۹۷

کہتے ہیں نامہ رسا کہ ہم پر کون
 خال سنہریاں سے فہم کس غور
 حد ادب کیا دہا ہمارے ہاں نہیں
 دیکھا ہے صاحب کا جو نہا گیا ہاں ہم
 غیرت کے لیے ہر کسے کو چاہیے
 کہ جس نے ہمارے خال سے ہاتھ نہ لایا

کیا وہ عطرانی و صفی زین میں گری ہو
 کہ اس کی کوئی پتہ نہ ہو
 کیا وہ عطرانی و صفی زین میں گری ہو
 کہ اس کی کوئی پتہ نہ ہو

ز پستی بپستی
از کوهی به کوهی
از دریا به دریا
از شهر به شهر
از خانه به خانه
از دین به دین
از دنیا به دنیا
از آسمان به زمین

نخا گرم سی ویکھا جو تیر و نازی ناز کو
جہا نکی سر و مہر سی بہت سنگ ای ہون
ہو اناست ہوا گلشن ایکن مچا ہے
دراغیرت ویکھو نقل الیسا ہر عالم
فلک کیسا خدنگ ہصف بنائے کچھ
سلائی شاخ سنبل سپر ویکھو چشم من
چراغی داغ دل کنہیں جو کانا ویر
رہی گہر من تو کیوں جو تھیرا ویر
کہ مسکسم و رزاک بٹنی ہیں رحمان
نہیں اب وراستہ گمان قدیر حرمین

اسیر و سب کا گناہ جیسا کہ قتل کرنا ہی
قیامت لپٹے ہی غضب کا ہر جسم میں

ویا دانتون کا بوسہ یا رنج آنا فی مین
 مراول سعی کرا ہی کر چٹک آئیز
 جڑی ہیر سہاری شک نہیں سبب
 خدا کی واسطے عجب بہنوم میرا ہوئے
 تنزل میں را وہ کتبہ ہکو ترنی کا
 مری نگہ نہیں آوے اگر شمشاد ہوئے

[illegible][illegible]

سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے
 سید کا سید اچھا ہے

<p>لگا گی اگر وہ میر خون گرم سی سحر کر کو کب اقبال و سکول مراد و عبت انہیں نہیں بیان کیا بار رباعین مرادیل منبسی بندہ عیان اس طرح افش کا درخشاں پڑا ہر ملک میں ہنر ہمارے کون غنی ہیں ہم فقیر سی ہیں کیا تالیک حسین کہیں طرح شمع چمکے تالو زینت میں جنگ گرمی تہنیں مد او شکست استخوان کو حلاہا نزاکت کی سبب بیچ انکار نہیں مری شک سسل کو اگر تم ہاتھ جو سیرا استخوان شمع کو کو کو کو</p>	<p>سمندر چھلکان بجائیں دست حیات کوئی لنگھو نظر آیا جو شہا چھتر لگانی ہیں مجھے شکوئی گھوڑ پیر لگی ہیں شک مائی گر اس چار پائیر ملک حبسی ملا دیا کوئی و شہا رہے ہم گھر میں ڈنچ کج کیا سار فقط اچھی بو کو آرائیں گد نہیں کہ گل ہے زرد ہو جانے ہو کوئی بنا یا جب کی زور پر گر کر کٹا نہیں ملا شمع کا کافور شہا یہ موسائیر جو کوئی مینہ دانہ پر گیا اور نو سمرن موتو کی مین سے پہناؤں لطافت کسبیت نہیں کی کا نہیں</p>
---	---

میں نے سارے
 گیارہ ورثہ
 اس میں
 سب کا
 حذای
 نہیں
 کوئی

میں نے سارے
 گیارہ ورثہ
 اس میں
 سب کا
 حذای
 نہیں
 کوئی

میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے
 میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے

کھانا عطر کا کہیت ماری چلار و رعد و کس ششائیں کوئی زنجیر آہن میں کوئی طوطی	جامی ماتہ پر سر سون و لایا ہر گھو سراپا و ام تہا وہ چاہی کوئی ہم اسیر ام الفت عاشق معشوق و یون
--	--

اسیر شہری بایند غم یا حیدہ صدر
 خد کے واسطے کیا دیر ہا مشکلائی

کعبہ گہر آب کا اسی قلعہ حاجا نہیں اونکو عشاق سی منظور ملاقات نہیں ماتہ اوس گل نامری نہیں ہزار وور کعبہ بہت اسی اہل خرابات نہیں اس بہتہ کوئی تحفہ کوئی سوغاتی نہیں ہسے اور اسے گویا کہ ملاقات نہیں نہ محراب جرم شوق نہ حاجا نہیں کشف گل میں نہیں خنجر نہیں مانتی	نہ ہے تکیہ جو منظور ملاقات نہیں عید کی رونچہ وہ عین کرب نہیں ناپوں کس طرح میں کہوں بگشت اتنی آرزو نہ ہے پہلو پہیہ ونگ بہر مارا نطن ہچکے لکھ لکھ کی خبر واد کیا برم میں نکالہ و شش نہیں زادہ و متکف کعبہ بر میں ہسم باغبان خود گرا رہا نہا نہیں
--	---

میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے
 میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے

میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے
 میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے

میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے
 میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانک آگے سے کھانک آگے

این اوستی که برین جهان کارزار
ناله نوزان مبارک برین جهان
ماه کاخرین سال که این جهان
که اینین معلوم کن عیسی که بیچاره
لا عیسی که او در این دنیا
یک و طاعتی است که در این دنیا
او که یک عالمی است که در این دنیا
فی کل این دنیا

فلک شنگ و زمین آذانی تین
 حالت زخمی و پنهان تین
 هم مقرر کو ازناست تین
 نوری مرغان که های ابرو باران تین
 سناش اشک باری و کانی تین

دین زخمی و سکرانی تین
 بوج زخمی و سکرانی تین
 پادشاه و پادشاهی تین
 ایله پادشاهی و پادشاهی تین

خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو

<p>کافر هر که بکوشد بهوای نجات تین کشته ای خوب راه سقیا نجات تین روبا جلد سبز شیر و کی گمایت تین روح از خشک بهوای نجات تین شجر فنگی ای سبزه و دایم تین و غسل محو حقیقه آجات تین یه سیر که بات تین، اهل سکی گمایت تین بطیکه سیر حکانه گنج فنی ات تین هوزلف حور و صوکی بد و دوت تین و روز و بهشت و روزن قنایت تین اگه نون مین هم تنگ و سحر سحر تین روح و قنای سحر و جادو تین و قنای کهان، اس چمن کفایت تین</p>	<p>حبس سنا و سحر و جادو تین کج شبنم و جادو و کج تین مردون کوزال هر خففت تین سحر و جادو و کج تین محضر سحر و جادو تین سحر و جادو و کج تین بلبل خدا حرم و صبا و ندر تین میزان چشم غیر مین تل و ندر تین سحر و جادو و کج تین خیمه سی جها کفایت تین اسی اهل کعبه قدر سحر و جادو تین چاه و طول عمر و کج تین بنسنت نیامی و کج تین</p>
--	---

خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو
 خبر از سحر و جادو

نیز حاجی اوین سے
 نصیب جو ہم نے کیا
 چہ بیکار روزگار
 حاشی بنان کر گویا
 بن گویا بیکار
 بن گویا بیکار
 بن گویا بیکار

اس کی ازاد گاہ
 خطین کہ گاہ
 جہان میں چلے
 بنے زینت کمال
 و جان کہ ورنہ

۳۳

وہاں خاک میں ملا
 کوئی بے وقت
 ہر دم جو بے
 میں خالق ہر طرح
 ہر ماہ میں چھوٹے
 ساقی میری میں
 ہر دم جو بے
 میں خالق ہر طرح
 ہر ماہ میں چھوٹے
 ساقی میری میں

نقصان ای سیر ہبی خستین	
حج و نماز روزہ و خمس و زکات میں	
<p>مسئ مالیدہ لب لوامی ادا کسی کے جو شہر ہی ہو ہم شہر گئی وہ دن کہ مسی میں ہمارا ہستی پڑا جیش باجی غیر پر قدم سجھا یہاں تک ناتواں ہی نظر آتا نہیں رہ بچار کہا ہی آفت مجھے قد خمیدہ ترقی کے جو انہیں نہیں ہے سیر کی شکست فاش پر کروں شکست فاش کیا بلائی و در کہتا فلک نازک طبیعت کسی گل ہی نقشہ پہنچا ملک تصور حریفان تو ان میں کس طرح ہانکنا</p>	<p>ہمارے قتل کا جو ہر تیغ رک سو نہیں فرشتوں بچا یا فرشتہ خست کی نہیں کہہ سنا کی گردنیں کہ شیشی کے گز گرا یا مجھ کو قسمت زماں بار بار فرشتی کیا سجھ کر ڈھونڈا ہی نہیں لبان تیغ اپنی جو ہر ہنسی ہو نہیں ہلا کر ماہا گھوارہ ہمارا خود کہ نہیں ستارہ ہمارا گردش شکست فاش نہ کیا طوطا ہن اکیدن شیشی کی گز بجا ہوں اگر کاغذ کے تختے میری نہیں ملاش و اندہ پھر سوچا بھر خرمین</p>

ان تو کا حسن
 ہر دم جو بے
 میں خالق ہر طرح
 ہر ماہ میں چھوٹے
 ساقی میری میں
 ہر دم جو بے
 میں خالق ہر طرح
 ہر ماہ میں چھوٹے
 ساقی میری میں

منہ سے نکلنے والی آوازوں میں
کون سے رابطہ کی صورت اور یہ
وہ بڑا اور انسانوں میں
شہر و ملک کی سطح پر

٢٥٨

کے خزان کی گرگاہ میں
میں غنیمت میں
ایک دور روز کا جہان ہوں میں
موجو ادارہ و سہولتیں
سیاہی میں سب کچھ

اوس علی تاجین کے جو تاجین کی کمر
 زانو شاہ خراسان یونین
 اب یہ امید خدا ہے اس
 ملک موت کا خون مان یونین
 بجز یونین کی کمر کی کمر

ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی

<p> سعد میں میرا مردہ کہ جسے شہر صد کے کسرا ہے جو جس کے ترنیم وہاں تباہ سائب شایعین کے کہے ہو گا، ہو جائے کہہ زیادہ ہو گیا بوقت کا بی خزان کا لاکھ تھوڑا سا کر سارے لگا لیجی چوٹی کا مضمون تازہ رس کیا ہو حاتم کی فاروقی خزان جسے کہتے ہیں عقلمانی یہ یعنی میں نے میں نے میں نے </p>	<p> وہی مالہ ہی نغان کا باقی بچان تر می تو کی مخلص میں فی طور حکمی کہان ضحاک کی قسمت کیا تقدیر ہمارے آنسو میں پیر کر گیا شاد ہو جلا میں نسل کو بی باجید جسم میں ہمارے فہم کو افسا ہو تو افرین اگر منظور ہو تو سن میں شکر کم کی لب شیریں کی بوسنی تکلف ہو شہر بخت میں جس کی کسیرب وہ جو اک صحبت میں میں میں کیوں </p>
---	---

ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی

۳۰۶

ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی

<p> نہیں ہے امتحان بار دوم آسمان کڑی شمشیر اکثر ٹوٹ جاتی ہے گامین </p>	<p> اسی صبا کی کشائش عقد کلان غم میں عیان غم کی عقد ہولان </p>
---	---

ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی
 ہر دین میں غم کی زبانی ہر دین میں غم کی زبانی

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

دماغ لالہ دماغ ہا شل دماغ کی ہنہ وید مجنون جان میں ایل عاقل نہیں لگیا قانون اگر زیر زمین جاسا مجھ سو اتنیج تبسم سی کر غیر و مقل خود دھانی کرنی ہی لسا کو مروت ساکن عرش تک سسے ہیں بچ ایک ظالم پر ہوا عاشق وہ تب میر طرا ناتوا می بنایا ضمیر ستر سو وہن کہتے ہی تیج خاک کرلا رحم امی خلون کو خالق کر عیسیا وید پر ہوا رہا کیوں آایو کھر خنطرہ ہی سنیں پر نشانی کیا کروں گا پاؤ جا کر صید و ہر	بکد ایسا آپ کے چہر کا کوئی تل نہیں ورنہ چاروی لیلی سی کوئی گل نہیں ہے تقاضا بخل کا یہ ہی مان لیا جو ہر فرد اصم تقسیم کی قابل نہیں سو رہا رقص لیکن قابل محفل نہیں تم سمجھتے ہو کہ آواز نکلتی نہیں سخت کا فر میں جو ہا میں خدا عادل نہیں اپنے مجنون کے صحبت میں جو ہر گل نہیں نو کر حق سی ایل حق کرش میں جان نہیں سچ ہو یو اسی نیامین کوئی قیل نہیں وید اہل ناشاکا سہ سائل نہیں پوچھ لو زھون کتم دعوی جان نہیں صید لاغ ہوں کسی فتراک کی قابل نہیں
--	---

اسد کا گھر بنار ہا ہوں
 شمعین کے سارے بچا ہوں
 پودوں کو بنیں جلا رہا ہوں
 تارات بریا ہیں وہ رہا ہوں
 بانوں میں آدے لگا رہا ہوں

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

بیاورین هاست گین تو ایوان کیم
گردش کون برای بنیاد اهل
و کونین لین بانک کویدها
شورشن حشک بی فصل پاران
عالمون سخن خزانین لاهل

در پیش کونست ای که در این عالم است
و گویند این بیکدیگر و یکسانند
شهرتشان خوشتر از فضل ایشان است
عالمون نمی خوانند این را احکام

K. A.

جس قدر کسو لو آبا و گویان
خوئی خلعت و عیون و گریبان
اور سپهرین و یکا کس حرمین
ایک جاکبیک خدا یک جود و یک
سین ز اعدین کین اگر اسرار
وصف کتب کلمه او کین اسرار
شوخان کسب علم کین اسرار

موصوف حبيب
شوخان ابي
سبون زار عين
موصوف حبيب

ایک روان بین با جوینہ ہا دیو کرا
جو جان غم کو یک کام سے
کیا سکھ دیکھیں ہم کھنکھار
دو کو اس میں ہم غلطوں کا ہم ہو
گردن غم شرباط طوف گورن
مبادکش ہیں دھین بیہوشاں

۲۱۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حال میں صدائے کرب و غم
 دہرائے دل و آئینہ لا نقطہ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ

سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ

کون سمجھی غم و معشوق کو جابجا لکھا خط میں جو اصل کا غم نہیں شکر اگر کراہی انکھیاں و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن	جز پیر و دل تباہ کو صد اریز گویاں کہاں گی مرغ نامہ پر پیر شک تباہ کافر کو رسول اللہ ع پر ہر اک طائر کی گن لیتا ہے پیر
---	--

یہ غزل وہاں اگر کہ لاسی ہی چون سیر
 روح سعد و جد خوش ہو کر کرے شہر زمزم

خسب کو کیا وصل و حیرت دہی کا صاف طائر کا ساف جہاں کا آئینہ لا نقطہ من حمد اللہ ہو مرقم صوفیو کیا چتے ہو حیرت کی مایہ نوی کمری جٹا کنج کر یہ عصیان جبر میں ہے عین عین رعبت قاتل ہے کچا سا میر لاکھ گلا	کے زور خورشید رسکے کھانڈاں بسم درر کے ساتھ رہا ہو کھانڈاں بعد بسم اللہ میر نامہ اعمال میں اپنی اپنی حال میں تم ہو کھانڈاں بڑھ گیا اک اور روایاں کے کھانڈاں ربط حبیبیت ہی روانہ دھانڈاں بوٹہ لاندہ کاوسی جاوے کھانڈاں
---	--

سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ

سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ
 سنا سنا ہو جہنم و دوزخ

کسی کسب باندہ الی ہاشم علی بن ابی طالب
جانی ما اہل بیت جن دشمنان تکر
گنگر و بندہ ہوی ہیں پائی لایم
مرکان یار پرہیز نام تین میرا شک
خود من ہوں میں خود را گرو اولام
کار کی عبت نکر دوسرا سطر
تا نہیں زکات کفضان نام
چاہو بقا حسن اگر دوسرے دو معین

[illegible]

سیر کا کیا لطف تھا باغ میں
 سہ لہجہ کا چہرہ تھا باغ میں
 اشک بے دلیل تھا باغ میں
 شبانہ بکون ہوا باغ میں
 لڑ محراب میں بگولا باغ میں
 انقلاب سے دہرے باغ میں
 دیکھتی ہی لڑکھائی باغ میں
 چشمہ دار کس باغ میں

سیر کا کیا لطف تھا باغ میں
 سہ لہجہ کا چہرہ تھا باغ میں
 اشک بے دلیل تھا باغ میں
 شبانہ بکون ہوا باغ میں
 لڑ محراب میں بگولا باغ میں
 انقلاب سے دہرے باغ میں
 دیکھتی ہی لڑکھائی باغ میں
 چشمہ دار کس باغ میں

کیا اوس کے چند روزے مائیں نہیں خبر	
ہے کیا سب اس سر جوئے ہو رنج میں	
<p> موسیٰ تن جو ہر میں شمشیر حلقہ حلقہ صوت زنجیر وقف شمشیر و سنان تیر سن بگ پیکر تصویر ہمارا بدن کس قدر آواز تیر ہی سارا بدن حسن و نقاش ہے تصویر ہمارا بدن حسن و خورشید عالمگیر ہمارا بدن دولت عقی ملی اکبر ہمارا بدن </p>	<p> قاتل خلق آیت سیر ہمارا بدن گل جو کہا میں ہی چلوں گی سیر زخمی مڑگان ابرو و نگاہ پار ہون اس قدر جوش تیر ہی کہ حسیں میں کہتے ہیں دل ما اپنی طرہ عشا کچھ تر می تصویر کچھ کی ہنسی محتاج جتنے اعضا میں چمکی ہیں کچھ کھٹیم کر دیا میں خاک ہو کر شیر ناپا ابر </p>

۳۱۶

باغبان و درون چاہیلا باغ میں
 تیر کو تیرا ہے سب کو آہ
 مالہ نمودن ہمارا باغ میں

+ رویت واو +	
<p> آدمی کیا بگوشہ کرتی ہنن فولا غار سی صاحب کہف آہی ہا کہلا </p>	<p> مشق بدعت تیر کان ستم بجا خواب راحت موت نہ بخشا تیر کو </p>

دو عالم حجاز کے مقبول
 بوی گل مرہ خیار ہو
 و امین بے بیستہ وقت خزا
 عید جیسے عالم خزا
 باد عارض میں گریہ کن باغ
 لا ادر احسب

خفتن از این جان بخت
 جگر می خورد از این جان بخت
 سینه می خورد از این جان بخت
 دست می خورد از این جان بخت
 پا می خورد از این جان بخت
 سر می خورد از این جان بخت
 تن می خورد از این جان بخت
 روح می خورد از این جان بخت

آه چاکلن کنه دل جاک
 کیا چاکلن کنه دل جاک
 سینه چاکلن کنه دل جاک
 دست چاکلن کنه دل جاک
 پا چاکلن کنه دل جاک
 سر چاکلن کنه دل جاک
 تن چاکلن کنه دل جاک
 روح چاکلن کنه دل جاک

<p>رات دن دنون مین بیان کو باز کو زخم تیشہ ہو گیا سندان سر کو تیغ قبضے سی چھی عشق اگیا جلا کو قاتل سے بیخ آتا ہی سار کیا کو روشنی درکار کیا ہی خانہ بڑا کو طوق سولی کا پٹیا جا جا حد کو کہو ذکر قمری مین مین کا پیش کو لوگ پسی کی جگہ آئی سار کیا کو عید کن تیغ جا کر درو جلا کو آئینہ ہی فردا بل کو رما زار کو کیا کرین گماید اپنے پیران حد کو مرغ اور جاہین جیسے دیکھ کر صبا کو چاہتا کون نیامین اولاد کو</p>	<p>کیا دل فی عشق کو کفیت چھو ہوا بعد بکلی می رشتہ سے بجات قہر و تیشہ حشر کے نکاہوں کیا صید لپا ہو گیا جب جمائی تریا دل شکستہ ہوں منظر کو کو فرم خوب کو کی سائین سہا ہی پٹن قاتل آراوسی میرا اگر دعوی مگر کیا مین دل گئی سرخی کو کئی بلا جیسا عالم مین ہو گا کو ہی شاق بل ساقیا زابہ کو کیا درکار جہم سرا حلقہ گیسو جانا سا کو ہی حلقہ پیر بہا کتی مین یون سے روشنی باز کو ہر عین زانی مضامین عین کو لپی</p>
---	---

۳۱۷
 سخن مکن بہین سہول ہو
 چاکلن کنه دل جاک
 ہر زبانی اوں بڑا کی پیل
 عشق میدان سے دین سہول ہو
 جیسے ہر کی گہری مین غلین
 طفل تشباز کا لکھون جو

عاشق دوسرا ز سہول ہو
 جسے شاعری کو مین شوق ہو
 ایسے شاعری کو مین شوق ہو
 ہاتھ مین سے شاعری کو مین شوق ہو
 شاعری کو مین شوق ہو
 شاعری کو مین شوق ہو
 شاعری کو مین شوق ہو
 شاعری کو مین شوق ہو

۱- آئینہ بین صورت
 ۲- آئینہ بین زمین و آسمان
 ۳- آئینہ بین نظر و استنباط
 ۴- آئینہ بین فکر و عمل
 ۵- آئینہ بین علم و عمل
 ۶- آئینہ بین علم و عمل
 ۷- آئینہ بین علم و عمل
 ۸- آئینہ بین علم و عمل
 ۹- آئینہ بین علم و عمل
 ۱۰- آئینہ بین علم و عمل

اوس کو کچھ لایا جانے لگا
 وقت کے ساتھ ساتھ
 ایک جہیز کا سامان
 میں نے دیکھا تھا
 جس میں ایک لاکھ روپے
 کا سامان تھا
 جس میں ایک لاکھ روپے
 کا سامان تھا

جس میں ایک لاکھ روپے
 کا سامان تھا
 جس میں ایک لاکھ روپے
 کا سامان تھا
 جس میں ایک لاکھ روپے
 کا سامان تھا

فصل گل کے جھوٹے پل کو سنا جائے

پانی پانی شرم کیوں کر ہوا لاشہ اسیر
 خون میرا دیکھ کر غش کیا حبلاد کو

ہے سکندر سے سوا برتہ حاصل محکو
 چہوڑ جا جا، او دہر بار او دل محکو
 بت او دہر محکو بلاتے ہیں اور لفت جن
 استاجو یہ بیٹا وہی صنبا ہے مجھے
 سمہ تن داغ ہوا دیکھ کے ابو کو کا
 کچھ بیان حال میں اس مدیدہ کا کرتا
 مایہ خورشید جہاں تاب میں شبنم
 وصل منظور ہو تھو تو اسے ہو یہاں
 پاؤں کا شہر اسی شوق میں ہے
 خاندن بدوش گلی کی طرح کیوں مچھلے

اوس کو آئینہ دیا آئینہ دل محکو
 رنج سب بچ ہے شکل ہے محکو
 دیکھو ن سچا کہ ہر جذبہ کامل محکو
 پیری خضر مرشد ہر ادل محکو
 اک میر تو بنایا میر کامل محکو
 بہر تقریر جو ملے لب سا محکو
 کچھ سچا گی اوستک شہنشاہ محکو
 روبرو آپ کے آسان ہے محکو
 نثار پر غلام کو چہ فانی محکو
 نظر آ جو کہیں صومٹ منزل محکو

فصل حب میں بجاؤں میں جو
 جان کا جان جو میں سنا
 جو ہو شہید تو ہمیشہ دل جو
 میں جو غافل غافل جو
 جادو ساسی اس کی

ایک تو سنتے ہو گایہ دل جو
 گھر بسنا کہہ جو اب اس
 شہزادہ طبع کا جو نہ ہو
 شہزادہ طبع کا جو نہ ہو
 شہزادہ طبع کا جو نہ ہو

لکھنؤ پر ہونے والی عداوت کی وجہ سے
 ہندوؤں کی جان و مال کا نقصان ہوا
 اور ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں
 اور ان کے گھر و خانے تباہ ہو گئے
 اور ان کی جان و مال کا نقصان ہوا
 اور ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں
 اور ان کے گھر و خانے تباہ ہو گئے

آئینہ باریکا ہی خیر قاتل محکو اقربا چھوڑ گئے اول منزل محکو چاہے بہر گھن پر وہ محل محکو چھکو کہتے ہیں یہ جو شائل محکو	زینت زینت کے ہوئے ہی ہاں ہوئے گر میں سائے پس گ گسینی یا شہ کہ غیرت یس کا ہون کی طرح عکس آئینہ میں کہتا ہی سرج جا
---	---

ہاتھ آجائے تو انھوں کے گلاؤں میں لیس لوح محفوظ ہی اوست کی حامل محکو	
--	--

سیجے ان تیو کی اب سی گلار کو صنا کر دینا، صیقل رنگ سی تلار کو خواب میں کہے گا سویا طالع بیدار کو بہو کہ بڑے ہی شفا ہوئی جب سار کو کورے جو آئینہ بھی تر خسار کو بہو نہ دہر گز کہ ہی مرغ آج کو یہ وہ آئینہ ہی کہا جاتا ہی بنگار کو	اسک حاضر میں ہمارو ہوئی خسار کو چاہے شش ریاضت و جو ہر کو خفیض مقدم سی جگا و جو تم گلار کو بعد محنت ہو جو راحت اور جو چار کو ہی صفا لیکن اویسین ہو گرت کیا کو می پلا ہی جو شش گنگ ہو سیتا کو سبزہ خطر و جانان پھر سکتا ہیز کو
--	--

دل گرا دیا کی دوس فرم ہوئی
 گرا دیا کی دوس فرم ہوئی
 گرا دیا کی دوس فرم ہوئی
 گرا دیا کی دوس فرم ہوئی

۳۲۰
 شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط

شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط
 شش کا نور جلائی جی مضبوط

ایں کجی کی شہرت میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 چاہے غیور بن میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا

میں میں کجی کی شہرت میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 چاہے غیور بن میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا

<p>یار کی رہا رہی آئی اگر طلب اہل حیرت کو تنگ نظر نہ کی یا شہر کم ہون و پیاسا میں بان خشک ملاؤں مہینہ نہ روکا نون کو کیا گزرا جب جیسوں کو بھی خدا ہی جس طرح تمید ہستی سی رہا جو حق اقیان و نون اب روچک کر فی زمین مٹی ہو</p>	<p>کار چوبی و سبک خفت مروت حاجت ہم نہیں تصویر کی گزار کو سبیل اوٹ پاؤں پہر جا بھی کو مردم نے بنایا مرد م بازار کو ویکہ لو آتا ہاٹھنا بیٹھا دیوار کو موتیوں کے مالی ہناؤں تر تلو کو تیر کی مانند سیدہ کچھ تلو کو</p>
--	---

۳۲۱

<p>قد و نیا اہل و نیا بڑھائی ہی اسیر موند لگا یا ہی بہت کتون نے اس مردار کو</p>
--

<p>چرخ سی و خواہی نعت میں بکار کو مست درستی خاک ہو و صل انار کو ہون و ترو اس اگر آؤں میں بکار کو لور نہ لک نہ تون کو عنایت کچھ</p>	<p>چشم انجم سے چشم مزن دیوار کو خواب میں مرد نظر آہوں میں کو وہوب مثل سایہ بیا چھو کر دیوار کو صوم میں حرم شہین جیہ فطاکو</p>
---	--

جو وہ گرسا کہان جس دیکو
 مہاجران کا مہاجران کا
 نیکی و استغاثہ کا مہاجران کا
 نامہ کیون بازار کو لکھا نامہ
 عسک ہر راہ نامہ دیکو

ایں کجی کی شہرت میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 چاہے غیور بن میں
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا
 ہرگز نہ ہو سکتا

نری که آفتاب
خون در وقت بازگشتی عیان
کجا بود که چرخ نصیب کجاست
که از راه دور دهین کمان
سوز گدازد بین کاهل اعاده مو
و هم که در کوه دلت دنیا صحرای
شیر آب را که میج باده مو

گلشن ای بزم شاه زین عزیز کی بایں اسلم
 از دود و جگر دایع ذل ماہنو
 لکشان سایہ الدنا ہنو
 دوسرا خسے ہوتے ہوتے
 یا اسلم ہے کہ کی تو دیکھ کر سب تیل
 رہا سب کچھ ہمارا دوسرا گمراہ ہنو
 شکری ہی ناماق ہا کر زار ہنو
 جکو ہما صم کو دوا ہنو
 دن و دینک دور ہی پیکار ہنو

<p> کم نہی حال سیہ و سکا گیس اسی اسیر عجب کوئی پردہ کہی پردہ خسار کو </p>	<p> پڑہ کی احمد آنسو سستی ہونے پر سوز دل حاصل حسینوں ہی کیوں سبکہ عروانی سپہرچی جسم ار کو خوگر وحدت میں کثرت ہمیں کیا کام ہے میں جو موڈ اذکی خلقت میں بڑی ہے اوس پرورنی جوابی حسن کے کہو کی ہے شب فرقتی تار کی پستی چوئی مدتوں کہا میں پہن سجدہ میں کر ہوں اگر لاکھوں حسین تج پر پی کے گناہ رابطہ معشوق عاشق کو پیغام حل مار کی خاک قدم سرور و امین ہونکشت </p>
<p> کر کے دم پانی ملاؤں دم ہمار کو آتش گل نے جلایا باغین خسار کو جسم پر کتے نہیں ہم زخم و زندہ کو گنج غزلت مول لیکنے چ کر بار کو کجرو کے سکھاسی جہاں میں ہو گیا سو دین ہو ا مر مزار کو ہی تماشاکاشی ہے یہ سپہر وار کو دھڑک کر آخر کا لا خانہ خسار کو کون شکر میں نہیں بچتا زار کو جب لپٹا، جلا دیتا، شعلہ خار کو صحت اس خاک شفا ہو گئی ہمار کو </p>	

۳۲۴
 ای خون نشہ در کمال کمال
 خیر حق قابل طاعت بنکین
 چہ در کو کند و در کا ہنو
 سبک دین سال کچھ نہیں
 کہیں صنون کمار کا چوہو

کہیں صنون کمار کا چوہو
 کہیں صنون کمار کا چوہو
 کہیں صنون کمار کا چوہو
 کہیں صنون کمار کا چوہو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وہرین سوڈی ہوز کو نہیں بیذا اسیر
کسا زرسم سی جو کوئی مار کاٹی مار کمر

<p> بھر گسیو میں اویسے اسے نہ محکو فیضِ حد سے ہر اک شے ہر اک محکو بار سے نہیں کرتا کہے گرد و گویا شال آئینہ ملا جو ہر آئینہ سے ناخن اویس سے نہ تروا کہ نہیں جھکو خط نبا کر رخ محبوب کا بولا حجام یوسہ للعل لب بایا کا مشاق ما دل سے کس وز تداوغ تہیہ کی </p>	<p> غار اثر در نظر آتا ہے مرا گھر محکو دل سے نظر آتا ہے صنوبر محکو وسم دیا کرنا ہی قاتل ترا خنجر محکو طینت صاف فی سونی کا دیا گھر محکو فوج ہوئی کوئی ہیں کئے خنجر محکو مل کیا چشمہ متباب سے عبرت محکو اتجرو ان نلا مثل سکندر محکو نام کو صورت گل باتہ نگار محکو </p>
---	---

بے پردہ دنیا کی ہر طرف کو
دوب جو حبیب کی ہر طرف کو
لو اور سو اپنی کشتار کو پہنچو
اسو کشتار کا زمین سے کھینچو
کیا جہیز ہے تو دیدہ و خوبار کو
آئینہ کو کون ایسے ہر مونس کو
ی دیدہ و خوبار کو ہر مونس کو
نہار

چو حقیقین کے اس بوج کو اور اس بن زکریا کو
جو کاسب انداز سے اس راہ کو

جگر کا صف بن جو کب غلوں میں
 حشر کے دور آئے اس دور میں
 کیا کچھ نہ ہوگا جس کی
 جہنم میں نہ لے جائے

وصف شکر و رخصت
 مارا خدنگ پر دم و دلی
 عالم کین بادہ نور نیلے
 چاکتا خوب خاضع شکر
 بزم با بزار در کشت افان

۳۲۷

دل بن یاس و غل میں
 گیسو لہان بن یاس
 پیر سین آریان حبس
 دیکھ کیسی جو کون
 اور زیادہ لاش

<p>ج ب ہوا منظور سوز و غم کا ہو علاج تیرخی شیش لے کیا ایسا فقیر و کمویر نام میر کوئی لیتا تو کہتا وہ شیخ رتبہ عالی جو چاہا رسی کر ضیا آمینہ پر توسی شیر جل اوٹھا کو گیا پونجی ہم اک دم میں سو گوتہا اوٹھا کلفت خاطر ہی رہا بشت کو ضرور وصف ابرو کی غزل میں ماہ کو کر کیا بحر میں کیا کام آیا آفتاب ابرو سن بیا چاہتے تیر ہی صنواں جو پہو نکلے نالوں کچھ غفلت کو</p>	<p>لاکھ پروں میں چپا یا شمع فی کا کو دھوٹے پہرے تین سیل جا بجا فر کو اور باتیں کچھ کر رہے دوں کو کو زو بان بام رعت دار بخت کو آتش برق بجلی کی جلایا طور کو شوق دل نے کر دیا تو کیا دہ کو گرد سی چارہ نہیں ہے درخ کو چھوڑ دینا چاہا اس صبح شہ کو روز روشن کر دیا اسی شب بچ کو فرط غیرت دی کو تر میں جو جو کو آگ دینا چاہا اس غلے زبور کو</p>
---	---

<p>اوس پی کی محبت میں ہوئے یونہی اسیر کیا مر بجز سے نسبت زلف حور کو</p>
--

اویہ یہ سناؤں وہ غلوں میں
 کس جگر کا صف بن جو کب غلوں میں
 حشر کے دور آئے اس دور میں
 کیا کچھ نہ ہوگا جس کی
 جہنم میں نہ لے جائے

یاد دوم گاہاں ملک میں جو بنی
یاوت تب تو کان جو اوس کا
مونی سی صاحب گاہاں میں کار
لازم ہاں لکھو دوت دینا ہم از

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible]

سعدی عالمی شاعر و دانشمند
 مولانا ابوالکلام آزاد
 مولانا ابوالکلام آزاد
 مولانا ابوالکلام آزاد

مزد و طاعت میں چند جہت جو کجا	کیجئے بریکرنتیلہ پتہ منصو کو
اہل محبت بخش دین محل مزد کو	

کشتہ تیغ تغافل ہون بجا کون ای سیر
کور پر اگر جو اسرافیل ہوئے کے صو کو

نہ ہنسنا جام شیشہ کوئی دیا محکو	ساقیا کیا مر تقدیر نے کہو یا محکو
کیا کہوں کیا تری آنکھوں نے دیا محکو	دو وزن عالم سی انہیں دھون کہو یا محکو
وہ اس دل سے یہ کہتا ہی ترا و افرا	ہو نہ وہا کہ کسی نہی ہو یا محکو
کہل گیا راز محبت زنا کچ پر وہ	اشک بہر کا ان آنکھوں نے دیا محکو
باغ سی اور کے میں صبا د کا کہل گیا	ہر طرف سمری تقدیر نے کہو یا محکو
وہ کس پر جوین نخل سی ہٹایا او	یون کہا غیر کو اوس خوش گویا محکو
ہنستے صوت کسی لوسیف کے نظر آجائے	یہ چل ای بخت سوئی علم دیا محکو
ہو نہ وہ بیدار شب سحر کر لیا محکو	نظر آیا جو کسی باغ میں سو گیا محکو
سست بچھا کر مروی کو بھی غول	زخم آسانی انکوری ہو یا محکو

مطلع اور کو سہرے چمکے
 کجا کجا کجا کجا کجا
 وصف اور دین میں چمکے
 ہوں بابتوں میں چمکے
 ہوں بابتوں میں چمکے

۳۲۹

گرگی لگا لگا لگا لگا
 لگا لگا لگا لگا لگا
 لگا لگا لگا لگا لگا
 لگا لگا لگا لگا لگا

ای ہمارے ہمارے ہمارے
 ہمارے ہمارے ہمارے
 ہمارے ہمارے ہمارے
 ہمارے ہمارے ہمارے

لاکھ گزاریں جہاں میں گویا
 ہر شے میں جہاں میں گویا
 نالوں میں گویا
 بالائی میں گویا
 گرم ہاتھ میں گویا
 درد اعضا میں گویا
 عام ایک میں گویا
 عام صنف میں گویا

کون اچھے ہوئی تقریر تھاکے ہے وصف اور آئینہ رخ کا جو کرتا ہوں تم کچھ نیوچو فرہ بوسہ رخسار صبح ضعف طاقت تقریر کہاں سمجھو ہوں وہ دانہ کہ حرارت طبع میرے سنہ چھپا لیتے ہیں تباہی تار ہوں میرے کون تھام کر غریبی میں جو تھام کرنا	غیر کو جانتے ہو صاف کہو یا مجھ کو نظر آتا ہے علم طوطی کو مجھ کو شیر مہتاب کا ہاتھ اگیا کہو یا مجھ کو صورت خود ہن غیری گویا مجھ کو ہن گایا گل میں جب خاک میں گویا مجھ کو جانتے ہیں کہ اسد کا جویا مجھ کو ہان کر پھوٹے ہر آئینہ رویا مجھ کو
--	---

ہے جالب جو آئینہ میں گویا
 ہر شے میں جہاں میں گویا
 ہندو خط سیر یاد کا سودا گویا
 رکھ دیا مری خوشی میں گویا

۳۳

ساسی یاد کی خاموشی میں ایسا میں اسیر قوت ناطقہ تہن میں گویا مجھ کو

جد اے کوئی جان کر لائی گویا رخ محبوب کیا فائدہ اس شہیم کو برائیں آرزو میں سیاب ہی گویا ہو ہی بون خشک آنسو کی ہر اک گویا	فراق باغ حبت کس قدر تباہی گویا نہیں کہ تی چین میں آتش گل گویا خداوندانہ تار بیت کو لگی نور گویا مٹا دیتا ہے جسے تو خوش شہیم گویا
--	---

دار تصور میں خار کف جاب
 آج گھر میں جو کچھ باری جاب
 بج خوشی میں لایا جاب
 حال میں جو کچھ باری جاب

نظر آتا ہے علم طوطی کو مجھ کو
 شیر مہتاب کا ہاتھ اگیا کہو یا مجھ کو
 صورت خود ہن غیری گویا مجھ کو
 ہن گایا گل میں جب خاک میں گویا مجھ کو

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے
 ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنا چاہیے

۳۳

غیر علم کا بنیاد اس دنیا کی
 لاغری کا ہی نکلون والی روٹی ہے
 انھوں نے کاتار مثل تار سطر خشک
 خشک والی جلا میں خار صحرای طری
 انھوں نے اتار دیا جسے لاغری کا

کیا مغلوب ہمیں نفس مار رہا ہے	ہمارے ہاتھ پالا رہ گیا مردار کا
سہنا آتی ہیں پھر پھر کو رو لاجا پڑ گئے	جہنم میں آمد و شد اور مطلب ہائیر
جبر آخر دی اسد و قتال عالم	قلم تن سے کیا سربا سار اور سر ہویا
لغافہ کھل گیا خط علا پیہر و مہکو	رہا کیا لطف خط سے کیا رو گئی
مری تصویر میں بانجرا کہ چشم پریم کو	مرغ دہو گیا سارا تو کیا کیسا بچا
رہا دی امیر لوسین نے دخت حاکم کو	سخت و کا وہ جو ہر تہا کہ کام کو دیا
کیا دامن گل نے پاکی کس نہ شکستیم	کچھ مشق کو پڑا نہیں چڑھی شوق
مستدر بنایا سودہ الکاس مہم کو	دوایہ کو کا عالم دکھایا ہجر جانین
نتیجہ یہ کہ حادث جاننا لازم عالم کو	رہا کو تغیر ہے تغیر کو صحت بدل
اسی بچر کا حلقہ ہی تیر خاتم کو	سلیمان کم نہیں تیر ہی تیر سیر

اسیر اس بچر میں دہشتی طوفان سید ہون	
تبہ میری تباہی کیا ہی ایک عالم کو	
وہ مجھ میں کہ تپش میں خدائے اگر	ہو اے جامع جنت اور ہر گاہ جہنم کو

خون دہشت کا قطرہ شکر کو ہر خشک
 خون دہشت کا قطرہ شکر کو ہر خشک
 خون دہشت کا قطرہ شکر کو ہر خشک

چند گن صدتادو کیسو درج کا بود
سازدست سیادت و کلام بطور باد
کلامه درخشاں بود و کلامه بطور باد
دعوت شاه و کلامه بطور باد
نغمه نین رزم و کلامه بطور باد
پون و کلامه بطور باد

میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر خداوند عالم چاہے تو میں بھی اس کی طرف ہجرت کر سکتا ہوں۔

سحر میں عین صبح
 صبح کی صبح
 صبح کی صبح
 صبح کی صبح

میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ

۳۳۵

در شربت وصال پیدا
 در شربت وصال پیدا
 در شربت وصال پیدا
 در شربت وصال پیدا

وہ جنگ قمری پرواز شدیدی است اوٹھا زلف چہرہ می سمان ہو گزشتہ نفس لایا ہوا گرم سیرت شریک جو منت کش میں تہا ہون چہاں چہاں مال کار دنیا کچھ سو غم نہیں نیم مری حشمت ہر دم تعلیم کرنی ہزاروں صد رنگ سی ٹی میں ہزار مال کار رباب و لکاس بستر ہے	ہمارے قبر پر روشن کرو میرا خان چہ پایا زلف سی چہرہ کیا کاوش کہ روشن ہو تک کر گاہ نہیں شیش سمجھتا ہوں ہمیشہ چوب زبان سچہ عمارت کا رنگ نمٹتا ہی لوان قدم آہستہ کہ ایذا ہوا میندان سہ گاہ تک دران سر گردون کہ وقت زنجیر حیرت بدست ہر سوی
--	--

اسیر اہل نین ہفت آسمان کو بچھتی ہیں
 کیا جمع سی حب اور اوق پریشان کو

جہون میں سنا زخم سجا کی عیش کی ناکو کیا زبہ ان سار حق میں شیش کی ناکو جو ہم بر ظلم ہوئے ہیں اب بکا شاد	بہت سویا جو دیکھا خدو کی گریبا بنایا طوف گردن جلد شہم خوالا کو دیتا طول زلف یاد شہا کی کو
--	---

میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ
 میں نے کہا کہ

قلم بنیادین بر آید و در قلم بنیادین
 دینار و نعلت یار کا اسلوبی
 آئینه کسطنجی پریشان نظر نو
 بر دم پینیک و کی بکاسا کو اسط
 عالم کے غیب کا کثرت بر آید
 یون خصل چھان بین و نون کی کاسم

فراق یارین عشرت کا سلائے ہمیشہ باغبان پیاہتر تاسی نہیں طبعیت و دلکی و اس نہیں نماز اگر زمین اک دم تر آئیں تو فقط اید اہن جنت میں جہشت بڑے کرا الیسی سیر او کی محکمہ او اہوس بان سکر ادی نا اسکا عبت بک بک کہ اہل شہر چھوٹ کر غول منورن ہو پر قد ان کی نہیں ملتا کہنیاں بند کر لین شوق سیر کی زن گور ہو کی میں سیر و سرف کو گرامی کا جو ظالم ہیں جہاں ہیں ہو چہ تہہ کر اسیر سکھ یقین جانا میٹھ احوال	جلا تا ہر یک شعلہ گل سیر کر سکا کو یہ کسلی شعلہ عارضی نوی آتش گلستا کرو تجویز میری واسطیت نہ آئیں اجازت دی ذرا می عشق کر عینا جہن میں بول سکر چاک کر فی ہن حکم اوستے کیا مقبیس کو میں سدا کو او تہا سکا ہنیں کر سکی بال جہن کو سخل جاون گا کپری پیا کر اکتان کو کیا سامان عوت و مہر دیا تہہ کو کر نیگے دم میں نہم الوسی جملہ کو کیا خس و یں خط یار کے چاہ خط کو کہے امید سر سبز نہیں چوب کو جد آج جو محبوب حبشی شاہ مرد کو
---	--

شامہ بیوقوف از آرزو چہ کس
 دل سوزان غوص میں جہاں کس
 دل سوزان غوص میں جہاں کس
 دل سوزان غوص میں جہاں کس

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

شکر کی و ز اگر و عدد دیدار نه زائل کی لحظه عاشق بهار نه و کیه قاتل دهن غم بدن هستی من حال پر کو مری و حیاتا نا هنجار نهین معلوم که کی بحیثیت من دل حاسد کی طرح شمش و قمر حسیب حال پر چه و سیحان کرهای تیره روز و نایاب صفا کبر اینی دل شمی و جو کر و نهین به گهر روح کبطر حسی کر سیرستان جان طبع نامتوسه چون کیم صفا مضایق نتخته بین بهجت و این بهفتیون کیم قید یوسف کو ز کجایا کیم زندان من	مین تو کیا خواب عدم سی می پیر کاسی او سکا و و طبع جو بهار نه تیری تلوار کیمین قهقهه دیوار نه ملک الموت کا ایدل به خبر دار نه مست مست به کیمین به کیمین گرم صفون مرایار کارزار نه سخت نادان به جواس عید من شمع کی قدر کسی به جوشب تار نه خوف رستا که کو می پسین چار دیوار غصه من گرفتار نه کیا پر و ده گهر رشته جو بهار نه رشته رشک سی تمیبه گنجه کار نه نوک اسباب کا کینو کر سر بازار نه
--	--

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

۳۳۶

عارف به بعد صفا
 عارف به بعد صفا
 عارف به بعد صفا
 عارف به بعد صفا

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

کیا کروں میں نے اس کو جو خدا کا بندہ ہے
میرا دوست جو نہ بنا جا قید و باز
تنگ از نا بایست طوفان زبانی
چسبندین گور کا آباد کردن کیو

۲۲۸

مکمل موت کا مغانہیں فرمان مجب
نورہ نورہ شیعہ اکثری سیل
اکسترا فطر ایامو کسان مجب
باجر جانک ہیں ارجم خفت
غائب کا رعبہ کراہی پناہ
نہ وہی لکھی شہر جہان
وکی کی ہر

عمر بہر ملک جرم ہون ہم سچا سیر
نام خلاق و دعو عالم کا جو غفار ہنو

نظر صفت انسان حکیم
حکیمه ابرو مازی شستو
نظر صفت انسان حکیم
حکیمه ابرو مازی شستو

[illegible]

زمین شرب سے زمین پر جانور کی ہڈیاں پھیل گئیں
 جس کا نام قنفذ ہے اس کا دھڑکا ہوا دل
 زینت میں ہوتا ہے تو اس کی ہڈیاں
 جی کو یاد رکھو کہ اس کی ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں

ار یا ب فیض میں مجلس مہری ہر روز جگہ کے چار عناصر کے تباہ دل میں نہ دماغ ہی خیال کو خود میں لان عشق میں فانی علاج گمشدہ میں شیا نو سنی طائر گن چوٹیں اونکو پہونکی کہنی کا شوق کہاں جو ہیر سبزہ خط کشش انگے میں گڑکی سپاس کے مین گیا سچے پونج شیا کہ آتا ہی تب میں محبت کل عارض میں نہیں صحرا میں آج اسی کی شمیم چہرہ دکھا کی زلف کے تے چھاپا کیا حبیب جو قتل اوں کو ہو تریب	نشتر کا خوف کیا رگ بہار کو باروت جس طرح آواز دھماکا باہر کیا بہشت سلاویں مار کو کچھ حاجت رفو نہیں چاک انار کو تیر و گمان وہ لکے جو آئی تھکا کو طاؤس کیا بنا سینگے ابرہار کو طوطی تمام اوڑکے گئے سہرا کو عسال نے چھو اجو حرم زار کو سنگ جھا چرخ شور ٹٹے خارا کو آئی وہ سیر کو کہ ہمیں شین کا کو ٹٹے کیا ہے ناؤ شک تار کو مایوس کر دیا دل امیدوار کو غار ہے خون کھرخ خود انصاف کو
---	---

جی کو یاد رکھو کہ اس کی ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں

زمین شرب سے زمین پر جانور کی ہڈیاں پھیل گئیں
 جس کا نام قنفذ ہے اس کا دھڑکا ہوا دل
 زینت میں ہوتا ہے تو اس کی ہڈیاں
 جی کو یاد رکھو کہ اس کی ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں
 ہڈیوں سے ہڈیوں تک ہڈیاں

شہید بکیر و کبیر کے
 سب سے سوسے جو بکیر حسن نامند
 چاہے میں کو گلا نہ مری بکیر
 چو نہا نہ مری بکیر ایسا کر کہ
 رکتا ہے نہ بکیر اس آفتاب

من ہو گیا جو خاک تو ثابت ہوا چاہے جو طول عمر تو کر نصیب اختیار کھلا ہے دم وہ جلد جہاں پر آسین گے	دامن سے چھوٹے ہی عیب ہم غبار کو کرتے نہیں مسلم شجر بیوہ وار کو بہر طلب کیا ہے روانہ سوار کو
--	---

کار سحاب ویدہ تر نے کیا اسیر سیراب کرو یا چین روزگار کو
--

وہ ہر خوش جو رخی اوٹھا دھنسا کو منہ سی کہے نہیں وہ کاشٹ کو شکل نظارہ رخ پر نور یار ہے زامہ کا قلب صاف ہو مانند آفتاب شتاف شمع و گل نہ طلب کار غبار کس شہسوار حسن کا اسکو نہ ملتا اوس ستارے کے کس سے کوثر سے میں کہ کر سوسے نیا فلک	عالم سپایع روئے آفتاب کو انگاروں پر لٹائیں کیا کیا کیا کو کا دیکھے آنکھ بہر کے کوئی شکار پی لی جو بیہوش کر زخمی ہی سزا آنکھیں ہمارے ہوڑے ہیں بکیر کو آتا نہیں خواب جو چشم رکاب کو چھٹیا دیا شراب کو ڈور اکاب کو سمجھا میں ایک قطرہ سے آفتاب کو
---	---

روعی کا چپڑے میں
 پوچھ جاہل کوئی صاحب اختیار
 باغ جہان میں گل پائی ہے باغدار
 چھٹیا ہون منہ پر آواز دے چاہے

۲۴۱

شہید جنگ خان بہادر خطاب کو
 غم نہیں بل سوا مصلحت پر
 قاتل سزا نہیں ملے گی اب
 یہ جہاں ہے یہ کیا فی حال
 اعل کو بیٹے نہ آئیں نظار

بے چین شراب کو توڑ دے
 بے تباہی بیہوشی کی
 ہر جہت سے
 فتنہ تری حسین کا جو
 انکشت مصطفیٰ
 اباحال سیر و بیان
 ہر جہت سے ایک دوسرے

کبکے ہونے کا راز
 ہر پیر کی ہمت
 کی سی باتوں کا
 بدلے شربت کا
 کی خالی زلیبت کا
 دی تینوں جو
 دیکھیں شہزاد
 جس دن تم اپنے
 سید کا اب جواب
 دی تینوں جو
 دیکھیں شہزاد
 جس دن تم اپنے
 سید کا اب جواب

ہی باون شل بونٹی گل شہزاد کا پیر مردہ کل ہے حاضر جانکے در لی یار وقت بادہ کشی دم نکل گیا نامہ پونچر راجہ کا مرادست یکت ہے آفتاب و زقیات غدار یار گدزی تمام بادہ کشی میں ہمار عمر گہنہ گرد گمانی کشش میں اوس شہزاد مت تک و سکی عاشق کیسے واسطے	موج نسیم صبح کہین ہم رکاب کو نسبت نہیں سیدی اوسکی گلاب کو سمجھا اہل میں خندہ جام شرب کو فاصد جانا ہرن سوا اضطراب کو کہتے ہیں لوگ صبح سیتا نقاب کو خط جین سمجھتے ہیں موج شرب کو اسکو کہ آرزو تھے جو شہم کا یا لائل میں گونے مار غدا کو
--	--

جس نے کہہ دلی میں کسنا لایا
 جس نے کہہ دلی میں کسنا لایا
 جس نے کہہ دلی میں کسنا لایا
 جس نے کہہ دلی میں کسنا لایا

۳۴۶

کشتے ہیں اوسکی تیغ تافل کیا اسیر اصحاب کہف طول خود تھے چناب کو	
دنیا میں اعتبار کیا مال و جاہ کو دکھلا کہے تور و بربت تنگ کو اسدہ کہ تو بہ موٹے شرب کی	مٹے گدا کی ہاتھ سے ہی شاہ کو یارب سپید کر مری سخت بیاہ کو لہرار ہا ہون دیکھ کی ارب بیاہ کو

کیا کہوں کیا کیا اور چناب کو
 کیا کہوں کیا کیا اور چناب کو
 کیا کہوں کیا کیا اور چناب کو
 کیا کہوں کیا کیا اور چناب کو

شمع کی جلی میں جان نف نہیں ملے
 شمع کی جلی میں جان نف نہیں ملے
 شمع کی جلی میں جان نف نہیں ملے
 شمع کی جلی میں جان نف نہیں ملے

کہ نہین جگرستان کا نظارہ
 جس خجائے دل کو دیکھ کر
 کہ نہین جگرستان کا نظارہ
 جس خجائے دل کو دیکھ کر

یوں کہ ہر دہریہ کو
 جگو دیکھ کر
 یوں کہ ہر دہریہ کو
 جگو دیکھ کر

مین دل جلاؤں خوش ہوئی نہان کچھ شمع چہرہ سیمین صفائی آئینہ نقش بیدار ہمیشہ خانہ زنجیرین کے مری جو دغ سینہ دکھا بہار چہرہ نہ علم جو نہ ہنر نہ فضل نہ کمال بہم کروں سرود عورت کا آہل سانا	پس بے گھر مین جلے اور نور ہر مری گدا ہے دولت دیدار کو انکرو تم اپنی عہد کے اسی جانچاں سکند کہان مین جلاؤں جس کے بلوں پھر ہر ایک کا گریبان ہشت کا درہ یہ ایک تاب بشر مین نہوتقد ہو جو روز آنی کا ستر کو می تھر ہو
--	--

۳۴۵

اسیر اپنی مضامین تارہ کافی بین
 عروس فکر کو کہا احتیاج زیور ہو

کہان تاب تجھے جاشق خسار بنا کر کروں کیا ترک عشق خیال خسار صفا سید خانہ بہتر تکیہ سی پھر رہا خیال ہر ہی اسکو تیرے قد ہوئے	عشق آیا طور پر نظارہ دل مین طے کسطح دلی کوئی دغ سو گیا حیران جام کو توڑوں سچا کو قیامت مین فرشتی دار چرخین
---	---

ہر کو دیکھا مین لطف بدران کہ
 صاحب مین شبنم شبنم کو
 شمس ہے ہر دہریہ کو
 لعل توں رنگ کوئی نہ لکھیں
 نامہ شگ کی خوشبو مین
 بچوں کی لکھو ہنر مین
 ہر سام مین کوئی ہو زبان
 بکین لکھو ہنر مین
 نہت مین کوئی ہو زبان
 سنا لکھو ہنر مین
 سنا لکھو ہنر مین
 سنا لکھو ہنر مین

کہ نہین جگرستان کا نظارہ
 جس خجائے دل کو دیکھ کر
 کہ نہین جگرستان کا نظارہ
 جس خجائے دل کو دیکھ کر

کس طرح جان سنبھالے گی بے شک
 غلے میں ہے جلد فیصلہ ہو
 بھانگے ہو گئے ہیں
 وہ جان سنبھالے گا
 ہونا ہوا ہے اس خدا کو
 بھانڈے کا خط میں اپنا

بیکلک بیکلک میں ہوا ہو
 بھانڈے کا خط میں اپنا
 بھانڈے کا خط میں اپنا
 بھانڈے کا خط میں اپنا

گر پاؤں ہمارے مازہ و دلمان بنایا ہے سیرت و سیرت ہمارا گوشت غلت نہیں مٹا غلتا سے مالیدہ کر دیا ہذاں شایا زبان تیغ ہر دم آئیہ انا قحنا کو سراپا ہمارا عشق ہمیری لیا کو نصیر کو محو سی کو یہود کو نصار کہان اکھنوی طاعت کہہ کہیں جو آئین سر پرین ہو حال زنجار	بہار آہستہ سرین ہوا آہستہ دم عطا بخش باغ و غار اس کے کسا گم جہان کے ناتوا فی ہلین مراخت سیدہ کے کہ تو ڈال کر اپنا وہ کشتہ ہوں کہ میر قتل نمی پر قدم کا سر کر کا ہاتھ دل شاعر سلمان کو ندگی کس طرح جزوق تیا کیہے خالی نہیں ہوتا مخلوق کی صحت تماشائی کی ہے قابل شہادت کے ننگ
--	---

۳۴۶

اسیر ویت کی الفت ایک دم کل نہیں جاتی نہایت دوست کہتا ہے شیشہ شکار کو خدا نے سات پردہ میں جہاں پایا پریشان جہاں کر کے صحرایہ صحر کو	رہا منظور ضبط عشق حال آرا کو اور آتا غم دنیا حواس ہلنا کو
---	--

خامہ مرا شہر ہے
 اور سب ہی شہر ہوں
 بندہ میں نہیں جو وہ خدا ہے
 زنت میں لگن ہو کی کیا
 گانہ سر سبز ہے
 بھول میں بھول گیا
 رہا تسمیرا خاں

لا جلد شہر اب تیرے
 دنیا ہے جہاں
 بھول میں بھول گیا
 رہا تسمیرا خاں

نہا نہیں بطور حقیقت
 کیا کوئی کیسے کہتا ہے
 کہ میں جیسا کہ میں نے
 کیا کوئی کیسے کہتا ہے
 کہ میں جیسا کہ میں نے

جس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال

۳۴۷

جس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال
 ہے اس طرح ہر ایک کا حال

<p>وہ پیاسا ہوں کہ حسنیٰ برنجی دیکھو قحط میں ہوا آئندہ فی دالہ ہوا کو لسی پھر ناہوں مثل شمع سیر و داغ کیا سر سبز بک اسنی مری مثل تنا کو قدم رکھتا ہر دم ہر دم بکا خاں صحر کو چڑھاو سیر زب پر کان موج دما کو مشا کو جو اوٹھا خاک فی نفس شکر کو زمین پیدا نہیں کرتی کسی گاہی کو اراوہ کہ ڈھونڈیں اب ہم میں چھ کو کیا بک چاک او بھ کر خاں وانا کو وہی شوق تماشا گیا اہل تماشا کو</p>	<p>مری شمس سبیل سچی مال اونیا کو نہ وہا کیا غم فی مری قلب صفا کو بجاسا سار عالم میں جیسا نام و سن ہو کہوں مرگان ترکو کیا بھکر ار حبت میں جو ہن اید ارسان ہر ایک پر سیر لونی میں کشتہ ہو گیا اوس قدر خم جلی کی اوکا نہ اوٹھو کتری کو چھی جھی جھی میں افتاد جو رنگین طبع میں اوکو علا کہ کاشی کو کبوتر قاصد کی واسطے ہو نہ ہن بنا جو بد ہو خانہ پر روہ اید انہیں تیا نہ اوٹھا اوس رخ روشن چوہ چکا</p>
---	---

<p>صفا ہی مجھے منظور سیر اینجھان سیاہ میں کروں ختم غاؤ خسا حرا کو</p>	
--	--

۶۴۸
 شاید اچھا نظر آئے ہو
 گون مینا می
 نغمہ نقل جو فرشتوں
 ایک ہاتھ کی
 خورشید کی
 دریا شمس
 جوں جوں

زید و محمود از آن غلامان کاشته بودند
چهار سال در دهکده ای که نامش
بدخون سوکره می باشد و چون فانی
در دهکده ها تنجین عیال خود را پیدا کرد
مادر او را با همسر صاحب خانه
سوزنش و بیست و پنج نفر دیگر

رنج اوٹھا کر رہنے پایا طالع سونو کو
 ناگواری نہ غم و سنا تو درکار صبر
 سرکشے اوٹا سنی لازم نہیں آفاق
 خندہ زن میں آج کل سرمدہ جان
 جیسے کانٹو کو ہوا حاصل ساعی کا فر
 ارتباط کفر ہے ننگ پیر زاد گ
 بادشاہ کو مکہ کدائی ہی رکھتے خضر
 لذت دنیا نہیں ہے لائق کام و دن
 شکل کو مٹی صل مہر کے نظر نہیں
 تیری لسنوں کے نامی عبد مرن ہے
 ہو اگر شبہ تو یہ میرا شک و تہیز

ٹھوکر بن کہا کہا کی پوچھا پھر قصو کو
 صاف کر رہا ہے تو قف آت کا اڑو کو
 جان گنگ ایک شیشہ کہا لڑو کو
 جٹہ میں ہم ماں خاطر خوشو کو
 ہر وہن سے سنتے ہیں ہم غمخو کو
 اسی بنی آدم نہ ہو ڈوٹر کہ نہ رو کو
 دیکھ لو حال ایاز و قصبہ محمود کو
 کون کہا سکتا ہی اس صدا زہر کو
 ڈھونڈ مارا زانچون میں طالع سونو کو
 گل ہر دین شمعین گمرز ایل نہا یاد کو
 سیل بے خاشاک کو اور شش کو

سائے آگاہوں کے نصیحتوں محمد ہی اسیر
عبد مین ہم دیکھتے ہیں جلوہ معبود کو

K r n

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خدا را که در این عالم بزرگوار است و در هر روز از او دعا می‌کنیم و در هر روز از او دعا می‌کنیم

سب سے پہلے جان لیں
 کہ اس کے کرتوت کی کیا ہیں
 اس کے اس کے کرتوت کی کیا ہیں
 اس کے اس کے کرتوت کی کیا ہیں

محو کئے وصل میں داغ دل کو دل گرہے صبا ارشید کی جنت باغ عالم میں مجھسا کون نصیب اچھی ست پر نہیں ہو تو کی دنیا میں ہون ہر وہ جلا جگہ می فصل طاق برو تصور میں دلا لاکر بیکر خال کی بریا جو محکوم وہ موصد ہوں کہ تجا تو نہیں رہا بید مجنون اس حمن میں محکوم پند و اعطیہ زیادہ اور سہو شوق کام تنجیہ کیا وہ بے سندان ہو گیا کیا کہیں وقت سوال خلق کیا بجز ہے یہ ظاہر خاک پر گر کر سما جائی	باغ خست سی نکالا چاہا طاق آئینہ درکار کیا خانہ فائوس کو سانپ پیدا ہو جو تو روئے طاق ویکہ لو ابرسیہ اس طاق شمع رو کر کہ کی مونہیر وہ فاکر کسے سی باہر نچا یا جانے توں کو گر و باد وشت سمجھا سخت کیا کر وحد کرنا ہوں میں سنکر انا فاکر عین سیتی ہی شبہ طاق سکوں نور سنگ علامت شیشہ فاکر کچھ زنا ر مکر کی تو رنجے فاکر شہر پاماقصل خانہ نخس کو چاکر و غن حیرت عقل بطریق
---	--

یہاں پر اس کا
 ایک دہانہ
 یہاں پر اس کا
 ایک دہانہ

۳۴۹

ہر ایک کو
 ہر ایک کو
 ہر ایک کو

اس کے اس کے کرتوت کی کیا ہیں
 اس کے اس کے کرتوت کی کیا ہیں
 اس کے اس کے کرتوت کی کیا ہیں

ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے

روح کو تن سب کمال اسی مت جلدی خبر	خانہ زندان ماما بہت محبوب کو
قدر ہر گھنہ مناجاتی خدا کے	بیشیر و کیا ہی آن میں چاکوس کو
دل جلا پر ہر آسان آلودہ ہے	شع کی حس ہوئی شاید کافور کو
عقل ازل کوین ہوا اس گم کیا دیکر	جال میں اپنے پیسے ہی جانور کو
ہونہ محسن جان میں جو محفل کیا	شع کو سمجھا کلامی ستین فانی کو

سر میں ہے کب ہوئی ضد پاک صفا	
ایسی سیراب لکھنؤ جگہ چٹوس کو	

چاہے آغاز میں سوئے بشر انجام کو	گور نے دیکھو تھکا آخر کیا ہر دم کو
جنہر کہتا ہے ہر ہی وقت چٹان کے	محبوب کو توڑنا ہشتیہ حجام کو
عکس ہے جلال شکر کا تو دوری	ساقیا ہر ملک رکھ حشیم حجام کو
دل ہے ٹوٹا بادہ عشرت بھی بیچ گیا	حجام کو روؤں کہ سے بخت فوج کو
نعل راتش ہے کیون تا جلا میں ہے	دعائے خورشید شاید اہل ایم کو
جمع ہیں میں گیسوی جان میں گل	حسب طبع آہ میں منزل پر سافر نام کو

ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے

ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے

ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے
 ایسا ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے ایسی ہی ہے

سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد
 سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد

سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد
 سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد

خنده شاد و بهیران فلاس سپستان ایسی نمی بینم باهون خوش پیش چین آیتن قائل کوس مرتکی بعد و به پهل کدن تکه گل شوی به فصل گرس میگویند او کی دل میں سچ منگی چشم کران تو دگر بهی جلا اید شتر امی مؤن وصل کشت کیون نگه دودل	شل گل محک خنده از رویا نام کو نخلی بجان تبر کا توڑین گوا دام کو دھونڈیا پیرتاہ فتنہ بستر آرام کو پھول انکھ ہن سربیاہ آرام کو کیا تحفہ ہے کہ شیشے میں انار اجا سرو پایا ہون میں آتشاہ حمام کو چاہے سرسہرے آواز بچھاگام کو
---	--

۳۵۱

طاعت حق میں شب و شب گزیرن آسیر
 ہو جو طاعت صبح مک پرچہ ناز شام کو

صاحب زکریا توفی خاص علم کو چو متا ہون آروئی بت خود کام کو وامی مانو کہ وقت کی آبا جیا جتنے اعضا نہ ہن سب گھنٹل کو	مانگتا ہوں میں ہمارا ایک سیم اندام کو چاہے تعظیم مصحف صاحب سلام کو کیا کیا فسوس و رستہ ہی کہ کلام کو شرم سی ایسا چرایا میرے اندام کو
--	---

سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد
 سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد

سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد
 سید صاحب مداح کونست
 او بپوشد زانو او بپوشد زانو
 نه چون ازین گریه بگریزد
 بیرون دودل ازین گریه بگریزد

غراب بر سر درخت نشسته
 چشمش بر آن کبوتر گشوده
 کبوتر بر شاخ درخت ایستاده
 چشمش بر آن غراب گشوده
 این کلمه در میان
 این کلمه در میان
 این کلمه در میان
 این کلمه در میان

ربی که چو بی او حسن و زینت برگ گل نامه است او کمانه بر شلیم سدا دنیا میں نہ ہو کاٹھ بیدار حسن چشمه کی جو عادت ہے کہی جائید باہی شمس کو سیانی اوٹھاؤں خانہ مساد میں آنظر سیر بہشت بیلمین تے میں اور کر مید ہوئی سیرا راہی گھر میں و اگر محک جو کج خیر مرکان پر تہا فلم تیر شہاب رفتہ رفتہ وصل کا دن ہو میرا مصحف خدایان کو اکٹھا ہوتا	طور کے چوٹی میں سجھاؤں کی کام بوی گل کیونکر نکمے ہاں شیم کو جو حسین تے میں لکھ لیس میں شیم کو صبح کو میں ہے پراثر ابرو شیم کو سر نوشت ہے سمجھنا ہونچ خطم کو وید ہا حور سجھا سکتا دام کو دوش پر رکھتا کیا سیاد کلام کو بند دروازہ کروں آنکھوں کو کاٹتی ہی تیغ ابرو نیزہ بہرام کو راہ پر لایا میں آخر گردن ابام کو آنسو و سنی سیر لارم و صوجام کو
--	---

اشک کی ہین سروین یاد کیسوں میں سپنج پر مار گل تے میں چشام کو

غراب بر سر درخت
 کبوتر بر شاخ
 چشمش بر آن
 چشمش بر آن

۳۵۶
 غراب بر سر درخت
 کبوتر بر شاخ
 چشمش بر آن
 چشمش بر آن

غراب بر سر درخت
 کبوتر بر شاخ
 چشمش بر آن
 چشمش بر آن

جود و تقویٰ عالم خاک را بر سر
 مرادین با آفتاب سحر و سحر
 بیان من بگویند که با نانی آری
 و سحرش چنانچه جان را بفرستد
 و سحرش چنانچه جان را بفرستد
 و سحرش چنانچه جان را بفرستد

<p>تبارده مجرم من چوین جرم من ساسیاری تو کیا یوچین که چوین دس کے است کہے تبار نہیں سکتا میں ہے آیا ہوں شکر تیغ بہر قتل صحبت شعرو سخن میں ایک پیش ہو گا عیش و نیا سی جو میں محروم ہوں ہی سچ و راحت باغ ہستی میں نہاں ہے جام اگر دیتا نہیں سائی و سہا میری وہ مجنون ہوں جبر کہا نہیں سچ و راحت اگر تلخ و مرید خدا سیر عالم کا جو ہوشناں کر سیریت بید ہن حمد خدا کرنی گالی ہم صاف دل وہ ہوں جبر کہا نہیں</p>	<p>دور تک آفرینی خلدی تعظیم کو ایک ساعت میں میں کرنا ہوں تعظیم بینک ہو ہی آسجیم کر تعظیم کو حسب طرح طوفان اوٹھانج کی تعظیم کو دخل کیا اس زم میں تخصیص کو تعظیم کو کچھ نہیں بتا اگر صاحب تعظیم کو جانتا ہوں میں گل رغا اسید ہم کو پیشکش کرتا ہی صنواں کو تعظیم کو بید مجنون سرو قد اوٹھا مری تعظیم کو پہول اسکار ہیں گشن گنا برا ہم کو اس قمر و سی نہیں نہ کسلی تعظیم کو کیجئے لفظ محمد سی اگر حکیم کو قد آدم آئینہ اوٹھا مری تعظیم کو</p>
---	---

۳۵۳

رنگ جان ہستناں شکر لگاؤ
 کہ در صحنہ شکر لب لگاؤ
 نیچے پہول غم و کینہ لگاؤ
 کاشک ہستناں شکر لگاؤ
 لکھی بہت پیش خبر لگاؤ
 جلتا ہوا دھواں لگاؤ
 اور زرد غم لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ

دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ
 دنا منہ سے لگاؤ
 سب کوں لگاؤ

کونکری جاگ گریبان گریبان
 کی لکڑی ختم ہو جان کر گریبان
 مرده مراد کے کہ لکڑی ختم ہو جان کر گریبان
 عجب شہزاد کی لکڑی ختم ہو جان کر گریبان
 ایسی ہیبت سے متقدمین خج

سی میں بہت متقدمین خج
 انہیں اپنے کپڑے میں
 جبکہ اس میں اس میں
 دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے میں

۳۵۷

دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے میں
 اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں

<p>میں ہنس لیت میں گن کر پڑ کر عذر دست ہون میں کہ ہی چاہتا ہوں کہ بخشش و ن خوشی جو بھیجی نہ مانہ امی رو اس قدر نگہاں حسیم فرار کو شاخون پہول گر کے وان ہن سرخنگی ریا فرشتا ہون کل تک پایا شراب میں اثر کمیاسیر</p>	<p>تا بوقت پر سہار گلابی ووشالہ ہو جتنا جہان میں غم ہو مجھے کو حوالہ مکتوب بایر سیر مکان کا قبائلہ ہو اتنا تو رک کہ گو کے منہ کا نوالہ ہو آمی ہشسوار نوید ال سالہ ہو آجین آج باتہ میں آنکھ پالہ ہو ہونو جوان پیر حریفتا و سالہ ہو</p>
--	---

روایت ہا

<p>کیا سہائی ماہ رو یون کے نظر میں آئے سیر حیرت ہو نرم سیر میں آئے راہ کا دولت محقق صفا قلب آتش شانی صوت کا ہوا ہنہ و باغیان گلشن میں آجا اگر ہوا</p>	<p>روزن دیوار کتے کی گھنٹہ جامی خط لارم ہما صد گھنٹہ ہی کہے چاند کہے سونگے گھنٹہ کیون کہہ رہی جانہلو سکی گھنٹہ ہوصفا سی ہراک تیا شجر میں آئے</p>
---	--

ایسی آواز میں خفا زس
 دی جو غم میں آواز میں
 کو دل لکڑی میں کی لکڑی
 پشت و زون پی شل و زون
 لکڑی عالم بایاں و زون

اس سحران کا دی دینی جہان کا
 سگ بوسہ بستی بستی بستی
 سعادوت میں دیکھو کہ کیا ہے
 زہر دیکھو کہ کیا ہے
 مست نون میں جہان کا
 ہر قدم پر کیا ہے
 حفظ میں نام خدا کی یاد
 دوسری شہر اور ایک عصبانہ

ساغر حبشید ہی اپنے نظر میں آئینہ نیکیا داغ جگر اپنے گھوڑے اپنی دل کا مین نگاہوں دوسری وطن بن گیا باہون کا چہلا سفر میں آئینہ چہپ گیا ہی طوطیوں کی مال میں آئینہ دیدہ و شن ہزنی کی نظر میں آئینہ مہر کا ہر روز دوست سحر میں آئینہ دیکھتے ہیں جسے سب صف میں آئینہ صفحہ باطل ہے سب بصر میں آئینہ ڈوب مرنے کی میری چشم تریں آئینہ	آئینہ ہوتا احوال سکندر سے زور سادہ و نیکی محبت سے کہہ دیا ارش یا اہی جلد اقبال سکندر محبوب عشق میں آئینہ دیون کجیوں صغیر کہتے ہیں سب دیکھ کر عارض پر ایک خطیر میر و بختون ہی نہیں اہل صفا کواریٹ شوق آرائش ہوا کس آسمان سرور دیکھتا ہوں کہ ہر حایہ میں کرم کور باطن قدر کیا سمجھیں مریو انکے دیدہ انصاف کے و ناجو میر اوکھتا
--	---

بن گئیں اس آئینہ صائب
 قتل کیا ہوا قید میں وہاں
 ہم یہاں ہیں اسے بصر میں آئینہ
 ہر کین قافلہ عشق میں کیا ہونے

۳۵۸

خاکسار چہان میں باعث دولت اسیر ہے صفا قلب سے نیکی گہر میں آئینہ	کس طرح آری ہم طرب میں آئینہ ہی نظر نداج کل شہر حلب میں آئینہ
--	---

جگر آواز دیکھا ہوا
 اپنی مطلق بین کسے بنائیں
 کہ کس کین سب کج کہا ہے
 باخاطر میں نہیں ہم اجاں میں
 خیر غم جو نہاں ہے کسے نہاں
 کہ کس کین سب کج کہا ہے

کہ کس کین سب کج کہا ہے
 کہ کس کین سب کج کہا ہے
 کہ کس کین سب کج کہا ہے
 کہ کس کین سب کج کہا ہے

دین کا یہ تعریف جدا از جدا ہے
 اور شہر کا ساہوکار کا نامی انداز ہے
 خطہ دیویش کو جو بنی بنی
 چھپکے کتبہ برادر کو رازدار
 وادہ اوسان عالم فی دنیا چوین
 پیشتر ہی فاصدہ لب تاب
 چھپکے کتبہ برادر کو رازدار
 وادہ اوسان عالم فی دنیا چوین
 پیشتر ہی فاصدہ لب تاب

خدا کو کمال
 کمال و ان تعریف و کمال
 ایک کمالی کمال
 وادہ اوسان عالم فی دنیا چوین
 خطہ دیویش کو جو بنی بنی

۳۵۹

مویا صولت گداسی
 کم سکندری
 اوسان عالم فی دنیا چوین
 خطہ دیویش کو جو بنی بنی

<p>و یکے مثل صفر ماہ رب میں آئینہ سر سے لے لے نہ کیے پہر عرب میں شہ تیاق زلف و خط و شیم میں آرسی تخواہ میں پا طلب میں آئینہ دیکھئے شانہ بلا میں غضب میں آئینہ کردی کامیہا حال سب میں آئینہ کہ ہندیں چہ شہ تشنہ میں آئینہ ہی ختن میں مشک کم صفت میں آئینہ حب طبع زہم شہ عا نسب میں آئینہ کیا قدم کہے ترخی بلاد میں آئینہ ہی اک ساغر کف العین میں آئینہ پیا پیا نگیا نخل رطب میں آئینہ دیکھتا ہی کہ تکیا یک شب میں آئینہ</p>	<p>چاہی آگاہ ہو مہر مروجہا نخل ہند اوسان عالم فی دنیا چوین ہند میں ہند اوسان عالم فی دنیا چوین نواری ہے کی تو حیرت فقط ہکڑی شخصیتا کا آئینہ میں سفید ہون میں حیران کیا جلیس میں آئینہ سائل محتاج مسک کو سچتا کہم رتبہ عالی اگر چاہے وطنی سفر کا نہ فریوزہ یون مجہ گدا کی سنا کا پتا ہے ہر مورخ شہید عجب حسن ساقیا آئینہ خانہ ہی میخانہ نہیں سنجھتاں کو وہ تکیا ہی گیا رتبہ اہل صفایا خاں سمجھتاں</p>
--	--

نامہ برادر کی پراسا
 اور دیکھو کہ
 شکر خدا
 اوسان عالم فی دنیا چوین
 خطہ دیویش کو جو بنی بنی

روح بیک طبع با هر کسی میداد که میخواست

زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا
 زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا

ایش داغ جگر کی کیا حرات ہر پنا جگر ہوتا کاغذ پر کوئی صبر تم ہے نہایت کاغذ کاغذ و طہر و طہر قدر تیرے چہرے پاکیزہ ہے وہ عجب کس پر کسی کیسوی شکبہ کا سودا ہے صاف ہوتا گمان کو گمان ہوتا سنگ سود کا اخل زبیر زبیر قتل کرنی آئی ہے بجکوش تار و قوت کیا کہون ہے یہ حال ملکات امیر	ہی کباب سوختہ کچھ ہر پہلو ہر یون ہے اوس چکر پر نور پرار و سنا رخت ہند و میں سپید ہی ل سنا رنگ سی مہمانین آئینہ زانو سنا داغ سودا میں رنگ نافر اہو سنا مالمی کبری پشنا جو وہ مہر و سنا مثل کعبہ کس کعبہ ابر و سنا خون تاج پر ہے آمادہ نیر و سنا خال رنگی سے زیادہ ہر کج و سنا
---	--

زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا
 زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا

۲۶۵

ہی حسن چاہئے دلبر آئینہ ہے محو جلوہ رخ جہان ہر رکست امید جو ہر آئینہ ہر	ہے لاکھ آئینہ کے برابر آئینہ بند اپنی چشم شوق کر کوی آئینہ ہوتا جو سنگ ترب اسکنہ آئینہ
---	--

زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا
 زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا

زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا
 زلف نین کی کرتی سنا
 کیا جانی بن سنا

در اعطای کمال به این عالم و این زمان
 و این کمال و این کمال و این کمال
 و این کمال و این کمال و این کمال
 و این کمال و این کمال و این کمال

<p>زینت کی او کو فکر می آید آنگاه که غفلت جان من مشغول کی حسن او به جرح یار آید حشر بد رویاری که تاهی کسب حشر من بیزبست شمع چنبرین و روزین که قدر تری تحت کاهی پائی جو بنین بر تو دندان ببار زینت کا شوق بود چو صبر نه تو رنگ حور و ضحیت بهتری نام تم مول بود غرض بین اگر کاش عاشق کی دل کا ذکر ہی کیا کر و بر سدا بس اہل صفات تو کیا ہوا کتنی تری سخن میں بچا ہی آئی میر</p>	<p>ہی ست یار میں محض خیر آئینہ پیدا کر می کا صفت طو آئینہ حیرت آری ہوئی تہہ آئینہ مہتاب سوا ہی بلند اختر آئینہ کہولی شکاریو کا اگر دفتر آئینہ محبوب آری ہی میکر آئینہ پیدا کر می سان صند گویا آئینہ صبا بہار دل سی نہیں بہر آئینہ طو کی شمع رہیم تر کوثر آئینہ ہی صفا تو یہ ایما کی بھی کاکر آئینہ حیرت آری ہی چم شمشاد آئینہ دیکھو کہ صفا کس نے کیا کس آئینہ اشعار آباد کای فتر آئینہ</p>
---	--

۳۶۶

و این کمال و این کمال و این کمال
 و این کمال و این کمال و این کمال
 و این کمال و این کمال و این کمال
 و این کمال و این کمال و این کمال

ابو

باقی نہیں جنوں میں مجھ سے تیار کچھ
مقتدر ہر حکم دہنِ یار کا جدا
بوسہ اگر نہیں کوئی دہاں ہے ملی
خافِ مہولِ دولتِ دنیا پرست
نفرتِ استخوانِ ہمری سے نکلتا ہزار
مٹی کا عطر یار نے پہچا میری
دنیا کفنِ اوہنیں کا جنوں مجھ سے
پتے ہو تم شراب اگر ساتھ غیر کے
کراہوں گا دوست اوٹھا تا ہونِ غم
فرقت میں ایک دم بھی نہ کھینچے کسی طرح
جاتا ہمارا عدالت میں کوئی سیر

سنا، نہیں بدل کئے کوئی کچھ
 رو کچھ بیان کر لیں کہتی ہیں کچھ
 مایہ نرور آج یہ امیدوار کچھ
 اس ہو پ جہاں کا پہلا صبح
 دیوانہ ہو گیا، سگ کوئی مار کچھ
 شاید، او سکوسیر طرک عبا کچھ
 بانی جو رکھی ہیں گسپان میں کچھ
 ہم کہا کی سوہن گشت انتظار کچھ
 اسکی سوا نہیں، مجھی کا ربار کچھ
 محو قضا پر اب نہیں اختیار کچھ
 شاید مقدس ہزار و بار کچھ

روزنامه

خندہ ہر گل کی سیلی ماہون آواز

محسن مشهور و شایسته طائفت

وہ چاند چاند نہیں ہے جو ہمارے
ہزار طرح کی فکر پر خاموشی فرم
زبان اشارہ نہ کرے لالہ ہی
خدا کی کوئی مہربان چاند نہیں

زبان خوشش بنزدکال کشید
و با کمال اگر که گوید
خبر ستم چه کی حال
مردمان در میان
از این مردان
که از هر یک
بهری که می
باشد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

رسته برپاسی هم کو دریا مهرل عزیز گوش دل سی و کی تا تو نمی رسد کسان سی و نعلی غم جوناخن زین ای سگار فکن ه ای سحر تیر تیج سب طرح کی سیر سگار طبعین نوبینان جان من احسین جان	خار خار اسبستان مانع پرواز برنا اوس مدین کاغذ کے اواز جب ملک خمیہ چھیرے ساز اواز نسر طارنک فلک پائل پرواز حسد جو رگ ہی جو بول ه اعجاز مہر نامان اخترن میں جس طرح محتار
--	---

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

۳۶۹

طبع مکیں کثرت مضمون باز کی سی اسیر
 مجھ لیسے ہے برم شاید ان سارے

دل کو پہلا ہین یاد اور و خدا کیا سو کی صحت ہے اگر اختیار روشنی جس میں ہو ہی ہی حصار زیر آبرو ویکہ کر موی نہ حیران ہو سروشل ستیج کل روشن ہین چرخ	کاتے ہین شنگی کی ڈر ہم ملو عاقبت میں مشوہ کر لیتی ہین لو دھوپ و تر جاتے جیتیم وزن لو کیا تاشا کہ جو ہر ہین جدا ملو جل اوٹھا کشن کیسی پر تو حصار
---	---

بگڑی ملک اس آئینہ کی کو ہر
 کچھ وہ ملک نہیں تیر
 باتہ کچھ نہیں کف جلاو
 ربتہ ہی اوس فلک حسن کا حال
 سطر اہو جو صدق میں کو توڑ چھو

بنفین جہون جو سہا مہی
 جاستی ہین ہین ہین
 جاستی ہین ہین ہین
 جاستی ہین ہین ہین

[illegible]

میرزا محمد فضل صاحب
جناب من دیکی کی زبانی
یہاں سے ہی اختیار کی ہو
یہاں سے ہی اختیار کی ہو

PL

نہایت کمال و عظمیٰ ہے۔

عمر بن الخطاب

پاؤں میں چپا کسی محنت کی کیا نہیں
 دیکھ کر وہ چشمِ ابرو سیان آنا ہجو
 ناٹنا ہون مشورہ ہوتا میری شکل
 گرمی خسارِ گلین کی یاد آباب
 انتظار کیا کیا اس کا کہ شل آئندہ
 آسمانِ ظلم پرور راہ میرا نہیں
 اہل جوہر کا کہنی کسی سوتا کج کام
 وقت باز کیا کیا ہوتا ہوتا کھوئی
 ربط ہو جا جو حسن و عشق میں کین
 کل ایسا یہ ہون شیر غنچہ شکار

دولت دنیا ہی بیشک باعث آید اسیر

حاکم ہے سینہ ضد کا گورہ سہوار سے

<p>ماہی صحت کی دوا انجینٹیم پیر راہرو زخمی ہوئی تیرنگاہ پیر</p>	<p>غیر ممکن ہے دوا بیمار کے بیمار جہانک کرو کیا جو اسے زورن پیر</p>
--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خداوند مرا اگر خدا
دیگر نماند بخداوند
خداوند مرا اگر خدا
دیگر نماند بخداوند

بروہ حیرت نہیں کم چچ میں لپکا	وصل آوس کو محروم ہن دیدار
دوسے دروازہ دار شفا ہمارے	ہی جلا پنا دل نارسہاں مارے
فرش پر عیسیٰ پرستی ہن خود کار	کون عشق چشم جان میں ہن ہمارے
تو وہ یوسف کے کہ جو اقصائے ہندین	لوگ کہہتی ہن چہ بے دعویٰ میاں
مر گیا ضرب عصائی گرسن ہے	جان کو دیکھا جو او سکا مرنے والا
جل گیا مہر قیامت آتش حسارت	حاصلہ دیدار کا کہتی ہن ناچار
ملک اٹھ نیکو باز و جعفر طیار	کوچہ او سکا شش شب فرخ نامہ بر
چاہے سبط بنائون انسو کی تار	وصف کرنا ہی تم مجھ کو اسی بحر
مول لایا ہون میں سودا حشر بازار	دیکھ کر طرز خرام یار دیوانہ ہوا
ہن گدا کیا کیا تو کو دولت دیدار	ہی سخاوت سے شہرہاں شاہ آزار
کچھ تو روزیہ معزز ہو مرا سرکار	دوسے بوسی دوسے مین عطا ہو ملزار
باغبان پہلے کا لاج کا گلزار	باغبان پہلی وہ پر نشین آئینہ
پہٹ گیا ہاں شہر خار سردیوار	ہی مکان ایسا بلند اسکا کہ دایمان

ایک جگہ میں
ایک جگہ میں
ایک جگہ میں
ایک جگہ میں

۳۷

ایک جگہ میں
ایک جگہ میں
ایک جگہ میں
ایک جگہ میں

کار لاج میں
کار لاج میں
کار لاج میں
کار لاج میں

کسبِ اعلیٰ تک اور اگر کوئی چاہے
پیشِ فانی شود و گویا
دستِ نازکی کل کا غلام
وہیکے ہوا سلمانِ نابوعلی
فضلِ گلین کہ یہکے جاکر

بیش فانی است
درست نازکی کل کاغذ
پیش فانی است
درست نازکی کل کاغذ
پیش فانی است
درست نازکی کل کاغذ

262

لکھ کر کسی بازار میں بیچ دینا
 لیکن انہوں نے یہی کیا کہ ان کو
 روٹی دینی میں سے ایک روٹی ان کو
 دے کر بازار میں بیچ دینا

ایک دل کے لئے
پہلے دنیا ہی جا کر
اس کے دین میں
سنا

دور از نام تو منین که در کعبه گساید
 آن کس که در کعبه گساید
 بازه اشعار بر سر کعبه گساید
 گویا که در کعبه گساید
 بوی کاغذ بر سر کعبه گساید
 بوی کاغذ بر سر کعبه گساید

پیدا آن بخت بدین کعبه گساید
 مانه انداز کاغذ بر سر کعبه گساید
 بخت بدین کعبه گساید
 بخت بدین کعبه گساید
 بخت بدین کعبه گساید
 بخت بدین کعبه گساید

چرخ کج گساید خون آواره جوین مین خاک تو ده جرم نیاید پرورش کن مافطر زرق عالم گام مانده ای کعبه دل لاکه عید ملک	چرخ شید جل گساید گوشه و صحت چو با هوا پیدا لاکه اور جان کو پر تیر قضا پیدا کیا که اکو دی گاه حاتم حصد پیدا معتبر کیا ای اگر گنبد صد پیدا
---	--

قدردان من بر خیم شنان اشعار می سیر
 جبهه منمونه طبع رساید اگر

صبر که لذت اگر طبع گساید تیر کشی که جو قاتل پر خند پیدا گرم رفتار جو اپنے معجز پیدا غسل کو آوا گرم صند و باموین تو ده قادر جو جبهه ایکه شکست کسطح سمجھا نو کو منین تم بی کر	خشک رویمان نعمت گساید سر حد پیدا کری گردن جلد پیدا باذن مثل دست مو آبل پیدا هر صدف مو کی بد ستی پیدا بی بدر سو عیسه معجز پیدا منیم لقمان و هم کی کیو نو و الید پیدا
--	--

منه بن جزاعلک بن بر
 کعبه ایسا پورده و خود
 بون کعبه ایسا پورده و خود
 کعبه ایسا پورده و خود
 کعبه ایسا پورده و خود
 کعبه ایسا پورده و خود
 کعبه ایسا پورده و خود

دل لکلام یاد کن
 دل لکلام یاد کن
 دل لکلام یاد کن
 دل لکلام یاد کن
 دل لکلام یاد کن
 دل لکلام یاد کن

کون را می کشد دل کو دوس بانی کی غمناکی
 این صحنه را آغاز دوزخ است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست

در سپیداهو جو معد ه متلا پید کری توڑی انگنی به اگر نی کی صلہ کری حسن باه نون بان گد پید کری های یقین کو می کوئی قر پید کری رنگ اگر حبش نهو کیو کر صلہ کری هر گلی صفت مال سپید کری گنج پوشید طلقش ی پید کری مادر ایام نه از و مایید کری سبر نوزیر اکهن مین جلایید کری	جمع هون کی جو بدطن کلام هون ہی سرا پاراگ کی تصویره قطرب حایک ماتهو سنی اپنی ده قریب اگر شش شیطاں اگر حنبت نین پامی پید اضطراب عشق کول کوشا آه کی سایه بر سهرورد هنگاو و تمند جو ویکتا چل راه شاید حرا اب مابین مود و نون بهی مہین تر برین جان اہل شیش کی کلام نه دید خط سیر
--	---

صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست

کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب

محمد دین مہین شتان زیات اکسیر کاش سکو او سر شکانین خدا پید کری	غم کی هر چند شب بحرین افزایش غیر ممکن ہے کہ ہوش میں رہا صبر
کاش ہے اصل آجا راس شمشیر چشم بدو در آب فرماش	کاش ہے اصل آجا راس شمشیر چشم بدو در آب فرماش

کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب
 کسوف در آسمان است که در آن کجاست
 صبر نهاده از آنکه ملک سلطنتی طلب

جگر من با دلاور است که با دل
 فتح عالم را چون شیر با جا
 ای دل جگر من که با دل
 زلف عالم من کیون با جا
 نام این آب که با دل
 کربانده و جگر من با جا

صد مہ ہوتا چہ دل پرانی ہے جا غم عالم سو اور ہے غم پیدا کر کثرت آمد و راجہ اپنی دل میں گوشہ قرین ہو گا ہمیں چھین ب دل ہو بیتاب مگر آہ نہ آئی تک عشق کس کی تجلی ہے ہو پس گ سنج ہی کس تن سر سے بلوین اس قدر کیون سن لے ہوتا ہے از تیری مہنام کو خالی جو میں سمجھا پاک ہو جلد لگا بحر فانیں سحر طے	آب دریا کی اسی زری میں گنجائش اسی نکل ل میں ہمارا ہی گنجائش باغ میں لالہ انکھ کی فرمائش طفل کو و اس بلور میں جو آئیں حکم یہ عشق کا وہ صبر فرمائش شجر طور سی تابوت کے آرائش سدا کو حسن خدا کو زینت کشور حسن بہنیں لائق پائش اسی خدا جرم مرالائق بخشائش جسم خاک جسے کہتی ہیں وہ الہائش
---	---

وارفتہ میں کون کون سی
 چینی بیخاک کی کون سی
 خاندان کو کہا کرتے ہیں
 اگر کوئی کہتا ہے تو او کو
 جگر من کیون با جا

۳۷

جگر من کیون ہوتا ہے
 انکھوں کی ہری لنگ نہایت
 کوئی روز حضرت پائش
 بابت میں نہایت پائش
 بکودہ ہستی پائش
 اشارت میں پائش

اس طافت پر چلتی ہے راجہ آئینہ سارا بدن ہر بڑیاں ہولا	سما کجا قافیہ پیا بجا یہ اسیر ارض اشعار بہنیں لائق پائش ہے
---	---

کہہ دو روز دیکھ لے گا
 وہ خاک رہوں جو اس پر
 کہہ دو روز دیکھ لے گا
 کہہ دو روز دیکھ لے گا
 کہہ دو روز دیکھ لے گا

سیدم کین برون پریان کویت
 اس شہنشاہ میں ہم دو کی عداوت
 دشمن ہمارا دوست ہاں کی جان
 ہم دم بگڑتا جاکے سارے
 ممکن نہیں اس کو یہ سلطنت
 زمین دور یا رفعت اب سکتا

۲۷۶

کتاب الفیہ فی التفسیر
تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
جلد اول

دماغ من لکھو کہ جو کچھ کہتا ہے
کہیں کو پہنچا کر کہہ دے
ایک طرح کے فکری قاتل ہے
نبی صانع قدرت شب بدین اثر
طبی کا شمس چرخ عالم ہے
سفر ان عدم سے ہوئی کیا ہے
جہان ملک و جہان حجاب ہے

کسرت آب کو چھوڑ کر
 کھجور کی پانی کی گلی
 کھجور کی پانی کی گلی
 کھجور کی پانی کی گلی

کھجور کی پانی کی گلی
 کھجور کی پانی کی گلی
 کھجور کی پانی کی گلی
 کھجور کی پانی کی گلی

نالی کرنی مئی آنسو بہا سیم	اور سے آب و ہوا گلشن بجاو
آتش افروز کا کیا ماسی مہا پر نو	ہی شکم غماز کا یا کہاں ہے حد و
کھینچے پٹھے میں اس محو لگا کی	سنہ ہے کیا صورت تو دیکھو ہا پر نو
بلبلو کی باغ میں کٹتے ہیں جوت گلی	شاخ گل کی تیغ عریان کے کسی صبار

طبع کو کیونکر پسند آئیں مضامین سیم
 آرزو ہوتے ہی کس کو ناخلف اولاد کے

دشت وحشت میں باغیں شمع جہان باد	شاخ آہو محبو تمچی ہوا سناو
کسبے فن میں گئے ہی شرط ہستاد	کب کہلین سرسی اکھنیں کو راو راو
غم فرا جھٹتے ہا سلی س ل شاد	آہ نالہ کیا مرزا دی فرماو
شوق غالب ہے توجہ توڑا ہی سرخا	آئینہ اوٹ کیا دلو آرا، فولاد
تو کر انسان کی گلی خوش ہو گویا جہاں	پرہ گسٹا مل نہ ہوئی ہی چہر جلاو
اتفاق انسان میں ہو کیونکر سوا	ہی طبیعت مختلف بی شبہہ چاند
ابر و درخان قاتل سے کوئی بھی جان	تیغ وہ فولاد ہی سیر چہر فولاد

۳۷۷
 نہ اینٹ دی بکلی نہ قلم جک سکی
 شاخ کا خاک میں آفریں ہا پر نو
 بھار دامن و جیب لاشیائے
 مشاؤون اشک پستی ہا پر نو
 بیادوں سبیل ی بیت خراکی می
 بجا کسم مر لگاؤں لکھنوی

نہیں فتنہ فتنوں کی سی
 نہ ہمارا احکامیت ہا پر نو
 نہ ہی خیال ہا پر نو
 نہ ہمارا سعاد ہا پر نو

بہت رو کی دینا میں کہیں کی کیا
زمین انسان تم سے جھٹھتا ہمارا
گدرا دوسری سی کا ہو جائید
بنائو سر راہ تربت ہمارا
اگر وعدہ وصل بن جائے تو کہی

۲۷۸

منج تلک بواہی عمرت پیکر
 بنیابی پری تگوز دیوانہ
 وہ طالع تھیکار نیست پیکر
 حدین کفن کے اور اسین پیکر
 گنجابی کر کے پیوست پیکر
 غریب از غریب سبیلان جان ضم
 کشت ادا کی ہوئی

میتھانہ کلش فرانس میں گاہی سیر
مادر آئین کے وہاں جب بیان سجاد کے

۱۔ سچ اور سچ بہادر
 ۲۔ سچ اور سچ بہادر
 ۳۔ سچ اور سچ بہادر
 ۴۔ سچ اور سچ بہادر
 ۵۔ سچ اور سچ بہادر
 ۶۔ سچ اور سچ بہادر
 ۷۔ سچ اور سچ بہادر
 ۸۔ سچ اور سچ بہادر
 ۹۔ سچ اور سچ بہادر
 ۱۰۔ سچ اور سچ بہادر

ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے
 ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے

جسم زمین ہر ایک شہسوار کے ہر ایک شہسوار کے جسم زمین قتل کرنا ہی اگر مجھ سے جان کر ساتھ ہو جا صد اکترا چاہے کون ان نود و لتون میں برتر کرے	سنگ منقش کرت بنا چاہے امی اصل تیر منقش اب تیرا چاہے بند ہو جا صد اکترا چاہے بیٹھ رہی کو کوئی مسجد پر آ جا
---	--

تشنگی میں جان دال سپر اسیر
 خاک میں گر جا آب زندگانی چاہے

نبض سار جو اس شکسید کی ہے ہر جگہ وضع نئی چال نے لوگ نئی سب جیسے ہیں کچھ ملک عدم ہیں گاہ ہسی میں گیک گاہ عدم میں آج کیا سیر چراغان لب مراد ہے	آج کیا اپنے جتنے ہوئی نیا دیکھ دیر تک آہ راکھ او گل عباد دیکھ ہم تو شہر میں کوچہ نئی دنیا دیکھ دیکھنا ہم پہ پینچ جانیں دیکھنا دیکھ کراو سکی کہے پیمان پید دیکھ آج کیا سیر چراغان لب مراد ہے
--	--

ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے
 ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے

ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے
 ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر اس کے

عجب کمال ہے کہ ہر چیز میں
 ہر شے میں ہر جگہ ہر طرف
 ہر وقت ہر جگہ ہر طرف
 ہر وقت ہر جگہ ہر طرف

نہیں ملتا ہے کہ ہر جگہ
 ہر وقت ہر جگہ ہر طرف
 ہر وقت ہر جگہ ہر طرف
 ہر وقت ہر جگہ ہر طرف

ایسی نادان نہیں ہے وہیاد
 چار دن سیر ہو تو ہلا کیا دے
 ہنسنے گری سرائی لا اصرار
 سیر گشتن سجادین کیا دے
 ہر پرتوی ہی رنگ سجا دے
 اگلے اس شہر میں ہر گویا دے
 خواب میں ہر شے لفت جلیا دے
 ستر ہے ہنسنے جو دیکھتے تو ہنسنے
 چلے پھر تیر کوئی صوت زینا دے

دن بیاور کرین ایک نظر پرستی
 چشم گرس کا اشارہ بھی گشتین
 سیکڑوں دماغ و کباد لاکر باریج
 خندہ گل ہے کہیں نالہ بل ہے کہیں
 زندہ در گور ہو چکے خبر تک نہ ہو
 ہم تو پیاسی ہیں مخیر کوئی پیر
 دن بھین کہ سبر ہو گا ریشہ شیر
 نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق کیا
 عشق باز کی سیو کہ گلی دل بچ

۲۸۱

دیرہ دل ہے نظر کی رخ جانان پر	چشم موسیٰ صفایا دید برینا دیکھے
آئین جہ وقت شب ہمارا کوئی	بہتر ہدی جاوید باخیا کے
چرخ چہی بہر کے نہا جی کے	گرد آسائے نور صیغہ کو باب کے

وہ خود داتا گشتی یا نہ ہو
 یہ وقت ہر جگہ ہر طرف
 کہ کیا اوس بے شک کی دیکھے
 عصا اوس کا ہر شے میں ہر طرف
 کہ کیا اوس بے شک کی دیکھے
 عصا اوس کا ہر شے میں ہر طرف

کہ کیا اوس بے شک کی دیکھے
 عصا اوس کا ہر شے میں ہر طرف
 کہ کیا اوس بے شک کی دیکھے
 عصا اوس کا ہر شے میں ہر طرف

اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...

روشن چرخ کچھ محو وقت ہوا کشتے جو میں تری نگہ نوحاب کے لیکن وہ آفتاب رہا آفتاب کے پہاڑی مری کلی میں پستی کا دونوں کوڑیاں میں کوٹھی کا کانٹے نہ ہو حق میں گل آفتاب کے چھٹے میں گیا مری چشم برآب کے ساتھ ن فلک ہن ساتھ فراکشا سوئی کی پہول ننگے ساتھ ہوا کیا کیا دھوین اور شمع کا لوتھر سے قریب مری عذاب کے آٹنی نیچے کوڑی آفتاب کے زاد عجب مریں شراب کے	مرجائی لندہ کی پیک شراب کی مرقہ میں کیا لکھ ہی اونی ایک بند ہر چند خطی حسن کا جلوہ شادیا ہوتی ہیں ہوا میں مریاں حباب انکیا عرق میں مڑے کی جیسی گئی خط کو نہ ترے دوزخ رنگین استعد ہر چند ابر کا ہوا دماغ آسان پر اتنا تو یاد عارض گلگون رسو دولت کا میکدی میں آجیا خیال انکاروں میں جو دماغ جگر کچھی سر جنت ہیری نام کر مگر ہی حجم آتا اوس گے میں شب روزہ حرم عالم کے خشک ترکی تھی کچھ بہتر
---	--

اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...

۳۸۳

قاصد ہرچیز و سدا کمال
 جس دوزخ میں رہا ہر پنا
 خط کتاب کو عرف الفضل
 دانا قبول آجیا ہر حال
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...

اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...
 اس پر نا تو ان کو کی...

ان جو موت کوں ہرگز نہ چھوڑے گا
 انسان ایک ہی طرح کی طرح ہے
 جس طرح کہ ایک ہی طرح کی طرح ہے
 اس طرح کہ ایک ہی طرح کی طرح ہے

مغنون بہار شاد
 کامل جو ہر ایک کو دیکھ کر
 کیا جانے کہ کیا جانے
 کیا جانے کہ کیا جانے

۸۳

وہ پوچھتا ہے کہ کوئی کبھی
 لاغورن اس کے ہاتھ میں
 چہرے اوتار کر دے
 لیکن اس کے ہاتھ میں
 وہ مرد و بہلان کا جو موت

روئے پر تین دیدہ گریبان اگر کھر	
گل جابین بیک بیک لکڑی سحاب	
مٹی سے بنا ہوں چشم پرست کے	دریا میں کان کہوں و شہر سب کے
ستارہ صایم میں ٹوٹ کر	بڑے ہوتے ہیں جہاں موت خواب کے
کیا تھر ماہ سا آؤں آفتاب کے	بہا کی بھٹی میں چادر عشا و آب کے
مے و قسم ہوں تا فوج سچا بک کے	مغنون چپ بابہ بند اما بک کے
حسن شبہ طفلی میری میں چال کے	سادہ ورق میں اولیٰ آخر کا بک کے
کیا چوتے ہو میرے ریشا نوں کمال کے	واقعہ میں مال مال کے کیسے بک کے
سناں راہ کی کرتی ہیں جو نگاہ تیز کے	وشت سے سج پہنچی چھی جاب کے
تنگ کہی کہ گمراہ ہوتا ہنہن کے	آنکھوں میں میرے ہاتھ میں بک کے
جیسے کہ ابتدا میں تھے ہوسے چہم بک کے	پہلے ہزار رنگ جہان خراب کے
جہاں لکڑی میں نہیں موت وہ کوہر کے	خدا مان زمین میں ہم قلعہ سب کے
وہ دست ہوں کہ رشت کو نیا کر دیا کے	نقش قدم میں اہ میں ساغر شراب کے

ان کے قیامت کا کھانا
 جہاں میں ہر ایک کو دیکھ کر
 کیا جانے کہ کیا جانے
 کیا جانے کہ کیا جانے

نشانده جان و جگر چرخ
 خدای بخت پرینادین چرخ
 بنده الا که در رات بخت
 خدای بخت پرینادین چرخ
 بنده الا که در رات بخت

کمال کرانے کا خیال کر
 کمال کرانے کا خیال کر
 کمال کرانے کا خیال کر

<p>نور تیری تیر مرکان کا اہی کیا ہیز کہا خوش آئندہ تری آواز جی آسان پرواز و طاہرین باغ ہیز نزع میں ہے ہاتھ پھیلا تا ہون عطر کیا تجب ہو اسانی بطنی ہو عادات ہر کی تہی اگر اسی ہوا لگے ہم خاکین لیکن سبز گنج سیر کو آتا ہر بار پر کوہ جحر سن کیا کوئی اس نفع لگیو ان کے چاند مہتاب ہیں کہ خورشید محو حیرت ہے یہ سوسن دیکھ کر دلی سے</p>	<p>بند ہیں انہیں کہ خواہن کوئی سکہ پروی میں نغمہ شرمی ہوش اکب پنازک سخا اکب اپنا ہوش بچر مطلق نہیں سہ بن کہ چہ ہوش گرم ایسا شعلہ آواز نوشا ہوش اکب دینا چاہے رند گئی خاموش گو رہے باز کہ اطفال باز کویش شوق میں جو موج اکب کی ہوا ہوش سب کے چراغ عقل کا ہوش آسان رفت سمارو تری ہوش ہی بان کھنکھل نہر مایا گر خاموش</p>
---	--

۳۸۵

<p>سند میں جو آتا اکی صاف کہتے ہیں اسیر بے تکلف مجمع زندان ساعز نوش</p>
--

جس کو کہ قدم پر اکا ایسا کر
 جس کو کہ قدم پر اکا ایسا کر
 جس کو کہ قدم پر اکا ایسا کر

فاسد تو کیا کوئی
 حسن جمال کی تم دولت
 خورشید و ماہ بیکر کا ہی ہوا

۳۸۶

تغنیہ کرتا داریب ابراہیم
اشنا تو کرین آں دم تن قیوب
سکستابل تیغ خن جمن
ماورگیا دیب بکوچی جویدر
عمر بن کیا کیارم طوم
نست عجبو سے علی یان
من جلیان صحر

اب خار کہانی نیک و بد
 حاکم کی راہی قدس
 جسوت اور شافقت کی
 مشنکر کہ اباد عباد کو بار
 آغا جو بنی راج کلین
 جلد ادوا کے کین

اسد جلیا و کلین
 مدد جواب بلاتین
 وقت میں جین میں
 غلامین یا خاندان میں
 راجہ سرکار یا نہ بہا صفت

۳۸۷

بک جو مکر میں تو ہر قسم
 ایندین لیم اب بٹ
 جاکری لکھتے جو خواب
 چپیری جو کشتیم
 زندگانی کو پیش ایم

کاٹن کا مین جو کہ شب ہے
 مرزا کی طرح ہے محنت پسند

عقلمند طرح ہے محنت پسند	سار جہاں گوشہ غزلت پسند
خانہ ہمارے سامنی لایا ہر وقت	سامی کی طبع کتنی ظرافت پسند
لکھا کہ تو کیسے جانا سنی سلسلہ	ہم کو دراز شب فرقت پسند
پوستہ تپتے تاباں جگہ بگنی گرد باد	خاک اپنے بعد مرگ ہی فرقت پسند
تکین دل ہو جائے رنگین و کہا	پیاسا ہون شہر تپتے مجھے رنگ پسند
تعریف کیجئے جو ہو کا فرنگی نیک	کسری کے مصطفیٰ کو عدالت پسند
بچا ہے زاپہ ان رہا کا ادعا	کب بچھو قلب عبادت پسند
چرخ دہنسی ہم نہیں کرنیکی التجا	ہم گیندہ جبکہ ہیک کی عادت پسند
کیونکر جدا پرست کو پونجی صنم پرست	منے پسند یہاں وہ صورت پسند
دور ناموں کب میں قید لکھا دہرے	یوسف کو آپ گوشہ غزلت پسند
انگوٹھی سے ہم وہ ان میں شوقی	بائی نظر سے قطع من پسند

غلام جیون کو افغان چشم واد
 کوں باہر باہر کا دوزخ
 وصل ہے وہ جس کو
 موت کا میں سے آدھ

اگر چہ مجلس از ایک گنجی
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

کیون نہ تو قاتل سادات و گنجی مور غریب میں باکوی میں میں میں نجد میں سب جو سیکے پر آؤں چچ سکوہ سوز جگر عشق میں میں میں پنج میں کس شہ خوبی کا ہوا آگ کیا کہیں سبج شب وصل صد سہ کیا عجب ہے سخن حق کو جو باطن بھیر چشم و حدت جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا	شکر کی طرح بہ ہر رسم گل ہوں ہر قدم عبادہ ہر ایک جگہ خند گور محزون صد آگہ حق حق آگ ہی اس جلائی کا گلہ ناخ برق ہے بارہ شمس جو میرا پود و شیر ہا ہی سہمت کچا شہ اہل بطلان کو گمان کہ انا حق ذات و صد ہر ہی سالہا ہا ہا
--	--

۳۸۹

طاقت نطق اگر سنگ کو ہو فی تو اسیر بت برہمن یہ کہتے کہ خدا برحق ہے
--

یہ ہے درہم ہی خوشی ہے خوشی ہے کہ یہی ہو سکی نسبت کاتب صبح فی اوس سب کا صفحہ لکھ کر	جلوہ عاشق و معشوق متاثر بوخت ز سر جزا بات کی بات تل کا نقطہ بھی باہر کو ہن میں
--	--

حیران ہوں بہت کون سا
 رہیں سب کچھ کچھ کچھ
 حاصل جو اس کا
 اگر ہی عشق و محبت
 خال کہ ہے
 اس کے ہاں
 اس کے ہاں

اسان افیضانی
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

[illegible]

سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی

گرم نہ کار نہ حشر نہ سرمایہ تاب نہ کار کہان باون میں ہے خوش ہوں گہستان جانین میں زیر دل قربانیت ہے ہوا سر و سہا طری سننے والوں کی جگر کو بوجھلین نظر سیکڑوں ہاتھ لگی خانہ بدوشین	تیر میست خون میر گریبان کس لئے اتنی کڑی ٹریز کی دستان سرو لاک نہ گرس سے مجھے چٹک دوزخ کی گل حور شد گل تو شاک سر کھتا ہی دہن جو زری میک جو گبولہ پابان میں مجھے کو شک
---	---

حال مکتوب میں ہوں کی طارت کا سیر
 ہے بجا رک سحر و ناز و نجاک

آج ساقی میں نہیں کہ مروت ہے صبح ہو پید ہے مجھے خواب میں بھی رات صبا کو کیا کہیہ سننے سے خاک سی گئے ہیں گرس کی طبع آئیز ایسی میاں شب وقت میں اوٹھائی	خیزندہ ہے اگر یار صحبت ہے کچھ اپہرات ہے امی ٹوٹتا ہے زہن کو گی گہستان کھکھک بعد مروت ہے ہی بد اور حسرت ہے زبا و غنہ روز قیامت ہے
---	--

سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی
 سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی سر کجی

اک روشنی مزار میں یاد و سر
 کم ایتھ کا کل بیت دعا ہو
 رمی دراز غم کی کوتاہ ہو
 وحدت جو رہا ہوں گاہ ہو
 بس راہ میں چلاؤں گاہ ہو

کیا اصیاط اب کو اندر ہو
 دامن چاں سے تیر کاویں
 من ہوں نشانہ تیر کاویں
 چلاؤں گاہ میں در گاہ
 حافظ خدا نہیں بل نشانہ
 صبا و باغیان میں ناز

چرخ فرخنده
شادمانی تو بهانه ای که بخت بد
کریا خست و جفا جان پرستی
روشنی کوته ریشنی ماه موی
عدم درویشی بیکی در میان
نور کوه سحرهای گران
آید اگر هر بین عالم سپاس

وہ سب کو چاہئے کہ ہرگز اسے
مخمس کہ کہیں کے اچانک
زبان توشیحی اتنی خفا آوار
کہ سناؤ گئے بی بابو بان
کہیں اسے سب سے پہلے
جو ہرگز

عروج بام کی بلبل زبان ہے
ہزاروں سریفوں نقش دیوار
عجب و عجیب قاتل کا مکان ہے
ہین ہوتا ہے ایک ہی صفت
تکلف کی جو سوسن و زبان
پیش کی سطح صیاد خان

[illegible]

کون آیا ہر حال میں جس کو چاہتا
 دیکھ کر جس کو دیکھ کر دیکھ کر
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

کچھ فری ہو افاقہ اور
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

مشف وہ ہوں کہ نفل مایا اسکا حوہا	جیوٹی جو میرا دل کے بچے کھل گئے
پہچانتے نہیں ہیں مجھے میرا شننا	کیا انقلاب دہر صوت بدل گئے
ایسی تپ فرات گر گئی ہے نہیں میں	انکلی طلب کے صفت شمع جل گئے
مکن نہا کوئی ال سی رستم کا شننا	آیا جو وہ سچ قضا اپنی ٹل گئے
گیسو ہو سپید مگر نازہ گیا	بل اتک و وہی ہار سنگو کہ جل گئے
شہم گناہ جی ہو ہم عرق عرق	پہنکا سنگ گمشدن فرسوس جل گئے

۲۹۹

پڑنی لگی ہیں شہر ماہر قدم اسیر	ماہوں صفت سیر فر کنی محل گئے
--------------------------------	------------------------------

آئی جو بکرت صمٹ پ اور گئے	سنگہا یہ نخلہ تطبیبت ہر گئے
قاتل کے تیغ تبر عجب کام کر گئے	نیکو دو اہار گلی سے اور گئے
کیا نہ کہ ہی اوٹ نہ کا بوجہ کلا	جھد ملی جاو سنی کلائی اور گئے
ہی لاکہ لاکہ شکر خد کے جات میں	وسس بری تو پس اچھی گز گئے
پکلی کا بیج بال برابر اگر کچا	بولی وہ مارے کہ ہارے کر گئے

پہلے کہ میں ہو خدا نعمت لایا
 پہلے کہ میں کی شمع لہان پڑا
 پہلے کہ میں کی شمع لہان پڑا
 پہلے کہ میں کی شمع لہان پڑا

ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
 ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

وہ بیکینی سانی سونے جاب سے
 کھو گیا صبا جو جاب سے
 وہ بیکینی سانی سونے جاب سے
 کھو گیا صبا جو جاب سے
 وہ بیکینی سانی سونے جاب سے
 کھو گیا صبا جو جاب سے

<p>رکے ہی کے طاق میں سر گذر گئے اچھا ہوا گناہ کی گہری اور گئے روح زمین کو چھ جلا دہر گئے شہیر کہے جو بارگ ٹوٹی اور گئے جودل میں آؤہن میں سر گذر گئے کھلا جو آفتاب تو بارش پھر گئے جو پڑمین جگ جہر ہوٹ گیا زور گئے بولی کہ اندون بہت تلو جو گئے آیا درشتہ خان ہو تو گڑھی اور گئے مقرر اس ہے نسیم سر گل کتر گئے</p>	<p>تحریر یار نہ پڑھی سیر مدون قاتل تے سیری سر کو اتار تو ختم یز لہے وہاں گور کی اتنی ہوئی شہید خونخوار کو عروج ہولت کا سنا رشت کے بات چپ پسکی اتحاد آنسو تھی نظارہ حسار یار چاہ جو رنگ تو ہو یار جدا جب ہاتھ مینی سیر خط کو لگا یا نہ اہ کی قدر خاک ہو ندو کی ریشم کس دن ضرر ہوا سر شمع مزار کو</p>
--	--

نہان شانی موت دم جواب
 جو پیشکس بوہن نور دین پائین
 شمع سال ہوا ہر بنا کس
 عجیب کار قاتل سے ادھکیان نور

<p>کہا اسیر اس سن باز کمر کو خط شمشیر خامہ جب کے کاغذ اور گئے</p>	<p>آہ آہ ہین بکت یار اول ضبط کہتے ہین جسی سخت گئی</p>
--	--

یو امین نقل شمشیر اس کا
 تصور رخ خان جو بعد گری
 وہ عدم میں ہم تباہ کس
 جو عم خلق شہر تباہ کس
 جو عم خلق شہر تباہ کس
 جو عم خلق شہر تباہ کس

نہا باز کمر کو خط
 شمشیر خامہ جب کے کاغذ اور گئے
 آہ آہ ہین بکت یار اول
 ضبط کہتے ہین جسی سخت گئی

چراغِ خدای و بیکری
 مین بکایت کردن خدا کردی
 که بعد و دین جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری

چراغِ خدای و بیکری
 مین بکایت کردن خدا کردی
 که بعد و دین جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری
 که خدای جانوری

<p>همه تن نور سوید آه مار اول ہے جرم جاہل نہیں مقصد سی اگر غافل ہے کیا کہون آمد قائل سے جو خرم دل ہے تم چلو کہے کو اسی دیر سنی الو محبت ہے کہی سنے فی عجب و کی با سیر نو دیکھ و لانا کی چلی کر سیر ہی خوش سے نفرت کز ای قلم سزا سستے ہیں کہم کی فکر کا ہلو توحش کوئی خندان کوئی گراں کوئی لاکھ بجا کی حسین کے سنی سنی ہی خیر جان تو بہن جو اسو سرتی الفت یز ہاتہ بہرے کہین عالمین و کج رزق ہر روز نئی مانیسی بھائی</p>	<p>جو ہر اس آئینہ کا دیکھنے کی فانی ہے راہ ہو لاہوا کیا جانی کہ ہر تنگ عید تر پہ تیغ نگہ بسل ہے ہم ہے آتی مین اگر فضل خدا شال ہے نور شیشے کو بھکریہ کی کا دل ہے نئی دنیہ نئی لوگ تے محفل ہے کون مر سنا زمانہ مین جو سنا دل ہے کیون ہو ای مبتلی باک خدا علو ہے کیا تا شامی سو او بون کے محفل ہے سخن گزار مین گل مردہ گل در گل ہے سچ تو یہ ہے کہ کئی ہاتہ کا او خدا دل ہے سب کہو دیکھ کہ محفل کے بی محفل ہے خانہ پروردہ آرام سگ منزل ہے</p>
--	---

۳۹۷

چراغِ خدای و بیکری
 مین بکایت کردن خدا کردی
 کہ بعد و دین جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری

چراغِ خدای و بیکری
 مین بکایت کردن خدا کردی
 کہ بعد و دین جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری
 کہ خدای جانوری

ہاں ادا کا کوئی کارنامہ
 سنا ہوتا ہے کہ میں نے
 بندہ زہون میں خدا کرنا
 شکر کا کام کیا موصد
 کچھ فاروق کا ہوا تو فاکر
 جتنی فاکر اتنی فاکر
 اب دودا نہ مذی رہا نہ کرس
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

ناخلف جو سپر جو ہر ماقابل شور و یارین سے خاموش سا جل تم نہو چین بچہ پن در کر و جا کل ہم رہا ہوں میں جہاں بھگو شکر محفل شہر خوتان ہے عجیب محفل الف جیہ آزاد خط باطل ہے مکمل موت پرستار و افان یار کا چاہہ رخدان ہے چاہیل ہے	بی اثر اشک کی خاک ہو کھو کھو تاکہ شہر میں دل صبا بکین صابر سادہ لوح آئینہ کستخ جو ہی سینہ پستہ بخت سینا ب نیایا ہے ایک کو ایک کے احوال سے ہی خبر مشق اس طفل کو جسے گستاخ نام صحت کا کہاں عیش کی باریش خط شکون نہیں اس میں ہی مہزون
---	---

اوس کی کیا بے کس ہے
 کہتے ہی غنڈیہ ہزار دین
 گودال دن جو کرتا ہوں
 دی تو ہی اگے ہی غنڈیہ
 محروم ادکی بوسہ دندان سے ہی

۳۹۸

خاک گیر کے سما جاتا پانی جو اسیر کیا تہ خاک کوئی نشہ نوریاد ہے

جان بخشی زانہ تری لب کام ہے ول نل بارت بیت احرام ہے سجدہ کو کس کا قصد بقتل عام ہے	یہ ناب سچ علیہ السلام ہے ای ساکنان و میر ہاں اسلام ہے پیچھے صفوں کی خوف کی ماری کام ہے
---	--

اکثری علی اس کے گنہگار
 دہا تو ان ہوں میں گنہگار
 دہا تو ان ہوں میں گنہگار
 دہا تو ان ہوں میں گنہگار

کہنا اور شہنشاہی کا نام
 کہنا اور شہنشاہی کا نام
 کہنا اور شہنشاہی کا نام
 کہنا اور شہنشاہی کا نام

کسیاں ہر طرف سے جھونک رہی ہیں
 یہ سب ہی تم سے نظر کر رہی ہیں
 کیا یہیں سے کسی کو روک لیں
 یہ سب ہی ہر سال ایسے ہیں
 یہ سب ہی ہر سال ایسے ہیں
 یہ سب ہی ہر سال ایسے ہیں

میں نے یہ سب ہی
 ہر ایک کی ہی
 کیا ہر ایک کی
 کیا ہر ایک کی
 کیا ہر ایک کی
 کیا ہر ایک کی

۲۹۹

یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال

کس کام کی ناز نہیں میں یاد	سجدہ جو سرور کی سو اہرام
کاغذ نام کلام اور ہم نام	پرستان شوق ابھی نام
ہوئی ہوئی کبھی کبھی	مذہب صفت ناز تو مودم اہم
دست سببہ یاد دوست قریب	گو یازید جا کلم اتلیم شام
یہ سب ہی شفا مجھی ہو لک	جامی کا ہی کلام شفا کا نام
دل میں خیال غیری ہی سچا سو اور	خلوت سرا خاص میں کب جو کلام
گہر میں جھانک کے اعصاب میں	ہر خشم ہر خجرت قاتل نسیم
قفل کا شور قند کر گم ہنیں	مبای می ہی طوطی شیرین کلام
تہا ہنیں میں عاشق بام خشم ہار	ہر بچہ منفر کو ہے سودا خام
وہ شاہ ہیکیشاں ہو ک قلم میں	ہر جا عذیر خشم ہر اک شہر جام
مخوف ہن میں ونگھی عالم سی خجرت	نہ صبح ہی نہ عالم رویا میں نام

دل میں وہ بلا ہی جو ہر برای ہر
 گہر میں وہ ہوا جو ہر بال ہام

یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال
 یہ سب ہی ہر سال

مصلح و بلند سر و بزرگ ارکائی
و فنا و ان بون ایست فانی
یو کو کیمین و تخم کلانی
یونما سازد خشد را سر نوین

۴۰۰

خازنہ پارخون کا مغرب لگا ہے
کرنا جو بہت دل محروم کر دے
نیزون میں پیاں سمندر لگا ہے
دوسرا عجیب اس کو نظر لگا ہے
کھینچنے اور بجا رہا ہے
خیزاؤ بیانیٹ کی عجیب عجیب
سفر نام شہر اور

[illegible]

کیا ہم تجھ کو شکر کریں
 صابر کیا نہیں کیا کی اور اس
 بیگم ہوئی پامین میں
 صبح وصال غنا کین
 جلا دیا ہے اس کے دل میں
 غنوں کیں کیا ہیں مطلقاً

اب بند ہوا نظر ناقص
 غائب بن ہو گیا نظر ناقص
 انہوں نے کھینچ لیا ہیں
 روشن ہو اب قافلہ آگاہ نام
 ہجرت کیا ہے بغیر حارثہ

۴۰۱

فہم کیا رہا شکر خرام
 بونی صدق سانی کی پوری
 بہار کھلا کیں رقیص غم
 پوچھا اب تو حسن کا رہینیاں ملک
 اگر تو بول دے اس کے ہونہر
 کیوں کر کہہ دے ہونہر غم

مزا ہے تجھے ہی وقت عبادت کی فکر | ایسے من زکو تو ہمارا سلام

حاصل جواب دہ دنیا نہیں اسیر
 زیر نگین سخن کے قلم و قلم

<p>زنگ پانی سرخ کیا زرد چاہا دامن گچھین بہرا، یا نفس صبا و کا بوی گل آتی ہے جن بوی بہر آ نامبول نکلن تھا ایسا بنا کا فرجین الفت گیسو جو ہو سو ہی صحران گئے کس پر رو کا میں کشتہ تاکہ میری خاک ورنش ما انداز کیا سحر اوجشت میں جب کہ اسکو گک یا سینہ زخمی ہو گیا عود قدم دامن ارٹھا کرو چہ تھی تھی میری جلوہ کشا یا سپینوں کا فرغ</p>	<p>گو ہر مایا ہے لعل مژگان ہو گئے گل نہیں بلبل نہیں جاگم تان ہو گئے بند و بندہ روزن یوار زمان ہو گئے جتنے ہندو تھی مرضی سلیمان ہو گئے یاد ن میں جاوے پٹ کر مار چکا ہو گئے مرغ کشن لوٹ کر مرغ سلیمان ہو گئے سورنے میرے ہی خار سنیان ہو گئے گو کھرو انکیا کی جتنے تھی ہیکار ہو گئے اس اور چاک کتنو کی گریبان ہو گئے جب ہوا خورشید پیدا ہوا ہنر ہو گئے</p>
---	--

بانی ہندو ای کس دہم
 کوئی ہوا سنا
 غم و غم
 علی کے ہونہر
 غم و غم
 غم و غم

ہر کسی کو ہر حال میں
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو

اہل و عیال کو جو چاہے کیا کیوں نہ دست نگین بیاں ہو تو نظر آتے چاہہاں بابل چاہے دیس چاہے شب بیک رخسار دل آہری گلزار میں ناز گل دست نگین ہو بخت آویزاں کو تو غم	زلف چہرہ کی ادھی کا فرسماں گرتی کرتے طشت میں یمن خندان ہم ازل سے قید چاہے رخندان ہو بنگے شبنم مک غنچہ نمدان ہو چھتے چھتے زنگین مرجان ہو
---	---

حشر میں عصیان گراوی داسی
 دوست جنکو جاسی دشمن جان ہو گئے

اس ٹکڑی میں جو آہ آفت سیدہ افشای از عشق کیا خاشنی اور ہون وہ غم کہ مینی نظری گرا دیا انا جلاہ باع جو انجبار پر تن ہون تار تیر کا ایسی کہ نصیب طول شب فراق کی بھونچاں مہم	ہی صبح عیدہ کو گریبان بریدہ بیل مرچن میں زبان بریدہ موتی صدف میں قطرہ شگ چیدہ ہی سیبہ ذوق پر بار ہاریدہ ناوک فتن کمان کی طرح کی شیدہ ہر شرع غول جو غول ہی مصیدہ
---	--

ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو

ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو
 ہر حال میں ہر کسی کو

سازد غنیمت از زمانه این
 ایام و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان

مخل بن لکهنه و در زمانه این
 دیدار و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان

نمایان بین و در زمانه این
 دیدار و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان

<p>ای شیخ نشانین این کائنات دماغ جگر کو چو کمر خست تخریب و صفت خنجر از وی بار چون من هر کو بجز افغان لایق هم خنجر صاب و دست شاعر تو همون مگر کیست مضمون گریه سی هر اک سطر منج جوشیده بزم و هر من لکوکهان او اگر ضرر نهن باغ و هر من و یو انجان عشق که پی من یه دن روتا همون بسکه عشق مرده من بن</p>	<p>حسین میفرودش که کو خسته باقی نشان پانغال سیده ماگن فلم صد آگویی مرده روشن حجاب رنگی آئینه ویده هر شاخ سیوه و ارجمین چیده مضمون نور اخن نرسیده دیوان مرا سفینه طوفان سیده شمع حیات چشم غزال رسیده هر نخل با پد این غزلت کشیده صحرای نام کاغذ سطر کشیده هر طفل اشک کوک عطر کشیده</p>
---	---

<p>کب من میرد و کسی بر آید هکوفقط علی و لی عقیده</p>

دیوانه و در زمانه این
 دیدار و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان
 بخت ایام و در جهان کو خدایان

ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی

سسلی تشکدہ ہی صحن سب
 چاند کا کہتے سپر اکتے اب
 کب ملا پائے کو حسیہ مہتاب
 موج ہو جاتے متصل حجاب
 خوف کیا کا زمین کو رشتہ تھا
 یہ کمان کھینچ نہیں ہارستم و ہرب
 کہر ہوا روشن ہمارے پوتہ
 گل سنہن تو سنبھڑا بیدار
 موج شمشیر لکھا ہیر گرداب
 پائین دریا ہی جگر بوج اب
 لکب سی طاووس درج سی زفا
 ہی چراغان از دحام کرک شہاب
 جرجنس ہمارا کم نہیں بجا

ربط ہی نور محبت کو دل بیتاب
 دو سر اکھڑ کوٹھڑ کی موی عتاب
 صاف روشن دلا پھر ہر گھٹ
 دل میں آگاہ اب سجد میں بھی
 آفت عالم سی فاع ہر جہت کھار
 اوٹہ نہیں سگنا کسی سائری خم گار
 دل ہوا پر نور بکھیاں پر نور
 بسکہ نازک ہے سر گرین مانی کا بن
 ہے لٹکا چو چھپے پھر میں جگ نور
 کون پاپہ پیر راہ کا اجر حسن
 سیراگی ہی کہیں افضل طباقیا
 شمع ترسکے ہی کیا جت کرب پر گور
 ہر ہر ایک مصرع بھری ہر ایک

ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی

ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی

ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی
 ہمارے دل کی راسخاں ہستی ہمارے دل کی راسخاں ہستی

دل کو بچا چھوڑا آجی بابا
 تے اٹھا کھا حال تبارا آجی بابا
 تے آجی رابین بنابین جی رابین
 تے آجی رابین بنابین جی رابین
 تے آجی رابین بنابین جی رابین
 تے آجی رابین بنابین جی رابین

کامیاب تو میں ہو کیوں نہیں پائی	دور اس ملک کو کبھے شربت بنائی
خاک بیز کر اگر منظور ہو دولت	سہم درز ملک ایدل کشتہ سیاه
جب ہو وہاں میں بکریاں ساکھا	وہر میں قدر صدقہ گوہر نایاب

مخت دل رہے ہیں میری دید میں اسیر
چھلپان باہر نہیں جائیں اس لابی سے

چہرہ جانان چھٹا شرب نایاب	مشتعل ہوئی ہے یہ آتش زبانیاب
داخل غمیان چہ شرب شرب نایاب	تر ہو او اسن فروغ مہر عالم نایاب
کی تعمیر پیش کسے دل میتا ہے	کم نہیں ہے کی مجھے ہے آبیاب
زندگی بہرہ و آوار عالم میں رہا	برق سخن جن جلا گھر گر گیا سیاب
ہوئے ہر گشتہ کہ گردش میں ہو کہیں	آسمان اس کا چاک سی داب
روح جانان کو کیا پرستید خط سیر	چپ گشتن جویم سہر فشاں
نامہ لبرج انور چہ سیر چہ آریاب	کھیاں چکر بن ہم سو توئی آبیاب
فرقت جانان میں ہم مضطر ہیں	بہر ربط کم نہیں ہے یہ آبیاب

عشق میں جہنم کی آگ
 دیکھتے ہیں تجھی کو آتش آگ
 تیری احسان کوئی ناجواب
 ایک دس میں تیرا اس میں خراب
 عشق شکران کو روزی میں تو لایا

۴۵

دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا
 دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا
 دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا
 دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا
 دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا
 دیکھتے ہیں تیرا کھلا دیا

ایک ایک کو دیکھتے ہیں
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں

کون کی بنیادی بندش نہ ہو
 ہاں اگر قطع وقت کی نظر نہ
 سانی ایسا کہ جس جزئی
 بس کو کہتے ہیں حضور کو
 ہینک کو کہتے ہیں
 ہون و درامہ نوم الحزن علی لکاز

ہون و گریان میں ہو اسے مجھے شوقی	دار و بحر و کما ہرگز کم نہیں اسے
عطر کا طالع و خوش طبعیت ہو	عطر عطا ملک کہیجے کل مصائب
ہی پیتریک سانی لکھنوی ہے	شہر میں داخل ہو جیت نہ آئی ہے
ہی فروغ حسن طالع ہے کیسی ہی	کم نہیں پرو کی جاوے حد و مہتاب
خواب میں نظر و رخ نہیں یہ	عمر گزری نہ آئیں نہیں ہیں آج
اتفاق اوس کے جوگی و شہر و جانا	کیا بھی برہمن کے دوستی مصائب
چھکتے سیر مالوں بچا اعلیٰ ہار	بخت خفہ تی ملی کر وٹ بچو کا حجاب
مست ہو بیکری و اوس بے گلنگ کا	صوت اگور می کہیں کہیں مصائب

یہ کہ کو کبھی میں لاگوں نہ ہو
 زخم خندہ ان کو ماتم کی دہلی
 کب لکھا تھا ملک ہی ہو صورت
 ایک دن درامہ ہونے بعد ہل

۲۰۶

نامہ مجرم کیا ہی سوز دل امی اسیر	
کم نہیں سیر اکوڑ طایر سیاب سی	
کچھ اس چارچند میں کیا جتا رند	نچر و نہ فروغ آفتاب زندگ
عشق خطا میں ایکو ہو میں ہم	طاق نیان پودتے کتاب بند
رسم شمار و کہ لی کہ کی قوتی	ہم یہ بھی کرتا ہی ست زندگی

جب بننا ہون کہتے ہیں نہیں
 اب کہنی دلت کی کجی جیت پائے
 پائے ایسا کہ بکاد ہون دلت
 پائے ایسا کہ بکاد ہون دلت

کھنکھاتی ہو کہی جی جی جی
 کھنکھاتی ہو کہی جی جی جی
 کھنکھاتی ہو کہی جی جی جی
 کھنکھاتی ہو کہی جی جی جی

سستی نہیں ہے بار
 کر دل مارا جو بار
 بے بدیت جو کائنات اگر
 نہ ہو تو نہ رہا جو بار
 جب جا نہیں جاتا جو بار
 نہ ہو تو نہ رہا جو بار
 سستی نہیں ہے بار
 کر دل مارا جو بار

اگر کیا دقت ذوال آفتاب زندہ بسج ہر دو چارم میں انتخاب کے ہی حباب آب بنی کہ حباب زندہ صاف ثابت ہو تبیر خواب زندہ اکایم ہر کو نہیں احتساب زندہ ہو گیا کہٹ کر ستارہ آفتاب زندہ بیضہ فولاد گویا حباب زندہ وصل کئے ہیں جہ جہی آب زندہ صبح ابر طرف میں گن شراب زندہ پر وہ غفلت ہے انکھو نیز نقاب زندہ دور ہو جا کہیں یارب حباب زندہ درو خالی نہیں صاف شراب زندہ قطع کرنی میں فتنے حباب زندہ	ہوتا غنی فل مصلیٰ پر پود صرف نما وصل کشت ہر ہو کر ہے کشتا ہر اسکو قطع ہے ہی کچھ کچھ کو قطع ہر کچھ مرقد میں بکیرین آجب ہر حشر تک جیسا کہ کو کر گوارا ہو گیا رو ہی ن میں گردش کر ان کی پڑتی ہیں سک حواوت دم شمع ہر ہی جواب گ بیک جسکو کہتی ہر ستودران کو کھلایا کہ کیا حباب کسطح انظر کیفیت بزم فنا جلدہ محبوب اسی سجایا نہ نظر دیکھ تو آج شام کی ہر جگہ ہر افراب کی شیشہ آفتاب جانی ہر
---	---

سستی نہیں ہے بار
 کر دل مارا جو بار
 بے بدیت جو کائنات اگر
 نہ ہو تو نہ رہا جو بار
 جب جا نہیں جاتا جو بار
 نہ ہو تو نہ رہا جو بار
 سستی نہیں ہے بار
 کر دل مارا جو بار

۳۰

کہیں سسک میں نا بار
 بسینہ ہمارا بسینہ نا بار
 بیام اہل میں بسینہ نا بار
 غم و دوجہان کہا میں نا بار
 یہ دو زمین کی دو دونا نا بار

ابراب کہاں ہے
 کچھ جہان ہے
 مجن المہر ہے
 نشان میں بلکن راس ہے
 کچھ جہان ہے
 کچھ جہان ہے
 کچھ جہان ہے
 کچھ جہان ہے

کیا توں سے افراد کسین کے ہیں
 جو میں سے کہہ کہ میں سے کہہ
 اب سو قاتل کا مقتل میں نظر دیکھ
 بنیاد و ریاحیاب اپنا خانہ توں سے
 موعین رب پوچھن سے خدا توں سے
 میرے کہانی گدا کو باور نہ توں سے
 کچھ ہمارا چھٹا فضل خدا توں سے

کے لئے جو اس کی طرف سے ہوتا ہے وہ بھی
میں نے دیکھا ہے کہ اس کے لئے جو اس کی
طرف سے ہوتا ہے وہ بھی میں نے دیکھا ہے

2. A

کے ایک بیٹے کا دست پر ہوا ہے
 جس نے میں کو بلا جیسی امر کیا
 جس نے اسے حساب اتنا فائدہ پہنچا
 کہ اس کی عقل اتنی قابل کہ مجھ کو
 ان سے جدا ہو گیا ہے

ایسا حیرت انگیز و سکی یاد میں گزری جو ہم
بس اس آدم کو سمجھ لے انتخاب شدہ

زمین کشین جتا ہوں نہ بولوں وہ لایا ہے
 ہزاروں ماہ پیکر مہ طلع کئی پہا
 کہلائی لگا کر گویا کیا پہول خوش
 جنوں بھل بہا ہے ہی پہا ہی ہضمہ
 ذرا دیکھ تو کوئی آگ کی تلخ ہی کئے
 ہمارا گوہر جان ہونڈ ہی شہا آقا
 نہایت راہ ہوا راہ وشت تھر دے
 سمجھتا ہوں کہ آیا نامہ بروں خط لک
 مری داغ جگر میں گیم انکار وستی بڑ
 خنجر و زیند اش سے میں ہم بیکار
 بخت ہنہیں سکور سے گشتا ناہک

[illegible]

تعریف اولیٰ حضرت علیؓ کی کیا داند
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 عین ہندو کی پوجا کی ہے اس کی
 بختیاری کی ہے اس کی ہر شان
 کیا ہے جو ہر ایک کو دے دے
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان

پری ہو غم کہیں جس خوشی سے یہ التجا بھی تجھے ہی مرزا کیا سیاہ کیہ کی فتنہ یہ کھوہا کیا شکستے سر ہے دلی مغلے کسب جو دماغ سینی میں بغیر کسب	جو بیت ہے ہر ہفتہ سنی سلمان ہر دو اس مجھ سے مری گویا کیا کہ شہنا ہو سی گویا کیا حنائی رنگ اوڑا لیا ہے کسب خجل ہے دامن گلچین مرزا کیا
--	--

گلہ کی سیر گوشن من کچھ ہی سیر
 لٹ لٹ کے گاٹنی ہار داماں سے

لازم ہے انقلاب زمانہ کی واسطے پتے مری ہوجا سنی منظور آں او سکوند نے برق بنا یا بجلا بر کرتی ہی شکم مری ہر حرج شہم ہر چند بوی خن ہے مجھ میں نکو حبا تہا یوں ہر دور وں مراد	آئی ہیں حبا بان میں جنگ و اسٹے بجا ہام پر تو گرانی کی واسطے سارے سننے ہا سیر و لایک واسطے حمام گرم او کے نہانکی واسطے خواہاں مرہین لوگ جلا کی واسطے تپے اوراگ لگانی کی واسطے
--	---

ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان

۱۰
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان

ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان
 ہر کون سے کلمہ میں ہے اس کی شان

بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی

گروں کے مال کیا کسی سے شریک رہتی ہیں سیر گرو پیاہن کے جانور قاتل کو موت ہیج تاشاد کہا میں کیا لیتا ہے چین سے ہم غارت و حجر آ سوچے یہ جسکو نہ ی کی رنگت میں میں مر گیا تو جا کے بنا سیر خاک سے کن گوری چہا تون کا پڑا کھل آت بڑ موزوں کمال سے طبیعت ہے اہی تر میں مر گیا ہوں چہرہ رنگیں کو دیکھ کر مری کا دل بھین نکلتا اگر کشتر مرقہ پر کے اشک پہا ہین شہنا مشہد میں موجزن جو سیم کرم ہو لاین میں کشتا کی مرد اعمان	بوقت شستی ہی سے وہ جناب کے دشت نے مجھ کو دی ہے کچھ چری و آ ہکو دوسم یاد نہیں اضطراب کے ٹوٹی حساب کے ہو کہ کملی حساب کے تھنے کی سے توشے بول شہ کے گروش نے بعد مرگ ہے مٹی حجاب ہیر کی نگہی ہی کو ٹی حساب کے تل بیٹھے کو چہا میزان حساب کے جامی حریتمین ہون شاخیں گلاب کے تھتہ تھوڑے کہے گولی جناب کے تھتہ میں جاویرین ہر تریاں کے اوپر پہرے گی فرد ہاسی کے پیٹھ عجیب کہتے تھتہ اس کتاب کے
---	---

نظر آیا نہیں چیتا ہریشان لوی
 بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی

۳۱۲
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی

ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی
 ہندوستان کی بھنگاں کی کھانیاں پھینان لوی

آئی بہار کو چہ کبوچہ ہی میکشے	دست فقیرین بھی ہستہ سرائے
اوٹا دکھائی گردش سمت اشرا سیر	سوجائیں ماون ہو جو ہوں محکوم خواب
بارش ہو دیکھی ہی چشم سرائے	ورایمیں آگہ ہستہ ہی نمی جب
دون سیر سیف و شکوہیت سرائے	ہاتھ آستہ جو مجھے آفتاب
غصے مکہ نہ کازہ صاف منہ فقط	واعظ کہ ہستہ آئے زکام و سرائے

کے گناہ جو کبھی بخندان کوئی
دوستوں میں تیرا محبوب ہے
جو زمین انساب پہ خوب ہے
ہر سنگ کو کہو ہر زلف
ہر کھنکھان کو کہو ہر خوب ہے
سے نامہ یوں کہی کہ ہر
دور آج کو ہے ہر

عقاب کا چرخِ محبت مطلوب ہے
اس طرح دیکھنا نہیں چاہیے
دیدار بار کو نظر پاک چاہیے
مشتاق دوسرا کر کے خوب چاہیے
ایمان نامہ میں باغِ گلزار کا ذکر
کیا خوف در آید اس کا کوئی دہر
سنانامہ پر کلی من لکھا ہے
کہ جو وہ محبوب دیکھنے

باقی نہیں رہا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 اب سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 اب سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 اب سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا

آفت میں پھنسے ہوئے ہیں اوس سے کو جو کاغذ باد کا شوق ہو ای طفل و کیتا ہری تنویر حریف ہم کیوں کو انک شامت سے کام کیا جس جہان میں مجھ کو نہیں ہے	دریا میں دو پہنیں شتی حساب مانجہ بناون کوٹے بوتل شراب عینک لگا کاکی مہ آفتاب دریا شتا نہیں کشتی شراب کہو گرہ جو سب کا ناخن حساب
---	---

زائر تمام زندہ جاوید ہیں اسیر
 اب بھاگنا کدو بوزار کے

چشم خوباں سے ہاتھ نہ ہارنتے منہ دکھانی میں تو اوس شوخ کو گرا تو مرغ جو ککاوہ کہنے اسی شکم گل تپے میں کی اسی سرو قمر کی غنچہ سان سناؤں گل کی راہم نوش عالم فقر میں جمعیت سلمان ہوں	تجلب عشق نتاگرمی باز انتہی مثل موسیٰ جوین طواف ہمارا کون تصویر تر ہاتھ میں جا بڑا کوئی شکیلاں سجاد میں بکا را سوز بامین بہن بکرت کا گفتار مرا اگر تہا مری برا نہیں تو ارا
--	--

سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا
 سب کچھ برباد ہو گیا اب سب کچھ برباد ہو گیا

جو دیکھنا کہ دل کو ہوا خوب
 ایسا کہ جس کو دیکھنا کہ دل کو ہوا خوب
 ایسا کہ جس کو دیکھنا کہ دل کو ہوا خوب
 ایسا کہ جس کو دیکھنا کہ دل کو ہوا خوب

زبانی آنکھوں کا جو راز
 دل کی ہر بات کو پہچان
 جہان میں سب سے بڑا
 جہان میں سب سے بڑا

باغبان گل کا اگر ہے
 کیا خطا میں سے صادر ہے
 بہشت باغ و بہشت ان کا خیال
 بہشت باغ و بہشت ان کا خیال

بستی کہو نہ کر کسی غلطی پاہن کہنے ہی کر طاقت و قیادت خام دست سلمان ہو چکا ہے گل میں گھٹا سنتی سر میں فقاہت بویا خوب تھا سندھ میں درکار شہنشاہ تین بیابان سزاوار خشت رو بہ مجھے اس حق ان کے در	نیکی دل کا ہی کو وہ بوسہ رویتا شہنشاہ کی طرح ہر دم کیوڑا آرزو نہ کرنی ہاتھ کا چھلاتا دھول سے بھی شہید میں ہو جاتا بادشاہ بن میری میں شہر کی در غیری بات کرنی ہی ہمارے نگہ مہ میں کیا مہر فلک پر کرتا
---	--

۲۱۵

لے لیا غیرنی ناحق مضمون کو اسیر دیو کو محسوسین کی سزاوار تھے

دل ہی اس جس میں بد رویت تھا نذر شہنشاہ کی دیت سے چھلکا ہے میں تیرا لانا ہوں اس کا وہ ہلو نرم جہان کے مجھے ملے گا گھر چھیڑ	ہاں شہنشاہ جو بزم میں ہاں ہے سیکڑوں سیلاب میں ہر ایک شہنشاہ سیر و امن میں تو او آستین میں ہے دل مرانا سے قاصد طائر اور اک
--	--

گوئی ہاں جو دافن ہو سگا
 کب ایک سب سے بڑا ہو سگا
 ہمت مردانہ فانی ہو سگا
 ہمت مردانہ فانی ہو سگا

موزون زبان سے عالم کو
 موزون زبان سے عالم کو
 موزون زبان سے عالم کو
 موزون زبان سے عالم کو

سبک‌دستی که در ده سال گذشته در این کشور
رخ داده است و نیز این که در میان سبک‌دستان
بخانه منتظر است که در میان سبک‌دستان
در چشم جام کردن میانه است
روزانست می‌باشد و در جلوه‌گاه
دیوانه‌نمون بر می‌آید و در میان
گولون که هر ماهی که ثابت است و در

رزق کروش کہیں میں جھوٹا
 غیب آتی میں مضمون کی
 ٹوٹتا کیا اسی نعل سم ہوا
 کہو کسی جاؤ ہونڈ لاؤ گا میں مضمون
 کم نہیں ہے پیکر انسان قلبان پاک
 سانک اس میں ہے آتا ہی میں کلف
 تیری دیکھو دوسری جا ہی پہر میں لوگ
 اچھون و تار اس چھوڑو ہر فو
 کسے سیاب کو کرنا ہی کشتہ گناہ
 مانو انی ہی حج ایسی آپ یہ سجاگا
 کیا عجب ہر گرم مضمون اگر خاشہ
 کس کا منہ کو ثابت کر سکی تیری خطا
 سر و قدایت تشبیہ کیوں کر دوسرے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کتابت از نسخ بنی قریظ
در کتابخانه کتب خطیه
مکتبہ ملی و مکتبہ
شعبه کتب خطیه
وزارت معارف و اوقاف
و صنایع

دینا کی سیکڑی کا ہاتھ
 زخون سے لگے بھر فانی اور لگی
 کیا کیا ناز سے ہیں غبار کی
 ہتھیلیاں ہی راج طبع مگر کویں
 یہ بلب اب بڑھتے ہیں
 لاغور ہوں اگر کی دانی کی ہتھیلی

KINA

ہاتھوں میں لایو اور رشتہ کار کے
 واعظ بنوں کو بھی جو یکجا آکر ہوں
 ان میں سے صدرائین میں اور دیگر کے لئے
 کچھ بھی تھا جس سے نہ آیا اب
 کھانے کا فیاضی اور شکر کے لئے
 مشغول ہیں ہم گلی کے ہر گھر کے
 پھر ہیں ساتھ ساتھ ہر گھر کے
 اور گھر کے

[illegible]

نہ کیونکہ سب سے پہلے
 ایک ہی چیز ہوتی ہے
 جو ہر جگہ ایک ہی ہے
 جس کو ہر جگہ ایک ہی ہے
 جس کو ہر جگہ ایک ہی ہے
 جس کو ہر جگہ ایک ہی ہے

<p>ترسینی سی ہو ہر جگہ کیسی گرد غم دل میں جو اٹھ ہی ہو وٹوب کر چاہے رخسار میں اور ہر یاد اور نگہ طالع کی طرح عزت سے نفرت سے یہاں تک بزم عصمت میں سر حور قدم کیا عمر ہر دیدہ گراں سی ہر آنکھ اچھون آبدار کیا کام ہے ساقیا میں منہ گرم کہے ہو کیا شیرینی محبت نے مجھے مارا نقل سے اصل کا دنیا میں نکلتا نہیں</p>	<p>نامی صیغہ کے عشاق ہی کا لایا می پلائی عین سانی کی چہرہ کا ہی عجب دکھا اس کھنڈ میں گہرا چاہے کبند آہو کو سہرا پانی رو دیا میں جو خون چڑھا پانی مریم آتو ہے اس کا ہر پاس یہ کونان وہ ہٹوٹا کیسی جگہ بٹ گیا کانٹوں میں لاکھ پڑا عقل حیران ہا اسی لگ کہوں پانی غسل سے کہی چاہے ہٹھا پانی ابر تصویر اک روز نہ برسا پانی</p>
--	---

<p>انکھ سی کیون ہے آنسو کا بحر اسیر</p>	<p>غلا سبط بنی کولب دریا پانی</p>
---	-----------------------------------

خجہ میں دریا بسیدہ
 دے اس میں دریا بسیدہ
 خجہ میں دریا بسیدہ
 دے اس میں دریا بسیدہ

۴۱۹

اگر خوش لگی ہو سانس
 رضوان زوگ کیا میں پہنچا ہوا
 نام پہنچا ہوا
 کہی تو میں علم حق جو ہر دور
 کندی ہمارے شمس میں ناچنے

اگر تیرے سلسلے کی یاد میں
 کیا ذکر میں کی یاد میں
 کیا ذکر میں کی یاد میں
 کیا ذکر میں کی یاد میں

کہ جو پشاور کی کھیتی باڑی کے لیے
 جاکر وہاں سے کچھ لے کر آئے
 انہوں نے اسے اس قدر پسند کیا کہ
 اسے اپنے لیے لے کر آئے

ناقص نہیں مثال کہ مشکل ہی ثابت شاید کہ تھی زلف باسی پر لب مردہ ہون میں فراق میں تبت کہ کتا ہی آب و تاب سخن دل سو	یہ عمر رفتہ ہر پار چنکے ہی خوشبود ہن میں ناؤ شک و شک کہہ میں یہ چاند نہیں جاوے کہ تیغ برہنہ ہر سار چمن کہی
---	---

کیا بات تیر گنجشک ایمان کے اسی سیر
 ہر گل میں جو حسین کے خلق حسن ہے

بار اہی دل نے ملی تیرے عید سے کیا کام ہا شکایت چرخ محیل سے دماغ گناہ اس دلسی ہنو گادور درکار کیا ہی سیکر سحر ایکہ میں جہیلون شب فراق کو کینو کون مالتوں سننے میں عجب تری انوکھ گلیا ہر ایک شعر کوین نہو قرآن کا ترجمہ	باری مقدمہ ہو سانش وکیل سے سائل نہیں کہ لغض ہو محکو چیل سے کوثر سی وہو کہ اسی سبیل سے بٹری نکال ڈالے مابوی عیل سے باندھا تے مو کو زنجیریل سے سوئی نکالنی لگی غرام جہیل سے سیکے در قلم زبان جہیل سے
---	--

کیا عجب محراب چنکے میں
 فضا عجب کے ادا ہو

۴۲۱

کیا عجب محراب چنکے میں
 فضا عجب کے ادا ہو

وہاں انہوں نے اسے اس قدر پسند کیا کہ
 اسے اپنے لیے لے کر آئے

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ خلیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈراشت نصیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

خضہ کنہا کہ تیری حق میں کچھ ہے
 خالق ہی کہہ دیا ہر کانوین کے حق
 لازم ہی بارسا کو ہی تو ختم کی تم
 کیا جام مادہ کچھ کشت سائین سے
 مہمان نواز خاک پست غور بہان
 طغف نہ روزا شے فکری بر طرف
 رہتا وہاں اوریری جگر میں جہیز
 کراہی جمع مال غیر فزنی واسطے
 بے فی ثبات منزل ہے زعفر
 خیر کے ماری خاک میں آئین پر گشتا
 کافی ہی نوافقار پہ رہے
 افس کہیں ہی جو ہر ہر نصیل سے
 اپنی خدا کو واسطے شکنو کو پچال

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ خلیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈراشت نصیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ خلیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈراشت نصیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

خوشتر از آنکه در این دنیا بماند
 و در آنجا که در آنجا که در آنجا
 که در آنجا که در آنجا که در آنجا
 که در آنجا که در آنجا که در آنجا

دوش کویت بخت خوشتر می باشد
 شکست می خورد بخت بهرین بخت

غیر از کوشش هر می می سبک باب در از عمر مزاحمت سبک بهر چای من بکده من تو گنجی من دشمن جوهر تو در دگر گنای کن کردن من هر جوی تو غفلت مار کا بدی و شک شک من مخوف من غیرت کا مقام من کا انقلاب ای بسج سیر قد منید من نشان خط من من کینه کینه قاتل شهید مار من اوی من نیز از آب سبک مار کر گنج سبک	آینه آب آب میو آب گاه زنجیر ننگی بر می پا گاه ای شکست بخت حمد الا اله لشکر کی گاه کی قضا باد شاه زنجیر بای من تو تویت سبک ای من شک نه او من شک شاه تمهید فقیر کا ای حمد باد شاه کی بابت انگی میو کوه کن میر شاه بر می تو شک سبک طاعت شاه آتی ای بسج سبک حمد آه سو مرتبه ملال گشتی سبک
---	---

۲۲۲

بخت که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس

که در هر کس که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس
 که در هر کس که در هر کس که در هر کس

تأیید حق بپندار بنیاد ایشان
در سنه این قتل بگوشتن بر ایشان
میان ناموران و پادشاهان
جس که خیزد بکشتن ایشان
ایضا در غمت صحت معلوم می یابد

۳۲۴

دستار یک بازار از آن
نقداری می کرد و شکر
ماهی ادویه ای که در
از شکر و نمک و حبث
۳۲۴

شاہ ولی اللہ
شاہ اسماعیل
شاہ غلام محمد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جو کہ جو ہو وہی ہو
 رہا میں خدیجہ خان کو یہ کہہ کر
 کہیں ہو سکتی ہے اس وقت تک کہ
 کہ جو ہو وہی ہو

جابرہ فوج کا دیکھا اور میں معلوم تھا
 برہ عالم پیری میں ہمارے خفت
 دل جسے کہتی ہیں اور سکھو فطرت کی
 ان جہینوں کے کہ چشم عیاں اید
 عکس میں کی یا کجی میں عیاں
 صبر تلخت و لیکن بر شیرین دار
 بت پیدا کرنا ہی پستش روز
 حیف قائل کو دم فرج شیش گہرا
 ذکر اور مصحف عارض کا کو دم
 کے دنیا میں کہیں ملک عدم میں
 تیغ قائل نے سبھا ہی خد خیر

سامریار کو سمجھوں کہ یحییٰ بن ابرہہ
لب میں اعجازِ چشمِ سیہِ حرا ہے

[illegible]

جہاں کہ گراں بسد ہا ہوا آسمان
 بکری من چکر گری بن کوزہ پوٹا
 خور و خاک عالم حصو ضا ہر بان
 نظر طرح اپنے لایعنی آہن بنائے
 بنان ہین ہم گری عالم چنان
 بکری من چکر گری عالم چنان

۴۲۸

جوبہ شمع قعیم گرازا سب خان
نیا کیا حسین دلاور می درین
جدا ہو کر پوچھا نہیں کہ کیا
کار آیتھوں میں صوفیوں کی
دل صد بار دلتا جعفر و کیا
منہا تھا اگر کوئی دلہن کا
کیا تھا کہ یہ کج کوئی

چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه

چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه
چند روزی که در کتب مختلفه

<p>نورس جان سی پشیمی کا دعو گنگ دی ہا تعلیم پیش سیر دل بیاب دست مرغان میں نہیں آئیں کج خواب میں ہر شکل را تو کو وہ کہلا کج محشر میں ہیں کیا بہتر یا محشر</p>	<p>ایک دن آخر گشت فاش ہا بوٹی بوٹی کیوں یہ بہر یار پرستی میں سچ ہم نگہ لائی یہ ہی آئی سان خوبی مر اہم بعد دست ہا ہی ہر جگہ آرام</p>
--	---

سایہ افکن شہتہ میں ہر فرغ میں اسیر
ہن عجیب اخین اصول حمسہ اسلام کے

<p>گوش شنوا ہو کہ نہر گم فغان پستے کی سوا اوج مقدر میں اتک نہ خبر نہ پناہی نہ نشان سنگ سی عاشق دل سوختہ جان رکھتا ہوں گے جا کی میں سو فکریم صحت میں ہا بیمار مجھے صحت کے کیا</p>	<p>یار ب حیرت ہے کہ مری نہیں رفقار ہا روش اب وان ثابت نہیں انیا دل گمشدہ کھان پر وہ اچھا کوس ہے میں ہے کسان فرما تہن عصہ کہ جلا دکھان پر ہر چہ نوٹوں مجھے طاقت کہاں</p>
--	---

چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه

چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه
چند روزی کہ در کتب مختلفه

لکھنا ہوں سیر امروہی قافل کی جو بھرتی
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

پس یہ اس کا ملک ہے یہ اس کا
 وہ ماوہ خوار ہوں کہ یہی جاہل ہے
 چشمہ چین میں نہ تباہ میں نہ آئینہ
 ذکر و نام چشم کون کیا میں نے منو
 روئے میں بوسہ و لب شیریں ہو تو
 سار کی عزات فی مارا ہی اہل
 کیا غم اگر وطن میں نہیں رہتا
 خانہ بدوش سر ہوا خانان خراب
 حصہ میں سیر آئی میں چمن و نصرت
 قافل شدہ رہے سب سایہ سیلے
 آئینہ ان تبوت تک آتا تو جانا

میں ہن ہاتھ ویکہ کی رخ تمبہ
 جتنے کہے شراب کے شہ
 وہی چند چشم تماشا طلب ہے
 چھوٹا ہی ماوہ بڑا سی دب ہے
 افطار کو ملی کر ہی تازہ طلب ہے
 دنیا کن کو پرہ و امان شہ ہے
 پہچانتے ہیں وہ کو غربت میں ہے
 کیا کیا مری جوت وی ہی ہن ہے
 جاگیر میں ہے خن تاحلب ہے
 ایسا ہونے کے کو ہی احت طلب ہے
 کرنا خدا جو حاکم شہ طلب ہے

میں نے سیر امروہی قافل کی جو بھرتی
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

میں نے سیر امروہی قافل کی جو بھرتی
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

۳۱

میں نے سیر امروہی قافل کی جو بھرتی
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

میں نے سیر امروہی قافل کی جو بھرتی
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

بدریا سحر
چشم جهان ویکار
بکسی که اموی بی نامو نظر آید
بموت ده مجروری جان کجاست
زنگ گل پنهان رنگ بنظر آید
ایسی اعضا بنظر آید
استین کاسان هر بازو نشین
کی مقابل بر دستاشی نگاه نو

۲۲۲

شیشه اگر دون من شش منظر ایاب
 گشتی و ترک متواجی چو آب
 فغیر فغیر فغیر فغیر فغیر فغیر
 نزعی صوبی اودایا استغیر ایاب
 بختین بر گل شش منظر ایاب
 کین نمودن کین نمودن کین نمودن
 کین نمودن کین نمودن کین نمودن

[illegible]

آئینہ کی طرح سے من و موافق
 جب ترا آئینہ زانو نظر آج
 اس قدر ناز و نیاز میں محال
 طوفان گردن حلقہ کسب نظر آج
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

اس قدر سبب عجب
 ہائیں دیدہ آمو نظر آج
 عاشق گلنگ بر یکجا
 عاشق و موصوفین
 نیا جو بیکارین کا چشم
 ۳۳۳

کہا جو مینی کہے سیر سارہ ہی ہو	تو ہنکے بوسہ ہی تر اینٹ خوب میرا
بجا ہنشتہ مسخری حرص جری میں	کہ لطف سبز گل نوز ماہ تاب میں
میں کوئی مار کا تو دوصف خان	تری کتاب میں وہ میر کتاب میں
کہ میں سب سے خوشم آجی جستا	بجبت تیر تیر مری حیات میں ہے
لاؤ یا یہ سینوں کی تیری جھونے	کہ دست ماہ گر سان آفتاب میں ہے
تہا کر بزم میں سویا اگر تیر تو کیا	کہ سسک ہے ہر اوجھاب کہن خواب میں
حرام مادہ ہو غنیمت حلال آراہ	یہ سلسلہ نہیں معلوم کس کتاب میں ہے
جہان تیرا آگ ہو میری سرور میری	بچی بھی سو بار آنے احباب میں ہے
فلک سی آگہار سیاہ خامن	غضب میں ہو پڑ چاند عذاب میں ہے
تری مریض کے شاید گئی قدم سر کوہ	کہ شل نہیں رگ سنگ اضطراب میں ہے

کیا ہی جب کہ مجھ مادہ خوار کو مہمان	آسیر خیر امان کس عذاب میں ہے
یہ حال اپنا خوشی سی نہ بایں	زبان مہن میں کہ مردہ کوئی فراموش

سو گیا تو خواب میں آمو نظر آج
 بڑی کسوٹی پر تو یہ بار و کار
 آئینہ معشوق جبار و نظر آج
 مر گیا ہمارا دل کہ کس چشم
 فریاد گنبد آمو نظر آج
 رہا میں اشک و غم

اک چھ سسکا لانی میں
 عاشق ہوا میں دھڑکا
 دوسری سسکا لانی میں
 دھڑکا دھڑکا
 دفن طواف ہوا میں
 دھڑکا دھڑکا
 سسکا سسکا لانی میں
 دھڑکا دھڑکا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہوگا وصل کا مشتاق کوئی اسے سہا
 صد ایامی جان کا ہونے کیلئے نیز
 جوئے جاگے پیری میں دے سجدہ و بجا
 جلاوتی ہی سیر گرمی نہ قاصر کو
 گمان ہوتا ہے سو کو کڑوٹا خیری
 سحر کو جانی گا وہ ماہم شام میں منتظر
 دلیل خیمہ کاری ہر جوع سکین ا
 دہوان ہوتا ہے ناک از ان ہنر
 بجائی مقبرہ طیار کرتا ہی مکان انیا

دم شمشیر پر سیر ہمارا دم بھرنے ہے
 اور دم پہرہ میں تین کسانوں کا
 جو شب ہوئی خرم صبح کا مارا چمکا ہے
 تعجب کیا اگر زنجیر کا دانہ چمکا ہے
 جو گشت میں کوئی انکو رکاوٹ نہ دینا ہے
 قیامت دور ہے لیکن اسے کئی کئی
 تر ہو تا جب خیمہ زمین میں چھوٹ گیا ہے
 نہیں سنی میں دل کو کیا آتش لگتا ہے
 سیہ سی سنم نشہ زمین پہکتا ہی

اسیر اور شہر گیرین کے گھونگروں کا دیوانہ ہون میں دھنستہ
اسی سیر ہی آگے دیدہ آہو چھٹکتا ہے

<p>یہ عجیب غریب شہر ہمارے رزم کی اسوار کے دور سبج بکھل کر اگلائی اداؤں کے</p>	<p>شمع بجائے ہی تہی مرہم کا دور کے دور بین او سکودیکھا خوب سو دور کے</p>
---	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گه گویان من و افغان کس
هکجه جو گل چندام کارا
بیا تو برک ز او اندازی بار
حسنی نشینی و گل با جوید و سر
تو غل چایین گلین بریان بهار
بکمان خات گلین گانکویان
من از اندیشه خزار است
کو کرا و پریب

نالہ کہہ کر جو کچھ پاشل تیغ آبدار
 کہل گیا میرا چوٹی سے تو چھکا اور نہ
 گر پڑا سر سے وہ چٹختا آباخلی کہ
 ہار کے اواز آواز مل سکے ہنہین
 خط بنا کر آئینہ کی طرح آئے
 جل ہا ہون حیرت میں بیٹ کہا اب چہا
 باغ جنت قید خانہ فراق یارین
 زلف تم کہو تو کوسل دل محنت
 ابلوں کے کستہ کثرت ہے اپنی باہن
 زلف میں موہ کر گدا دل بجا موی کر
 کہتے کہتی گم وہاں باریہ عفا کہا
 خوشہ انگور کو می عقد ہون سے
 عکس رخ ان دو سکی سیٹی پریندہ ہیز

میرزا کویندہ شیخ عبدالرشید
باجا کوٹہ امروہو چشم میسر
دقن سیکری پرا لاد او سی ابر
یہ جذب و نہیں کیا کہ مجھ میں ہزار
ماں جو دقن را اندام مرار

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 جس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

۷۳۹

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

جب یہ کہتا ہوں جن ترسیر پر ہوا گویا ہمارے ہر تار تار ہے تھکا تھکا یہ ہے کیا آبدار ہے ستے تھے بعد مرگ خدا شہار ہے ہم خاک و گنے او نہیں تک ہمار ہے آگ نہیں کہلی ہو ہر تر افسار ہے کچھ چیرہ جہان میں کچھ اختیار ہے اس طرح طرفہ گردش میں ہمار ہے مرنی کی بعد اب وہ چلے آوار ہے جہے یہ ہم کہ ترک کوی نیزہ دار ہے کہتے ہیں جس کو مرگ وہ میرا دار ہے شمشیر مار بیچ منیم جبار ہے بی اختیار یونہی تھیں اختیار ہے	غصہ تر کہے نہیں جہاں ہاں پر رنجے کئی یہ دلو کی پر دین کی ہے پانی ہی ناکتا نہیں مجھ میں مل و شہین است میں یہاں نگران ہٹو کر کھائی چھتے ہیں تھوڑے قبر لو ترس کے پہلے دلی دسی کہنا ہمار ہے اوٹھا جو ایک اپن سے اوٹھا دوسرا ہکوشہ فراق و فتنہ کور و زوصل تہا زندگی میں مزار اقبال سکنا ہم چشم صدم میں سر کا ڈالہ دیکھ کر دنیا میں زندگی ہی مزار اضطراب ہے زخمی گلی گل کہانی ہر یک کیا دم غا بولی جواد کے کٹو کیا اضطراب کا
---	--

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

خدا جاننا ای کس که در این دوزخ است
 ز دل کز این دوزخ برون آید
 خدا جاننا ای کس که در این دوزخ است
 ز دل کز این دوزخ برون آید
 خدا جاننا ای کس که در این دوزخ است
 ز دل کز این دوزخ برون آید

اپنی نظر میں گنج شہیدان سی کم نہیں
 گشت نہیں ای اسیر جو نینہ انار ہے

جگای گرونی کو خالی کا پتا ہے ملی دوزخ حبیب ہم از کفر فاصلہ ہے کوئی بوج تو کیا بوج کوئی سمجھی دبو کیا مچی آنا نہ تھوڑی ہے کہا کیا اون کا قصد خدا جانی ہے او تھیں طوفان میں جس میں ہم رہے سلمان نگاہ سزا و سکھ دیکھا ہے جو دیکھا جام خندان کو ہم نہ ہوا خدا سمجھی ہیں بت کو بت پرستوں کے نظر میں کل کی دسکرتوں کے جو خود سمجھا ہوا ہو سیر سمجھا انکو ہے	کہے جیہ جیہ جیہ جیہ جیہ جیہ تماش میں دنیا سے طلب ہے کراؤ کی پیسے ہر دن اور کھانا الگ اس محسوس کی جگہ کی جگہ ہمارا اور طلب ہے جواب کہہ لایا ہوا جیہ ق کسا مان یا تیرہ زمین پر جگہ پر توڑی گئی ہے کیجا جیہ کیا قدرت میں کیا خوشی ہے نہ میرا حکم ہے نہ کوئی کتاب ہے عدم کی ہے خزانہ ہر تیرے نہجہ اس قدر زوانہ اف کائنات صح
---	---

تو اس میں کیا ہے کہ
 دنیا سے طلب ہے
 کراؤ کی پیسے ہر دن اور کھانا
 الگ اس محسوس کی جگہ کی جگہ

۳۴

خانی سے جتنا وقت تھا
 طرہ تیرے لیے اس کا کیا ہے
 کائنات میں جتنی بات ہے
 اور زانہ میں جتنی بات ہے

خانی سے جتنا وقت تھا
 طرہ تیرے لیے اس کا کیا ہے
 کائنات میں جتنی بات ہے
 اور زانہ میں جتنی بات ہے

بہارِ حیات کی شہسوار
 سب کو اپنے چرخِ حیات میں لے کر
 رات کو رات کی غنیمت لے کر
 دیکھو کہ کتنا عجب ہے یہ عالم
 کہ ہر شے اپنے مقصد کے لیے
 جو کچھ کرے وہ سب کامیاب ہے

سوئی خلقِ قرآن کی ہر بات
 پروردگار کی حکمت ہے
 کہ ہر شے اپنے مقصد کے لیے
 جو کچھ کرے وہ سب کامیاب ہے

زمین گیر است قدر ہو کیا نہی توانی	کہ ہر شے قدم کو حلقہ زنجیر بنا ہے
اشارہ چشم بان کی دل عاشق میں چھپا	زبان کنکیا کو می جھیسو سوتا ہے
شکار طائر مقصود کیدا بھیرا کیز	دعا سے جو نخل اس کو تیر جھپٹا ہے

نہیں جاگو ہی مضمون سیر اندوہ و ماتم
 سنائیں جو کچھ اپنے غزل دہ مریا ہے

بہارِ گنگ در کوں کس سود سوا با	ہم اپنے سر پہ گنگی کو نماز سیر یا بھیجی
ہوئی جو سو تیر اور سو کدیر بلا	ہمارے دین کے ستارے ہم لڑا بھیجی
اگر زندہ نہیں وہ نام تو زندہ ہے	سکندر آگنیہ کو چپہ آب بجا بھیجی
پہنایا مفت دل نے کر کی تھوپی	سعاد اسد کچھ تو آدھ اچھا بر بھیجی
سر سر خار صحر اکو کیا پال حشر میں	جو کفش آبد پہنے تو دشمن میر بھیجی
نہیں غمخوار مہمان خانہ آفاق میں	وہ عالم کا جو شمع کہا سیکو یا بھیجی
روانہ میں عدم کو قافلی فانی کے گوی	سنی چکی جو بس کے تو آواز ویر بھیجی
وہ عاشق نے چولی دین کا بوجھ خط و قلم	وہ یکش صاف ناظرین کا جو پلک پر بھیجی

وہ عالم کا جو شمع کہا سیکو یا بھیجی
 صدموں کا نام ہے وہاں روزگار
 فضلت خدا کا کس طرح بجا بھیجی
 نہ پاؤں کا کس طرح بجا بھیجی
 نہ کوئی سطور و صفت بھیجی
 نظر آئی ہے کہ یہ بھیجی

کہ ہر شے اپنے مقصد کے لیے
 جو کچھ کرے وہ سب کامیاب ہے
 کہ ہر شے اپنے مقصد کے لیے
 جو کچھ کرے وہ سب کامیاب ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۴۴۴

[illegible]

بیتاکی جو زمین پر چلنے والا ہو وہ انسان ہے اور جس کی جان میں عقل ہو وہ انسان ہے۔

قصہ شکاوتِ ہی آئینہ و گنجے
 تکیہ با جہان میں ایشیا کی تہ
 ہمارے جسمِ روح کی گھٹائی
 شمشیرِ شہادتِ ابرو باڑہ پر
 کیا غم جو وہ پوچھو اور خوش بین
 ناشرِ گریہ سی مر کر کہ ہی است
 وہ نرم دل ہون میں شہید ایک ہی
 صلیب و دم، مین شد کر رہا
 ایں لکھالِ املین امامِ شوح ہے
 جنتِ نصیب ہا گنہ کار کون ہے
 کرنی مین شاغِ مرغِ خوش حالی
 مین کیا کہ پوٹ پوٹ کے مرنی ہیں
 گیند کو آرزو ہم آغوشی بن

صبا و کوثر و سہیلی شکار کے
جو وضع ناگوار ہو اختیار کے
رہو اسی نمود ہے جیسے سوار کے
کہ کہلی ہے نوک اوکلی مژدہ چتر کے
چہرے ٹہلی ہے شہر سایہ دار کے
جلد بدن ہے جلد کتاب بجا کے
چٹکی اگر بنے مری سنگ مرار کے
گزار میں قریب ہے آمد سب کے
جھنے ندی گاہ ہے کہے سوار کے
آنکھوں میں حور، بغل سے فرار کے
بہلی ہے کیا ہوا چمن فرار کے
سوہ زبان اگر نظر آتے ہے خار کے
دلوں میں کہ تاب غداں فرار کے

در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم

اوس سپہ سالار دل مہون تیرا کن آس
 جسے کہ جان اہ خدائیں شہر کے

اک جہاں ایک کاٹا انجھون ترکار خار صحر اساحریں گر خون کار باغبان گل کا ورق بدل کا خون کار سقت اگر کرنی لگی و سکو ستون کار باطنی کو نعمت مینای دہن ترکار فصل گل آسمانی ہر پتھر خون کار کوچ کرنی کا ارادہ کشتون ترکار کیا کسے مشکیش کو جام و از خون کار ساغر گل مین شراب لعل گوشت کار زخم دل سینی کوتا را غنوں کار کو کہن کے طعنے کو سیتون کار	دشت غم میں کبھی ہر دشت خون کار یوں خون میں نشتر حجام خون کار نقش جب نکلتا ہوں اک نشتر کار دست پریشتم خم کشہ میں لرم ہی عصا حرص کھمت یادہ ہر می می آسن حسن چکا چوائی بڑھاؤن کار نزع کی دم تو دکھایا کتبہ خستہ کار دور نہی موج دریا تہہ رر کہ کھنجا ابر میں آہی ہو باغ اساقی وہ اسلے جانا ہوں دھڑکے پتھر کار آستان بار پر منظور ہر پتھر کار
---	---

در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم

ای غنایاں کہ کتبہ عالم پرین
 حسن بنین کہ کتبہ عالم پرین
 ایسی سبکدہ کہ چپا چپا آج
 شمع شادمان کہ کتبہ عالم پرین
 ایسی سبکدہ کہ چپا چپا آج
 شمع شادمان کہ کتبہ عالم پرین

در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم
 در می های افتاب کا بازار آرم در می های افتاب کا بازار آرم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہون تو یوں نہ رہے جو ہر اہل
 اپنی کشت کو وہ بارہ جلا کر
 مرتبہ ہو کر اسیم کو حاصل ہوتا
 دنیا غیر کا نمونہ ہو کہ ہم فہم
 نظم شعار میں حق باجوستا کا خیال
 غم و اندر کے سیر جو گرا ہی تھی با
 بہانہ ہر کی کہانہ قیاس ہے

[illegible]

ہاتھ سے اتم جو عیادتیں مل کر
 اپنی سیون کو گلاب نائین ہاگل کر
 باغبان لعل رخ پیر عاشق ہستم
 طرف نور کے کہانی لگی غور نہ

جوابی اس پر استقامت سے
دل میں آؤں میں دل و ما
واہ صدق ہے دلکش ہیں
دل کشند من اور پیر
ن اگر چہ جو کہ جسے
بکھل گیا وہ خدا میں

چرخ سحر آید زین کجاست
 چرخ سحر آید زین کجاست
 چرخ سحر آید زین کجاست
 چرخ سحر آید زین کجاست

کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید

۲۵۱

کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید

طوق گردن جز ترا حلقه کا کل کجاست تم و ده نازک بود جویا پار هر گل کجاست اتنی تکلیف تو یاران هر گل کجاست ساقیا فصل بهار میں مرا فل کجاست ورنہ طاقت ہے کہ بسکے ہنسے گل کجاست سنا ہو کہ جو دہریت کا کل کجاست جان دیتی میں فراہم جو تامل کجاست سہ کو فاختہ ہر گل کو وہ بل کجاست شمع کو زرم میں اس کے جو تم گل کجاست	فخر نہ تھا سہیں سحر و ان قمری پر رک گل باؤن میں گانٹی کی طرح چٹائی غرق ہونا مرا احباب میری کہتے ہاتھ ریزوں کے اگر می کی گلابی کجاست دمی کا عاشق کسے کی جارت کجاست استخوان میریں گل نہ ہونے کجاست صفا ایسی تھی تلوار ہونے کجاست قد و عارض کا جوشن میں کہا کی جو جامی و اینہ ابھی جوشن عناول تھا
--	--

حوص و نیانی کیا ہی سہیں گشتہ اسیر در بدر کا ہے کوہ پہر تو کل کرتے	گشتہ معاف ہوں تکلیف سحری جا یہ اور ہے کہ سلیمان ہر اک بری جا
خوشا نصیب جو دیوانہ پر ہو جا بری میں فوج کی اخل جو وہ بری جا	

کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید
 کجاست چرخ سحر آید

سناک سناک و کھلا دیا سناک سناک
چین چوہا کا ہی دیا سناک سناک
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ

خدا کری و دم فرغ و سہنے سناک
روادین ملاقات آخر سناک

نیگواری کثرت کہ چاہتا ہوں اسیر
خنواری بہ من کیا گری ہو جا

<p>رہشہ اعصاب میں نہیں کثرت سناک عرف چہرہ جانان کی شہنشاہ مرگ کی بعد کہاں نہ دنیا کا خلیا ہجر میں نالہ سوزان میں کیا کرنا ہوں امی جل کی چہر خانہ زردی سناک اک نظر ہے جو ترا حسن چاہا سناک غش ہے آیا ہی تو محکوم جانان برخ عشاق سی طلب نہیں مشکو کو اس دل واپس رہا تو ہو جانی میں چاہے ترک کر ہی خستہ جان کو لک</p>	<p>دست و پا کا پتی میں خوف گنہگار کم نہیں و امن گل ستر ساری گور کے سفت کو کیا کام کاکار کیا محرم میں علم او شہنشاہی ملوک و رنج میں تنگ پی گرفتار باتہ اوٹھا آ رہی ہو سہ خیر ار عین عفت میں ہے بغاوت نہیں سرواز او قری کی گرفتار بان کہاں آرا کم نہیں خوشوار راہ ہو جائے ہی و شوار گرا سناک</p>
--	--

۴۵۳

ہی بال ہونا بیان جو دم اوٹھا
دل پر ہم پہنٹ لایا و نہ ہوا
خزانہ خوف کا روت و نہ ہوا
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ
دو عالم میں ہونا کیا عبادت
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ

نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ
نارنگ نارنگ و نارنگ نارنگ

و قیامت پر سب سے بڑا غم ہے کہ دنیا کی ہر شے
 انسان کے لیے ایک اور دنیا ہے جس میں ہر شے
 انسان کے لیے ایک اور دنیا ہے جس میں ہر شے
 انسان کے لیے ایک اور دنیا ہے جس میں ہر شے

اگر دعا بہتری بیمار کی شکل آسان روی صفت ندیکیا یا کہی سچی سٹو جب تک کہات نہ صبح ہو کیونکر پیدا کہ کیا یہ نہایتی جو بستر انور پر اسی سچا کو جی کی ہے کیا آج رخصت ہے اب جک کی ہی سوار ہے باز آیا میں عقد کی مدد گاری روسپید مجھے حاصل کیے کیڑی آگیا خواب مجھے بخت کی سیر ہے واقع اس مانعین گس نہیں ہوا	ہے نزدیک کہیں سگ وہ بڑا اسیر ہاتھ اوٹھا اگر انسان و فادار ہے
---	---

ہے نزدیک کہیں سگ وہ بڑا اسیر
 ہاتھ اوٹھا اگر انسان و فادار ہے

فرد امی شریار سے اقرار دیدہ ہوگر بلا جو کہ چہ ترا کیا بعید ہے مردان حق پرست ہیں لالہ شوقی کیسا شب فراق میں مٹتا ہوا نہیں زلف سیاہا بدست قیامت جس شب تم آؤ گھر میں مڑھی شہناش صبح قیامت اپنے لیے صبح عید ہے تیری حسین بند کا عالم شہید ہے محتاج غل کا وہ نہیں جہ شہید ہے بیج ہی کہ انتظار عذاب شدت ہے ہم جاہلین شام کا حاکم برید ہے جس روز تم کلی سے دور عید ہے	فرد امی شریار سے اقرار دیدہ ہوگر بلا جو کہ چہ ترا کیا بعید ہے مردان حق پرست ہیں لالہ شوقی کیسا شب فراق میں مٹتا ہوا نہیں زلف سیاہا بدست قیامت جس شب تم آؤ گھر میں مڑھی شہناش
---	---

تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے

کہے ہر کوئی دوست ہے
 کہے ہر کوئی دوست ہے
 کہے ہر کوئی دوست ہے
 کہے ہر کوئی دوست ہے

۴۵۴
 تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے
 تیرا دل میرا دل ہے

سال ہر من میں
 دید میوزار کو شیشی کی غزل
 رزق غنی بوز لاغاف تی شل
 ہزار ای لمان تجو غنای

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کیناں چو بوی پریں کیناں چو بوی پریں
 کیناں چو بوی پریں کیناں چو بوی پریں
 کیناں چو بوی پریں کیناں چو بوی پریں
 کیناں چو بوی پریں کیناں چو بوی پریں

زانی کو ہوس نامو کا فکس بھی مری کشا منی ہر طہریت نہیں سکتا نہ ایسا حسن عالم میں نہ ایسا عشق عالم تیر ترا بیا الفت سے ملے ہو کیا سیجا بنا ہر ورق تصویر مضمون سراپا سب میں ناتوان چون ایک عالم بھرا ہزاروں تشنہ لب میں حج دارکھڑا اہی منہ برستا کہ فضا آسانی ہے نہ تیرا مثل ہے کوئی میر کو شکی ہے سخن لب تک نہیں آیا ہاں نامو مراد یوان نگارین خانہ نیرا نامی تعجب ہے کہ ایک تیر خاطر کو گرا

مرین عشق میں ہم آسیر اس سے آبرو
 ہمارے جن میں ہر شہر ان کی روانی ہی

شفہ دل ہو کیا فکر شراب کالی تر می فصیح مہ سی بخیران گل افالی نہیں درکار ہر گوشہ شش شبی ہم جو افتادہ میں اونکی ہر جگہ تعظیم میر ہو اگر راحت پیام غم نہ ہو رنگ کرکس اسنا فصل گل میں ہم چاہی شکست نگ سی محفوظ تصویر بنا زمین کا ہی ہر نقش قدم تصویر قالی ہجوم خلق ہو ہر جہہ جای سایہ خالی بہت غم کی آرزو دل محط آلی

سارا دامن خال خال
 ہر اس گریبان پر ہر اس
 کند خنجر دل جلیبک
 نخل چو ہی نیم با بیرون
 چین چو تصویر باغبان تھا

۲۵۷

عجب نامی این نقش و نگار
 بن اس بن میں ٹھکانا
 کہ ہر یون کی سنگ پیر
 نام رہا ہر نامی مری

نشان کبریاں پائین پائین
 ہزاروں رنگ میں غامض
 ہر ایک پر ہر ایک پر
 ہر ایک پر ہر ایک پر
 ہر ایک پر ہر ایک پر

خبر ان کی کہیں نہ ہو
 خبر ان کی کہیں نہ ہو
 خبر ان کی کہیں نہ ہو
 خبر ان کی کہیں نہ ہو

اسیر نیاپان لال کثرین کرمان
 مری یوان بن جو شہر ہوا شہر حلی

<p>جیسے شتان رخ پر نور اعضا ہو آئینہ کی طرح حلی سے عالم مکان میں ہم دھوئی پیرتی ہوتی ملکیت دولت دنیا کو اس قدر رویا کہ شکوئی مری طبع فانی کس سے چاہیں ہم شہادت کس سے گنجینہ خفتگان خاک او طبعی خزانہ میری گنہ گری و ان سب کی یاد سختی ایم نی توڑی لال جان در پردہ خورشید کی جیسے پیرانی مال دنیا ہی ہلکا معشوق کی راسخ شکر کہنی بیٹھے حب و ہانک یز</p>	<p>داغ من جتنی ہی چشم تاشا ہو دیکھنے آئی تاشا خود تاشا ہو کچھ نہیں معلوم ہو آج وہ کیا ہو قطر آخر جمع ہو جھوٹی دریا ہو تم نہ آئی سیکڑن خون تینا ہو ایک ٹھوکر میں ہزار جتنے برا ہو رفتہ رفتہ شہر محرابا ہو ایک پیر ہزار دن جو رہا ہو سات سیر ہمارے ہفت اعضا ہو دشمن جانی احبا کے اچھا ہو گئے رہے خاموش ہم مضمون عنقا ہو گئے</p>
--	---

۲۵۹

ہم سب کو لکھی گائیڈ
 بعد مردن ہائی کا فوفو کون سا
 ہم یہ بھی لکھی کہ دنیا کو کون سا
 لکھتے ہیں یا لکھی گائیڈ
 معنی کی لکھی گائیڈ
 ای نہیں لکھی گائیڈ

دل ہنر دنی کی خوب
 دل ہنر دنی کی خوب
 دل ہنر دنی کی خوب
 دل ہنر دنی کی خوب

و زبون کاٹ دیا ہے
 جگر سے سب کچھ نکال دیا ہے
 دھڑکنے والا دل بھی نکال دیا ہے
 خون کی جگہ جھلک دیا ہے

<p>بارگئی کمر کا بیان اور کیا کروں کر قتل محتسبے پلا کر مجھے شراب و دہاتہ اور سے من مجھ سے پرگا اٹھینہ دیکھتا ہوں تو پرتا نہیں شاید بساط و ہر شطرنج کی بٹا روشند لون سے صاف کیسے شہر و سنن مثل طال پر ہر اک طالب نظر آیا جو خاک پر وہ اسیر من ہوا ہی شاد و ام کیسوی جانمیر من طرز حرام کرتے ہی سر سیکڑوں قلم نسبت کیسے اور لب خجائے نہیں کس ہوش و شکر خون میں اور ہی ہی ل ہی مست آل لست پناہ کا</p>	<p>ظاہر ہے کہ یہ پنجہ قد میں بال ہے خون ہے اگر حال کو بھی حال ہے قاتل ہر ایک زخم و مان سوال ہے کیا لاش میں جسم مرا مثال ہے سب کو میں دیکھتا ہوں جلا اور ہی رنگی کو آئینہ سی ہمیشہ طال ہے وہ خود نا نہیں جو صبا کمال ہے جالی ہمارے قبر کے گویا کمال ہے کچھ غم نہیں ہی دانہ اگر خال خال ہے عوار چل رہے ہی نہ چال و مال ہے انجیا ہے عرف انفعال ہے کروں کی آنکھ پر پر کاہ ہلال ہے کیسا اسیر کریم و ذوالجلال ہے</p>
---	--

نصفید میری ناک کا ہر
 شکر کا خون کا
 کیا جلا شکر کا
 گوشت و شکر کا
 ہنسنے کا

۴۶۱

پتلی کی شکر
 بننے میں فراوان
 نام و بسو کو موت
 ہمارے کی چھینا
 تار شکر کا

نورانی
 اس دہش
 فاقہ کے
 ہفت میں
 باغین
 اس دہش
 فاقہ کے
 ہفت میں
 باغین

بیا تا علم بسازد
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی

<p>مفسر شبانه خانه ضایع چرخ مهر عالمات کتب محتاج و غنای همارا آشیان که خسته و کوفه که به کافله بیرون رخسار همیشه مو و آفات عالم انیا بود خاک کی در شرف تو آب سحر کاران کاینک قوس بهمن ستاره میر و مست که گشت رنگ مور محکوب امیک اند کوه عصمت امان یوسف خاک تماشاکاه مقتدر قصص من که حلقه می می زن بر سر که آخرت فایست کوشه</p>	<p>و به من موعود می آید بهین تیره و احسانه عبت امی غیاث کج مین مین مین مین آبجی برق گیتی عبت ایدست کیا هوش و خرد بونجی شکیست سیاهان جهان من بهی هزارم پانگ عبت</p>
--	--

بیا تا علم بسازد
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی

۲۱۳
 بیا تا علم بسازد
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی

بیا تا علم بسازد
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی
 و در وقت بیاضی

ایک سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان

کسی تنگ پی کا سین ائی محو کر ملا کر چمک کے زندون سے محبت بھرنا بہائی لشک تب سے در خط ط کا و فادار کو سیر باد کر کی عشق چا	نہ تو دشمنی نہ دلو مری سنگ سلامت تواضع سبکہ لی ای شمع محراب ہوی سر سبز کشت آرزو ماران او ہوا و شمع سان دوس شمع کو میر
--	--

اسیر اس عالم فائین فکر عیش حب محمدین سوئین گ ہم یادین پیدا کر تخت	
--	--

بہلاک بغیر غن ہے انسان ملک کسی کو تیری سرکاری نعام ملے بدول ہو معتدل اعضا کو نقص نہ مین وہ ہوں بس و باج کو خط نہ گوارا شرب می کیا زہد نہیں کو صف مرغان ترسی کیوں اجڑے کو صد او یادین کو قوت تو قطع انہ	جو ملے تو یون جیسی سوجھ ملے حیلے مٹی میں خلعت نہ کام ملے اگر سلطان ہو عمار خلوق کو اطم جواب نامہ ملی آغاز فی انجام ملے بہرین یا تو ٹی میں سوجھ ملے سب احل نہ بادہ شیر کو آرام ملے نشان جاوہ مقصد یہاں کام ملے
--	---

نہ ہوں داخل جن پر
 دین جوشان مری سیراب پڑھان
 دیر رہا میں دیر دیر دیر
 جھپٹان کے دھماکے دھماکے

۴۶۴

دل جو کہ کی جگہ کی جگہ
 دل جو کہ کی جگہ کی جگہ
 دل جو کہ کی جگہ کی جگہ
 دل جو کہ کی جگہ کی جگہ

سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان
 سیراب کی منت ہو سیراب پڑھان

خانقہ گل
 کیونکہ تین مکان صاحب
 کہو اطفال آئینہ
 ختمت بین بین شان
 کہیں بہرہ

745

شام کو موم کا بونڈ کر کے
صاف دل سے اس کا پتہ
ایک تھن سے اس کا پتہ
یہاں دیکھ کر اس کا پتہ
ایک کی پیول

[illegible]

ای طبع بدست بر سر کجاست
 کی یادگار سبقت ہو کوئی
 دیلتا ہو وہ دل پہ لکھا
 غنیمت ملک توئی سرا
 بانی مری دل سے بر آہا

سب پر سر ہر خاموشی سے
 بے آنکھ پیدار ہوا
 آیا جو خیال چشم و عارض
 گلزار میں ہنسنے لگتا
 احوال وہ آج بول چنب

۴۶۶

دل کے کہوں باغین آج
 احسان دیا آج کا کون کا
 سو گندہ مجھ کو ایک
 اوس تک پہنچا کر
 تیرے دل کے فاصلے
 رنی سے فرم زبان خاند
 نصیب کیا جانی کے
 نصیب کیا جانی کے
 نصیب کیا جانی کے

جہان میں جو دیکر کی قیمت ہے
 او نہیں فکر خواب و نام نہای

اسیر اس باطل کے دو ہر مری پا
 بنی سی شکل تے ہی خدا نام ملتا ہے

رونی سی مراوس کل خوبی کج ہے	صد شکر کہ اسگون میں ہے بگ آڑ
سچا جو خربہ قیامت کا خطر ہے	ابر کرم ای شیخ مراد اسن ہے
دیوانہ ہوں ایسا جو گیتا بزد	ریختری غل کر کے کہا آگ کھر ہے
دیکھا جو کمر کو تو کہلا سنا یہ عقدہ	یہ مات نہیں ہے گرہ موسیٰ کمر ہے
کہا ہی فقط نام سر طفت بوجہ	و فوسن ہے نزدیک ہمارے سفر ہے
وہی میں خبر فضل سا پان میں ہے	دلنک ہے کا جو شربت دین ہے
آزاد ہیں اس ماغین ہم سر کی تہ	کہتے ہیں جی شری پناش ہے
اوس نگ طلای کی لکھا کرتی میں	جو بیت ہمارے وہ اک خانہ زر ہے
پابند نہو حرم کا اعلیٰ زور ہے	ہے دام میں نہ جو تھی مد نظر ہے
انسو جوش صیل ٹپک پاہی میرا	نہیں ہنس کے وہ کہتی ہیں کچھو کچھ ہے

تیرا سبج انک کے برائے
 جس حساب جانے کہ جہان
 چور و زور کو دیکھ کر
 شین غفران با جا کچھ

دیکھو ان کی خوشی کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی غم کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی خوشی کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی غم کی خبر نہ لیں

نہ دیکھو ان کی خوشی کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی غم کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی خوشی کی خبر نہ لیں
 نہ دیکھو ان کی غم کی خبر نہ لیں

رہ جامی وین آنکھ جو دکھائی ہی نہیں برہنہ بندن کو جو وہ ہائے رکھے کوئی دھن کی کوچی نہیں ہم آپ جیسی رتی ہرین ہر دل نکو دیا جان ہے اک نی ہر جان	انکیا کی کوئی مٹن منع لڑا ساقی بطمی مین کو ہی خاک کا پرا ویرا کا سایہ ہے جہاں ہے قاتل کا ہین جوت نہ جلاو کا در انصاف کو دیکھو کہ ہمارا یہ حکم
--	---

مستح بہن ہرین میں سیر دل کا
 ہر محنت جگر لے ہے ہر انگ گہر ہے

کہتا کی رکت کے غم کی کیا ہی جان تری کر ہی صنم یا نہیں خدا جان وہ سیکھا طرح رزق ہے مجھے دیکھا بہن مین حضرت مومناں کا دیکھا با ابروی حصار یار دم ترع مجھے کو کیوں نہ یا غم نام عالم کا	بجا، او کی کر ہی جو دینا مجھے بشر مین غیب کا معلوم کیا حال مجھے عطا کیا ہی ہن سنی مسول مجھے جلال او نکو دکھا یا کرو حال مجھے ہوئی جو شام نظر آگیا ملاں مجھے کیسے ہوا اب کو اس بات کا حال مجھے
---	--

روز ازل ہی ایک ہی ہے
 مضمون میں چشم بیکار دیوان میں
 کیا کیا غزال شمع بیکار دین میں
 بیوقوف ہا کو کہ کر ہی چشم دل کو
 پوشیدہ ماہ صبر پر ایک ہی ہے
 مثل کتاب مصنفہ اور دیوان ای

ایک ہی ہے
 ایک ہی ہے
 ایک ہی ہے
 ایک ہی ہے

بسیار پیش از آنکه در چشم پادشاهان
و پادشاهان که پیش از این در چشم پادشاهان
و پادشاهان که پیش از این در چشم پادشاهان
و پادشاهان که پیش از این در چشم پادشاهان

قدیم قدم سے آتی ہنسی کا عاز
 کیا غور یہ فیضِ صورتِ بد تو
 حیاتِ رفتہ پہرا لٹکے آہنے
 قبولِ ماہِ کرے داغِ نشتِ شجر
 کمالِ حسن و انصاف میں کیا لہاں
 جہان میں بادِ کج خلقِ کرمیاب
 خیالِ شہمِ کشہ کیا جو صحرایں
 وہ ہو میں کس طرحی تو ہی ہر شے
 بدل بدل کے دکھاتی صورتیں دنیا

گر ٹپ کے مجھ میں جگر تپ ہن لیلیاں مجھے
 مرازِ وال ہوا باعثِ کمال مجھے
 ہوا زمانہ مانے زمانِ حال مجھے
 کیسے فیضِ محبت میں نہیں کمال مجھے
 حدِ ندرِ نیایا اس ہلال مجھے
 بہشت میں کسی کو بھی کاجیل مجھے
 پسِ رخِ گور ہوا دیدہ نوال مجھے
 سپند و ارجلانا، عشقِ حال مجھے
 فریبِ تپ ہی کیا کیا یہ نیرال مجھے

اسیر دیکھنے والا ہوں و سکی ابرو کا	
سلام جیکے گری چشمیج ملاں مجھے	
موت شام شب وقت اگر آئی ہوئے	چشم تک کیون مجھے ابد اجل ہی ہے
اوسکی در پر چوم قبر نہابی ہوئے	روح و دوس میں پہنساں ہے

وہ کہیں نہیں آیا اجل آسمان
شیرازت و خجرت کی ملاقات
کے گنگا پر کپڑا سوئی ہوئی
میں سے بے پروا بن کر ہو گیا
کے سر پر کھینچ کر ہو گیا
کے سر پر کھینچ کر ہو گیا
کے سر پر کھینچ کر ہو گیا
کے سر پر کھینچ کر ہو گیا

کے پہلے ستارے لکھتے ہیں
 کہ یہ کتاب ہے جو کہ
 ہر شخص کو پڑھنی چاہیے
 جو کہ اس میں ہے
 جو کہ اس میں ہے
 جو کہ اس میں ہے

<p>می میں تلوار جو قال فی بھائی ہو بعد مردن تو مرقدرتے لازم نکو مانع وصل اگر شرم ہے بیدار میر نہ کہا تا تھا ابرو خدا کا بل حکم کرنا کہ کرو کعبہ ابرو میں سجود وہ نہ آیتا اگر موت ہائی شب اذن دیا کہ مرئی لسی بیاہر اعم گردن و سیرین تہاک عمری چکر اقل کل تو اسد کو سوت تہدین کھلا شمع سان روہن احباب تہی خوب ہوتا اجل آتی جو مجھیں ندان دیدہ غیر نہ پرتا تری رخ پرست شکر سد شکر کہ دل فخر میں رہے</p>	<p>بوسے مجز ختم کی انوری آئی ہو وہو ہم اگی مر لاش و پٹائی ہو خواب میں نے مجھے شکل دکھائی ہو اس نے کوی تلوار کا بھی ہو میرے تالین جو جسم سے خدا ہی ہو اسی فلک کوئی تو امید برا ہو ورون عالم میں اگر اسکی سامی ہو بیج میں تیغ جو برتے تو صفائی ہو اسی متوجہ ہیں شکل دکھائی ہو میری تبت کسی صحرا میں بنا ہو قیدی طوق و سلاسل کے رہائی ہو ہوش اور اسکی جگہ خاک اور بھی ہو ناگتی رہ نہ شاہ تو کہ اسی ہو</p>
---	--

۶۹

بایسی بھولکھان چور بھولکھان
 آئین ہر فی نام طول کی ہو
 روپ ہر گاہ جو تہنہ ہر گاہ
 چپ ہر گاہ جو تہنہ ہر گاہ
 نونہ ہر گاہ جو تہنہ ہر گاہ

وصال میں اپنے
 جھپٹا پردہ چشم
 کہ بعد مرگ
 کہین تیا وہ میں
 کہین تیا وہ میں
 کہین تیا وہ میں

چرخ ز خاتمہ کی شمشیر
 چرخ ز خاتمہ کی شمشیر
 چرخ ز خاتمہ کی شمشیر
 چرخ ز خاتمہ کی شمشیر

سرکہ دیا جو باون پر اوڑھو چھا ای کل تری فران میں کل میں وہ ماہ مصر میں کہ نہ کیا دیا پروردگار کی سوا دوسرا جو چشم تری ہی سادہ دل انداز زلفین نچوڑتا ہنہا کر وہ برف دیکھی ہی کسی آنکھ کی اوٹ کیا کلفت جہان بچیں دم جہا سمجھے کا کچھ وہ مری فلاں کرتی کیا اثر مری کشتہ طائے سمجھ جنوں میں صحت انسان	زائل کما ہو عذر گناہ سی شبنم زیادہ ہی کف مار سدا زندان میں پس گئی میں بچھے مضمون کہلا یا شہد الہ خالی نہیں جہان میں کو ہی موتی برس کے میں سحاب سیاہ تار کہ کھینچ ہے غائب کج ہی چارہ ہر مرد کو کھان کر دیا دنیا میں جہا ہی گدا بادشاہ قاصد جو بار بار پہر آتا ہی نصرت ہو نظارہ مردم کا یہ
---	--

پیسا وہ ہون کہ جان بیاہ اگر پانی اوں کے آپ نکلے چاہ سی

بیدار صحت
 مری غائب کو خط غائب
 گم میں اس کی بچھ
 گم میں اس کی بچھ

۴۷۱

گاہ میں اپنا ہزار ہزار ہو
 کمال شمع طبیعت بلیت یام
 یہ ذکر کیا کہ کس کو یاد ہو
 چاہئے جسے یاد ہو تو ہو
 رقیب جمع ایسا ہی چار ہو

ای تو خاک ہو ہون غبار ہو
 ای تو خاک ہو ہون غبار ہو
 ای تو خاک ہو ہون غبار ہو
 ای تو خاک ہو ہون غبار ہو

گون کیسی صبح روز خزاں غبار موید
 دیم ذل صفت و انفسا ہو ذی
 ہزارمین تازہ سار ہو ذی
 ہزارمین تازہ سار ہو ذی
 ہزارمین تازہ سار ہو ذی
 ہزارمین تازہ سار ہو ذی

خواب میں ہاتھ گلے دولت بیدار و دونوں بحر و ن کے کشتی میں ویدہ دل مکز و آج گنہگار اپنا کاٹن میں کلا و بچی تلوار آپ کو ہر وہ مبارک گاہ سزاوار کر دیا راز و عالم سے خبر دار دیو اتام نظر سایہ دیوار تکر و کار ساجو و ہنیں درکار ہی میر قدم عبرت رہے آپ منظور نہیں گرمی باز رہے ای شکر جو نہ کاٹی تری تلوار نظر آجای اگر قہقہہ دیوار شکر کرتا ہوں کہ اب کچھ نہیں درکار	آلیات نظریہ کار و شہ می بیون میں تو دو عالم میں ہمارے کل کو تم میرے گناہوں کی کوہی و آپ کے بازو میں نازک کونہ پونچھ ایدا عشوہ نماز کرو تم میں کوئی نہ وہ شیشہ می جوی جام سی کوئی نہ اس قدر کوہ راحت ہی فرقت میں زاہد و تکر و طلب کی میں طلب و پیرو راہ و ان سب کے مانند ہون شمع سان گم کہ ہی ہر زم میں جبر سخت جا کی نجات کی گن جان ہون ہر غم و س کے ہر غم و س مال دنیا جو ماس نہیں صبر نہ
--	--

خزان غم ہر سب سے پہلے ہوید
 الفت سی ہاتھ اس بار ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید

۴۷۲
 خزان غم ہر سب سے پہلے ہوید
 الفت سی ہاتھ اس بار ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید

خزان غم ہر سب سے پہلے ہوید
 الفت سی ہاتھ اس بار ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید
 چاہتے ہیں اس کے ادا ہوید

کچھ چاہی ہو یا نہ ہو
 سب کچھ دیکھ کر
 ہر حال میں
 ہر حال میں

ہر حال میں نظر صرف نکالتا رہا	پروہ یار نہیں مانع ویدار ہے
سہری خضر کے مانند کرمی ہی سزا	بہول جا جو رہ خانہ شمار ہے

کر جہہ گل او کو سمجھتا ہوں امیر	نظر آتی ہے اگر شبنم گزار ہے مجھے
---------------------------------	----------------------------------

کوی قاتل میں ملا جاؤ شمشیر مجھے	کاٹ کر راہ کدھر لیکھی تقدیر مجھے
کام نہ نکالتا گرفت میں تصور کیا	کھچ کر ٹھیک دکھاوی تصور مجھے
غم ہی جپٹ جاؤں گلا گلا کے وقت میں	ہاتھ آجا اسے کوئی شمشیر مجھے
گھر جو دیوانوں کو تسمیر ہو وازل	نجد محبون ملا خانہ زنجیر ہے مجھے
شل گرد اب ہو کہوں جو قدم شتی پر	غرف دریا میں کرمی ویش تقدیر مجھے
عشق اور بزم و دلی سجا کاہی	ہفت تیر کرو یا تہ شمشیر مجھے
پاسی قنار نہیں طاقت گفتار میر	سیر حیرت کیا مردم تصور مجھے
دل نے پہنچتی کہی بونہیں جو وہی نگاہ	کہ سپر نظر آتی ہی شمشیر مجھے
بال میں شل سحر و زولادت سخی	بخت نے جس جوانی میں کیا سیر مجھے

نہیں کہیں
 نہ کہیں
 نہ کہیں
 نہ کہیں

۲۷۳
 کچھ چاہی ہو یا نہ ہو
 سب کچھ دیکھ کر
 ہر حال میں
 ہر حال میں

دشمن کی
 دشمن کی
 دشمن کی
 دشمن کی

خاست جان کما که در این عالم
 جوی خفاش است که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

۴۷۵

چشم عیان
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

<p>نہ بیان نہ وہاں چہ والا کو کا پتا تن خورشید جو ہر گھ اچھون خضر روایہ بھی غول نہیں معلوم کہ حیران پریشان ہی دیر ہر خدمت کے وہ کجگو بھی و رول انساؤں وی کسی کیل آگ میں کو وڑون کہی تو پائین عشق جس میں نظر آیا ہو وہی یہاں شے غبت ہوئی کہ کھٹ بھر راہی کی تباہی مجھے قہر شانہ گیسوی جو بجا تو یہ بعد</p>	<p>کون شہار بڑہ کر می یو آ وڑ گیا ہی یہ گر سری سہ خا کام آجی نہ ہا ہی پکا مینی صحبت آئینہ ہی لبط اوسی کا کہیں قلعہ کھلی آئینہ دکھلا و اسٹان نہ اوسی شوق کوٹا کہے باہر من نہیں آیکی فرما ون کو حرا ہی رزی رات کو پو فرش مہتاب نہ اوٹھا روڑا سر سے شمع نکل کر تہی دست مشاطہ کیا اوسی قلم شے</p>
---	---

<p>شمع روشن ہے مرا خاندہ شہزاد گر و پروا پری رہا ہن پروا ہی</p>
--

دور کجا
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم

کوی منون نصیر است
 دستان غلامی غلامی است
 خزان پیچیده پیچیده است
 راسخون راسخون است
 سد بر جوی جوی است
 سوار بین کی او کس است
 کوه منون غلامی است
 کوه منون غلامی است

کیا لطف اوس بن جو حسن است آئینه دود شکم جو حسن است کثرت ہو لا کہ خلق کی میدان صاف است اخذ او کا فنا و عیان صفای است جوشت میں کس طرحی گہلبری مرغ است اعلیٰ کیا خدا حسینو کا مرتبہ تشبیہ می جو بگو پر سی خفا ہنو جگر و باجو صف ابرو کی یاد میں اونا یہ سخن تری و انو کی صف کا پایا آواز شک سی مضمون پاک است دل باغبان کلہو جو کہ تو غم نہیں اوس کو موافقت تو بے وقت اسی جو سیر نامک کا کہتا ہوں صفین	حق ہی یہ بات ہے کہ انا حق صلا طاہر عکس حادہ دقن او کی صلا تیج او ایا ہے کیا خوش غلام است چارون میں ایک دوسری صلا تن ہفت تو سر پر ہنس چلا سکن ہمیشہ دیکھ لو پر یون کا صلا دیو این گناہ ہمارا صلا سمجھے کہ گرد کعبہ یہ اپنا طواف است تقریر مویون کے لڑی صلا ذہن رستا ہوس و ریاضات است صد شکر ہے خاطر صبا و صلا وہ بر خلاف تو چہاں بر خلاف است دروازہ بہشت قلم کا شک است
--	---

کچھ کی ہے بھراہ سوزان
 کیا ہے بھراہ سوزان
 کچھ کی ہے بھراہ سوزان
 کیا ہے بھراہ سوزان
 کچھ کی ہے بھراہ سوزان
 کیا ہے بھراہ سوزان

کوی منون نصیر است
 دستان غلامی غلامی است
 خزان پیچیده پیچیده است
 راسخون راسخون است
 سد بر جوی جوی است
 سوار بین کی او کس است
 کوه منون غلامی است
 کوه منون غلامی است

جلد نہ سی اسے
پہنچی کشف اللغات اسے
جائیں گے باغ خلد کو لے کر
راہ صوم و صلوات اسے
بہترین کا ذکر کرنی ہیں

میرا سخن اس پر بہت مصلحت ہے

بابت گویا نبات است پس نبات
بسیار وقتها زمین کیلوا کوی
موت است پس نبات است پس
عجب بر غروب زمین گویا نبات
ست پس نبات است پس نبات
ایک است پس نبات است

بہن کا ایک کوہا قبیلہ جاحام سے
 پہنچا جس قوم نے سی حضرت دینا سے
 ان کے ہاں کوئی غور و حیات نہیں ہے
 بدین ولادت کے کہ کی دودن
 ایک ہفتہ میں لاکھ لاکھ میں
 اپنے

کس تکلف سے کسی تصویر میں نہیں
یہ سن وہ سفر و بہت اپنے پاس
لیکھتے ہوں نہ کی دیکھ گشت
ایک عالم کو کی طرح ہی تیرے

7-2A

فایب میں چنانچہ بالان گرا کر جان بڑھ جائے
خفی فطرت کا جن کی اس طرح سے

نالوں سے میری ہی یہ مکدر دل ملک
 ابرود کہا دیا جو بحر حسن نے
 سنی سیری طائر دلو کو کیا سحر
 زخمی ہوا ہون پر اہ سوئیں سید
 دانتوں کا وصف لکھتی ہی سیرا
 زہد و ورع سی صاحب دولت کا ہم
 منظور باد رو کا تابی میں نہانہ
 غفلت سے اہل گہر کہی جو کہی نہیں
 آیا خیال ناف و کمر او کی مکہ کر
 برباد ہو خاک جو مجھ می پرست کے
 امی بت ہنو گی ہسی تو قطع و وصل
 آرائش چہان ستری لاغر و کمو کیا
 نام علی زبان سے نکلا جو اسی سیر

چٹتے ہنیاں گے سور کے جا آفتاب
 دریا میں موج گر گئے چشم جا بے
 پہنڈا بنا کر شہتہ موج تیرا ہے
 چہر کو جو خرم پر تو نمک کباب
 موتی میں تل گیا نقطہ استحا ہے
 کرتا نہیں وضو کو ہی ہو سکی ہے
 کچے تمیم آج تو گرد و کتاب
 انکا ہی خواب کم ہنیں رو کی خواہ
 رشتی میں مگہی ہی گرو چہا
 لپٹی کے گرد و امن موج شیشے
 کاوسے بڑا امید خدا کا ہے
 موسیٰ کمر کو کام نہیں چھٹا ہے
 فرصت ملی بھد میں سوال جواب

[illegible]

۸۰ م

دور اور سکا ستارہ آسمان کی ہے
صاف سن لیتے ہیں جیسی کے آواز
ہی خدا کا نام جاننا برون میں آؤ
دوسے چاہے نہ خداں یا یہ کہہ سکتے ہو
وکیہ امی اما مذوہ گرد آتی ہی نظر
سہل ہے قطع مست شوق چہرہ اگر
جارتیوں کو ندی میرا ربربی جمیم
اتوجہ پہو می دل لالہ اکو سٹ

چند آراء کے جاسپین
چند آراء کے جاسپین
چند آراء کے جاسپین
چند آراء کے جاسپین

دشمنی حیا ای دشمنی از خود
 بپوشد بین صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش

دشمنی حیا ای دشمنی از خود
 بپوشد بین صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش

کیا در آناه بین اغوا حساسته	دور کی با بین بین حشر کمان یک
هون و ماند که در یکا جرس کبود	دور کر جاکا ایک کاران یک
بی ترو هات آجاون گامین مساک	سپست شمشیر شمشیر یک
همی نفس بین همی صبا دیل کاوانغ	برئی گل آتی هاشا یوستان یک
کچ لا حور و پر کو مجہ تک یکیدول	قاف دور ایسا بین باغ جبار یک
کچ رہا جسم ہی یکبار استخوان	کیجے سامان عوت میهان یک
شون محزون میں ہے چہی راہ	دور وشت بخدایا ای ساربان یک
ہو چکا عاشقے او کجا با گناہ دور	ہم محلہ بین مکان یک

مقدار سفاک کی کوچی کہتی ہو اسیر
 روز حلت کیا نصیبان نوک ہے

تک چکی ہین باون و سکا آساکو	ون ہم مترل کشی او حادور
راقی قسمت باغین جیادو آونچا	بال پر اپنے ہین او آرشیا دور
کورین کر کر کہیں کہ جیادون حیر	ہامی تک ہستی قاون کا خزان دور

جس چاہی شکاری حب نصیری
 جان بلیان سہ کار سہ کار
 سنگ برکہ کی بی بی غازی
 دہر ہر اس کی کا خزان
 دہر ہر اس کی کا خزان

دشمنی حیا ای دشمنی از خود
 بپوشد بین صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش
 ای صحنای آسایش

ہر دم ادب سے آواز آئے ہیں
 کہ ہر طبیعت کے اندر ہے
 دل باریک بینی سے دیکھ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر

چوک جاتا وہ اگر خوشنما دور ہے پر رہے کاموئے میں گونجتے گونجتے ہے تم کیا دور ہو سارا زمانا دور ہے عقل انسان خدا کا خانا دور ہے صوت عقاب ہمارا تشنہ ماور ہے کون کہتا ہے کہ دل کا پتا ماور ہے مایہ کی نیند کا ہمیشہ خزاں دور ہے پانی نزدیک ہی ہے سر ماور ہے کون کہتا ملک شایاں دور ہے آدمیت مجھے حوایاں دور ہے	بہاگ و سیا کہ مریہ حرا ہے سچا ہے کہ حسنی ناز ہے عکیر کہا تسک سے تھرتھرتے کوئی پناہ نہیں بی ہر تند نشین اہل ہر درخت نصین تنہائی سی کہتا گویا طوف کعبہ ہوا اگر منظور کروں کہ چکا دیکھی ہو کس طرح و شہادت کی حصول پان چہ کی ہے حد بڑھ کر بیدار ہو نہ کہ دگی اپنی آواز پان نہ کہ آہن میں دھوڑ جا ہر دم
--	---

ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر

۲۸۲
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر

دہر میں کب ہو طہو مہد ہادی اسیر دیکھتے نزدیک ہاورد زمانا دور ہے	ہر گزیران جہل خیم سحر کی کو بہاگتی میں داغ میری ہم کاور ہے
--	---

ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر
 ہر ایک کی جڑ تک پہنچ کر

ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام
 ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام

روئی ز یور پر بر فیض بن پرور کس قدر دیتا ہو کی اہل کونک ہوں سیہ سختی جی اب کا مجھ پر بھہمتا کونک بوی سے کھیند خال ابرو و دونوں قافل میں لکھ عیب صلیحت کا منی ہا جانین ہوں میں دیوانہ کسی کے چہر پرور کا نرگس محمور کا بوسہ عنایت ہے بہر گئی زخم حکو کہی جہت بیا سجت ہے چکی پڑا جب تو حسار یار کوئی شئی بیکار می ساہین بزر تا ابد خالصتوں جہان میں موزوں سے چنی آج تو جہاں سے	کان کچی بنیں کم رنگ نخل طور سیکھ سیکھ نظر آتی ہی دیو دور شام مونی کی خوشی و چہی مونی دور باغبان چہر کا و کون سر صور کار گری پاس توار گولی دور کب مٹی طلیعت حروف سوہ النور کہہ دو اگر کون کہ لائیں لنگے چور کیا چہا تہو میں کھلا کی سائو دور کم ہتی کو یا سپید مرسم کا فور شمع مینا ہو گئی روشن جریع طور لنگ سی حاصل شیشہ اور اکور دخت رزی میکہ آبا و جہاں سے شہد ملتا جہان کو خانہ زبور
--	---

ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام
 ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام

۴۸۳

ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام
 ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام

ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام
 ہر صبح بار کھیندند کہ کبھی نہ کھیندند
 کس بات سے نہ پہلا نام کس بات سے نہ پہلا نام

او بنین تو گن نظر القات است
 بن کاردنی غلبت ابات است
 مال کاری و درازین کائنات است
 بر سبب او بنین کائنات است
 بگویم گل سرخ زلفی که یو و او جاس است
 سار باغ جهان بی ثبات است
 کبریا کی تو کر و مشک و بستان است
 کلبه کجا القات است

موت گراسی یہ سجھین قاصد لکھو لاله امر نہیں کم ساغر بلور سے میں بھیجی سب جنت ماہ آیا حور سے خون ویا بحر میں جب کچھے اکھور سے چہن کیا تین ناوک ترکان چشم حور سے کم نہیں گولی ہے تے دانہ اکھور سے	عمر گزری ہی لاھکو وطن چھوڑ ہو رنگ اور لایا تیر ہی دانی تشنگ اوس پی پکرنے جب نہ نخواستہ جب بنا پتھر شیشہ جو سیر اول ہوا باغ حنبت میں بو پھکر زخمی الفت ہو جنگ میدان ہمارا واسطے سخت ہو
---	--

چاہ ہی گر مایں سے تیرے وقت میں سیر جو ہے چشمہ فی حقیقت کم نہیں با سیر
--

وہی ب تھلی عیان اور آبیاری لکڑ شیشہ قاتل موج باد ہمارے سدا اوس پرور کی سینگارے وہاں خم نسیل جو ہنسی اختیارے ہوا ثابت کہ زندون پر مرفہ بیکارے	کلمہ اسد پرش کی نظار طری سہ کل مارہ ہی جن پہ سہار و خم کا ہی تاشی کی لہی سہار و سکی خون کا ہی دلیل شاد و با چہرہ خندان نہیں سہ خازنہ ہوا پھانیکو کوئی تک نہیں سہ
--	--

ہاں تو جان و عدم تک بن سہ
 نہیں جو مال سہ جان و پردہ سہ
 تو کیوں فلک سہ کائنات سہ
 کیا اوس میں دم نہ تیار نہ

۴۸۴

رنخ شربت اجبات است
 بن صند رفتہ کمر کھنڈ است
 شوق انکس می پستی و انکس
 شوق انکس سب غم و غم کھنڈ است
 اور کون کون کھنڈ کھنڈ است
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ است

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ است
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ است
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ است
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ است

چراغ جلا بگویم که سبب
 سبب کمالی که در عالم است
 سبب کمالی که در عالم است
 سبب کمالی که در عالم است

فراق چشم جانان می باشد که تماشا دیکه ای مجنون دل بر دایه کاسیر رخ روشن کوتری شیخ تشبیه کن بکسے حال هونی شراب باب است برا که بنا نهین اچھا اس کے برج کفالت یاب دلا اگر عصیان کا مجرم کی حاصل تحفے نہیں جن جہی کی چار باب سے کو سنگر حیدر کر لیا اب خیر سے نص خراک سبب مجھ چشم جانان ناکا اوستی پانہی کیا جس شخص بن سخاوت قیام دولت لغت منعم	بچے شرکان ہونچہ نوز شکاری کہ جولاہے گل شبنم لیلی عمار سے یہ خندان وہ گریان یہ کوسہ می انار یہ خواہش ہے کج جانان ہمار کہیں تلوار سی تیغ زبان زخم کار کرم ہر روزہ مغفرت عاتق ہمار بہادر کار کیا حرف نکی وہ کج کنار نہایت بار و دو چہلیون کو بیخوار مجھے مثل سکر زحمت آئینہ دار نری ہوا میں قابل عصب ابدار چمن ہر خرم و شاداب جب ہجر
--	---

اسیر اکرم ہوا ریت غافل جب حیدر یہ حکم پیر ہے ہی زمان بار ہے
--

عین جانان ہوا
 صدی گذرے جو بھی
 عشق عجب کو تہا نہ علم نہ نام
 اسے تو کجا نہ علم نہ نام
 شتاب ایسا ہمارا سفر جاہ
 ۲۸۵
 کراچی کمان کا جھوٹا
 بہار سہارا
 کبھی عجب کو تہا نہ علم نہ نام
 جہان فرشتہ بی قیہ قیام
 ہر ایک کمان کا جھوٹا
 ہر ایک کمان کا جھوٹا
 ہر ایک کمان کا جھوٹا
 ہر ایک کمان کا جھوٹا

زبان شکستہ میں جو ہر سال کہوں
 رہا ہوں سدا سے یہی ارادہ افضال کہوں
 مژدگی نہ وہ نہ لہو نہ سدا کہوں
 امید عقدہ کن سدا کہوں سدا کہوں
 کہے جو فعل کہید حال کہوں سدا کہوں
 وصل جن بجا ہی غم سدا کہوں سدا کہوں
 نکال کہیں کہ زبان بول کہوں سدا کہوں
 اگرچہ غلت میں وہ اوکھائی آوارہ

<p> سب حاصل کوشش موعج و پیا - بھاری عجیب ایسے ساتھی کہ ہر قسم جانی شہیم کل ہے نامہ نامہ برباد بھاری مسلمان ہوں، لا تقسطوا فرمان باری تماشا ہی کہ حکمران تان خورشیدی یہ وہ قطر ہیں جن میں مومنوں کی ادبی جوں میں ہے زبان بھی ہی تھری جی ہمیں شیشہ و پیاہ شغل ماہ و خوار شریک بے میان کیا ہمارا شکاری عجیب طالع ہمارے عجب و تمت باری کسان ماہ میں خطہ گل و گل مہاری تری کہنہ بنین قافلہ دیو پیل کے شکاری قلم کا انخیزون میں اب و پٹنا ناری </p>	<p> حیات آنا خدا کی شنگی اسٹ ہاری بہری میں جم ہم ہر نہ کو شغل ناچو ہاری بدایا عرسان چن آجیون محجو کروں قطع امید اسل کرانی تو گھوڑی بیا کرتی ہیں ہر صدمہ آج آتسو ہمارا تسو کو خوشی کم کسی ہستی کیا ہو بسان شیشہ می ستا ملن جو بھل سدا ازل ہی ہم محبت سا گھوڑی کہی ہری صدف میں گو ہر ترے بچا تا ہر قطر کیا باران طلب بھی گری کشت توقع ہمارا دل ہی رہے کسیدن مہمان ہم کناہ تیز کی جس پاوی جس جانی کیا ہنسن ہر قدر وان عالم میں کی ہر شوق </p>
---	--

ہر قسم کی نوید بیا بیا کہوں
 تمام عمر بیا بیا جو غم میں غموش
 زبان کیا وہ دم بشتال کہوں
 چلے رہی ہیں یکن سدا کہوں

۸۶

جہاں کہیں کہیں زبان بول
 ہر جگہ ہر جگہ زبان بول
 زبان بول کہیں کہیں زبان بول
 زبان بول کہیں کہیں زبان بول

زبان بول کہیں کہیں زبان بول
 زبان بول کہیں کہیں زبان بول
 زبان بول کہیں کہیں زبان بول
 زبان بول کہیں کہیں زبان بول

کبریا که در کونج ابرو نشاند
 در زمین سبزی بستان چنانچه
 بستان آج اگر گوشت و کبدی
 با خدا خاک من بانی نظر من
 دست و پایی من با صفت خورشید و ماه

من در ده گمان جلیب و جلیب
 جلیب و جلیب و جلیب و جلیب
 جلیب و جلیب و جلیب و جلیب
 جلیب و جلیب و جلیب و جلیب

۸۷

چشم من در وقت تماشای
 بین ببالد و پستان کل
 کیا در وقت گشتن عالمی
 چشم من یک لب بزمین بوی
 او بیاد شد و زانیا و به

کیا ترا می بخوار و نمی غلبت ازین	بها ن تو باد و سحر می مان ازوار
اینین اسر و قد میسا گرفتار با کوئی	سبک و ملون قمری مری میخیزد

مے من خاک من چرا سیر آید و می طیت	
هوای خاک ساری من پیشان خاک ساری	

ساقی نهان نظری جم غریب	اینها هر یک از جگر آفتاب
آینه من جو عکس رخ سحاب	میتاب باغ من گل آفتاب
پیرری من بزمی لعلی و خط شرب	ون هو چکا نظری نهان آفتاب
هون من سمنه حادثه و هر سوا	صنعت کچ پاون من سیر کا
سست غور من جم تو انکر عجب شیز	و نیا شرب بختانه و دولت شرب
گرداب کرد باد شایست بو هین	جگر من نه جو خاک تو گردش من
دیی اوس که کوک گل اگر جواب	میرا چشمم از جواب اجواب
مین منین اهل منین من محروم من	مردی عین اب من خراب
و ده مهر چپ کیا بی میت کا نسا	مرد و شترانج سمار حساب

دو کلاه از خنای
 دهنده و دهنده
 دهنده و دهنده
 دهنده و دهنده

پسندیدم که برونه و در سلسله عالم
 چشم فرزند در شان چشم نامی پور
 بنامین وقت نذران بار و عیسی
 شکر سر یک شانه خنک و پور
 گیسو بگویند سبک برین لب و پور
 بیو علی را زان سبک بود
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد

فصل کو این کیون که چون آسمان است باند ای میر قتل برادرش کنی کپڑی او مار نهین صل پیار جس میں کہ مصحف نقطہ خالی ہے یہ وہ نہیں مجھے ترسی کشتی کی نا قابل کو جاتا ہوں میں سنا و ہوں	ششیر ماہ کو سپر قصاب ہے کچھ خلق سے حیاء خدا جانتا ہے چشم حساب اور نہین موم حجاب مانند چشم کو وہ مہل کتاب لاغر میں شل حس موم بخنیہ جاب خنجر کی آب میر نظر میں شراب ہے
--	---

پسندیدم کہ برونه و در سلسله عالم
 چشم فرزند در شان چشم نامی پور
 بنامین وقت نذران بار و عیسی
 شکر سر یک شانه خنک و پور
 گیسو بگویند سبک برین لب و پور
 بیو علی را زان سبک بود
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد

افلاک کو وہاں ہوس سجدہ، آسیر کیا مرتضیٰ علی و علی حساب ہے
--

وصل حاصل ہو یا اعتبار آو میں ہرگز تار و آہ کو اور دوسر جا جی گل خاک کھدیر بر کاشی شستہ جان نقطہ اوس نف کا شستہ ذکر حق دل میں ہا ہا میں صبرم	کل گناہات تو داسنی مرغا اور بڑی و دو چار کر کوچی میں نجا تا کہے یار کا دامن موم زقاو و م او مجھ جا جو کنگے کسی تار جیسے بکری کہے کا فر کہے وید اور
---	--

۴۸۸
 فقہان زہاد خانہ میں
 شکر سر یک شانه خنک و پور
 گیسو بگویند سبک برین لب و پور
 بیو علی را زان سبک بود
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد

پسندیدم کہ برونه و در سلسله عالم
 چشم فرزند در شان چشم نامی پور
 بنامین وقت نذران بار و عیسی
 شکر سر یک شانه خنک و پور
 گیسو بگویند سبک برین لب و پور
 بیو علی را زان سبک بود
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد
 پسران بگروان هم یاد کرد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی

تپ مروت سے کھینچ کر آئے تھی ورن دست اغیار میں دیکھوں گے گریہ میں منہ کبھی شیشہ می کبھی کبھی آئینے ہاتھ رکھدی جو مری داغ حکر رو پر سیر دریا کو تم آؤ تو خوشی جو آئے طرف کوئی صدمہ لکھ کی جو ہر کیوں خط نقد جان دوزخ خواہ کی بدلی بخشی	دن اگر آپ کے آنی کا سفر ہو جا بوج ہو جاؤں گے بیان ہر خبر ہو جا بدراک شب تو ہلال سیاغ ہو جا طائرنگ خامرغ منور ہو جا ہر حباب لے جائے سی ماہر ہو جا خاک پر لوٹ کے اور جا کہو تر ہو جا تیرا چہرہ ہی اگر داخل مقرر ہو جا
--	---

ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی

۹۰

شعر شیریں جو پڑھوں گے مئی و بار میں اسیر
 گوش ساس کی لہی نقد کر ہو جا

چشم جانان اور ہر چشم غزالان اور چاہ کفان اور چاہ نخلان اور سرستان اور ہر حراخان اور خواب راحت اور حوائج دنیا اور	رسم حیوان اور آئین انسان اور میر ازندان اور ہر یوسف کافران اور کیا قد محبوب نسبت دل پر داغ کو عفت دنیا کمان آسائش عقیبان
---	---

ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی

ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی
 ہر کسے کو زنی و غم سے لاکھوں گریہ کی

عقل انسان عالم بالالک یا جس کا
 ہر حجاب اب بحر مومن میں عقل سے
 یوں گات کو رہا ہے کھنکھانی
 شیون گزری کھنکھانی
 ای سال بعد کھنکھانی
 عہدہ خاطر در بیت ان میں عقل سے
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 مایہ تہنہ کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی

پہن کے ہم ملا کر بادہ انکو تار میں اوتار جا کا شرنی مگر گزرتے گیر گے شے وقت دکھا دیا کج حسیب سے بھگو سائیکے گھسیٹن میں خرام مارشی نقش آباد کر صیاد اگر آباد کرنا ہو شب فرقت ہو جائیگا پھر سارے	اسی گاہی سہنی ساقیا اور سگوار قدم کوراء الفت میں سب کھٹکے بہت جا میں اگر دھون اکھٹو ہوا چلے ہو وہ قدم شاد کو چڑھائی لگا چمن کشیدان میں گلچین اوجا ہوی صبح صبح میدا کے پان پھارا
---	--

دم سردا اسیر لہری شب فٹ میں بہرین کہ دن گرمی میں گہر میں ہمار خوب جارا	
---	--

حصول لطف کو خسی یہ نور ہوتا ہے بہشت کو چہ چاہاں وہ باغ ہے جہیز خاودہ ملتی ہیں اشاکوی ہنرین کہنا رخ صبیح یہ کہنا ہی مولون نہ ہنرین نور جام و سب مجتہد الی	کہ شانہ آئینہ نرف طور ہوتا ہے خیال حور کا تب تصور ہوتا ہے کہ خون عاشق شیدا حضور ہوتا ہے سپید کاغذ میں السطر ہوتا ہے ہمارا شیشہ دل جو چور ہوتا ہے
--	--

عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی

۴۹۲

عاشق شیدا حضور ہوتا ہے
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی

عاشق شیدا حضور ہوتا ہے
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی
 عیش و عشرت کا گزرا ہے کھنکھانی

خداوند عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم

هینین با رزمین نزدیکی قفس مینا	سپاس به تذکره باغخیز مومنان
هزار شکر که بنوار ماهی خط و گل	چمن سبزه بیکانه دور مومنان

اسیر بعد فدا و اول مراد شکر	
چراغ خانه اهل مومنان مومنان	

کبھی سنی و یا تو مجھے ملو خوا	باوہ شیشی اسی جام مقدس خوا
اچھون جلدی جاب جھرا جھرا	واعظ شہر فی یک باب کیا خوا
طرفہ عالم میں رحاں پہنچاں آیا	گھر کے گھر کو اسی قلم شہ خوا
خانہ حسن جس دل میں نہیں بڑا	دیوار شہر میں او زمین جو گھر خوا
صرف زیورین کے سار جو اہر خوا	مویوں ہی صد لعل پہ خوا
ماتوئی کی حر جان پہاڑ خوا	ملک موتی پایا مرا ستر خوا
ساقیا اتر گولستان میں پہ خوا	می ہی پہر جا جو کچا سا خوا
سال پہر دولت دیدار مجھ کو خوا	ہر مینا مجھے اسی مہ نور خوا
رہرو کتنی ہی مہر و ملک عدم	نہ تو اونچے نہ زمین کھینچ خوا

خداوند عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم

۴۹۳

خداوند عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم

خداوند عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم
 در این عالم را در این عالم

سیر کو بے بینے یار کو ہرے بھر
 ای تب کچھ کہی ہم نہیں پہنچے
 کسطح پنجہ مرغان تیرا سنگ تھی
 ہو گیا وصف کیس کیسوشکین کا قیام
 لی خبر حد کہ مستی میں گرا پارہوں

جو تک کے طرہی مہی کو دہو لی
 دروہوں جانیں چکا کچی کو لی
 مردم شیم کو کرکب وضو آئی ہے
 کہ سیاہی مجھے شک کے برائی ہے
 دستگیری بھی می دست برائی ہے

یادوں کہتا ہوں زمین کو چاہان میں اسیر
 سنگ جہان سے مجھے شیر کے بو آتی ہے

اوس بے کاشل روزن یار کو
 سودا اور کی گیسوی شکر کچھ
 یارب یہ کیسی سرور و پیر سر گیا
 وہ ماقبول ہوں غلام رہتا کہین
 موقوف ہو جو گریہ تو خط یار کو لکھوں
 صبا و محکو طفت باہی کا نصیب

یارب دعا قبول ہو باب ابرا
 سخن ہو سیاہ مرصدا گر کہے
 پیر تہن مہرہاہ جو جوتے پیر کہے
 جنت کے در کہی نہ جہنم کے کہے
 بارش کے کرمی تو وہ نامہ بر کہے
 بادہ کنی او ہر توار و ہر پیر کہے

سیر کو بے بینے یار کو ہرے بھر
 ای تب کچھ کہی ہم نہیں پہنچے
 کسطح پنجہ مرغان تیرا سنگ تھی
 ہو گیا وصف کیس کیسوشکین کا قیام
 لی خبر حد کہ مستی میں گرا پارہوں

۴۹۵

نظر آتی خاک پہ نہ خیال نہ
 جگر کسی میں تون بے زبان
 خون دریا کی کرنٹ ابھی
 تلک دہستی کی بے توجہ
 کل جون ہوئے ہوا وہ سب

غناء صبا دین موت نہیں تیرا
 داناہ نہیں اب دم نہیں
 مثل سدا ہر غزل میں لایم ہو
 بار غزل میں لایم ہو
 نان یار کا میں بھلا کہ دار
 یارہ نام جو کاشا نہ تھک
 نظر آتی خاک پہ نہ خیال نہ
 جگر کسی میں تون بے زبان
 خون دریا کی کرنٹ ابھی
 تلک دہستی کی بے توجہ
 کل جون ہوئے ہوا وہ سب

[illegible]

ایں صفت میں کائنات کا جو کچھ ہے
 سب کچھ خدہ ب صورت و کبریا
 کائنات میں کون سا کچھ ہے
 جس کا نام نہ ہو کبریا

کبریا میں خدہ ب صورت و کبریا
 کائنات میں کون سا کچھ ہے
 جس کا نام نہ ہو کبریا

<p>شہر تری جہاں امکان میں ڈگر شل قلم ہر ایک تم میں پڑھ کر ایسی لکائیں عالم حشر میں پڑھ کر جب سنہ میری ناز و مورن نکلا تو ارہیجے کی نہیں احتیاج با دیکھی کا کون طاق ویدار کے مضمون رسد کے لیے توتہا بیت آپ کو خدا تک فراغ</p>	<p>حور و رنگ و صفت و عین اور دیر ہر عشق کے مبدعین اور مانند لکب کو ہما بان میں اور بیل کے ہوش و حیا میں اور سر سید و کج خلق کان میں اور اپنے تو پیش آمد جان میں اور و حشر حقیقی ہے مرد و عورت اور شے کی مکرٹی زلف پریشان میں اور</p>
---	---

۲۹۷

<p>ہے اک یہ در اوست خون سپر مکرٹی کس گل کی کھتا میں اور گئے</p>	
<p>سنے کچھ کچھ گوارا نہیں مجھے باقی بھی ایک ترک تنہا کے آرو کیون گھر میں میرا راحت دینا کا کڑ</p>	<p>منظر خندان سا غر و عینا نہیں مجھے کیون مکر کہوں کہ کوئی تمنا نہیں مجھے اس کے سوا کوئی عزم دینا نہیں مجھے</p>

ایہا ہمارے ہر شے کا
 روز و صبح کا کون سا
 کچھ نہ ہو کبریا
 کائنات میں کون سا کچھ ہے
 جس کا نام نہ ہو کبریا

ایہا ہمارے ہر شے کا
 روز و صبح کا کون سا
 کچھ نہ ہو کبریا
 کائنات میں کون سا کچھ ہے
 جس کا نام نہ ہو کبریا

ہر ایک دین دوسرا دین سے بڑھ کر ہے
 خزان میں سے بڑھ کر ہے
 ہر ایک دین دوسرا دین سے بڑھ کر ہے
 خزان میں سے بڑھ کر ہے
 ہر ایک دین دوسرا دین سے بڑھ کر ہے
 خزان میں سے بڑھ کر ہے

منظر ہمیشہ عفتا ہین مجھ و ہنسن کے بھی شکست گوارا ہین مجھ منصف وہ ہون سکایت باعضا ہین مجھ کچھ حاجت گوارا ہی جو راہنہ ہین مجھ شہنشاہ کے طرح تا بمانا ہین مجھ کہتے ہیں سن آپ کہ در اہنہ ہین مجھ چھلے سی کم مکان کا چہلا ہین مجھ	اسی ہی ہے کشتہ غلت سی ہار گز ٹوٹی جو دسکی تیغ مراوٹ چل حشر میں دگوارا ہی عصیان کو گز نہایت ہی بے لیل روزگی جہان کے اسی آفتاب حسن میں ہی پردہ ہوش کے کیا شرم ہے نقاب پر ہی نقاب کے خاتم ہی خوب وزن دیوار بار کا
--	--

مقام دیو کا ہوتا ہے جگہ کا دیو کا
 دیو کا ہوتا ہے جگہ کا دیو کا
 گری جو ہر ترخانہ نکال دیا
 زوال حسن میں کیا دیکھتی پانچون

۲۹۸

احسان خلق ہون کرشل انگ اسیر
 جب میں گر اکیس سینہ لاناہین مجھے

صوت شمشیر چلتی ہوا برسات کے باد بان کشتی سی ہوا برسات کے کہتے کئے ماری خجالت کے ہوا برسات کے اسی فلک وابتدا یہ انتہا برسات کے	قتل کس کس کو مری کھنڈ برسات کے بحر غم سی پاراوتار کی ہوا برسات کے آگنی جہاں شک و شبہ پرانی شہر کے یا تو دریا سے رہتی یا نہیں کہنہ غم کے
--	--

اس شعر کو بڑھ کر ہے
 اس شعر کو بڑھ کر ہے
 اس شعر کو بڑھ کر ہے
 اس شعر کو بڑھ کر ہے

یہ صبا غنائی سلم و گنج
 اس کی شری ناز و نور

قید گشت میں بساں کس کی دلی
 وصل و کس کی دلی ہو بساں کس کی
 سسختی آنکھیں میں بساں کس کی
 شوق کس کی دلی ہو بساں کس کی
 قید گشت میں بساں کس کی دلی
 وصل و کس کی دلی ہو بساں کس کی
 سسختی آنکھیں میں بساں کس کی
 شوق کس کی دلی ہو بساں کس کی

گلشن شراب و ان چک چاند شہر ہر مرغ شب بیک چاند کا فوس ہو گئے فرنگ چاند طوفان میری حق میں لب کک چاند رکھتے ہی ہاک جاتے ہنسک چاند میزان عقل میں ہوا ننگ چاند	سامان سب ہیں کس کی دیر قوت یہاں ہاکیے ہاتھ کس کی جدا ہکو کہے جو ہاتھ لکھتے تیرا ہرہ جو وقت میرے ہند بھیر ایسی لہجہ میری آخونک تولا فروغ کس کی تیری چہر
--	---

لڑتے لیتا ہوں کس کی دلی
 بوسہ تر کا کچھو کچھو کس کی
 قابل داری میں کس کی دلی
 امتحان عاشق صادق کس کی دلی

۵۰۰

بے رخی بارگاہوں میں ایک ہے جہان
 کرتی ہی ہی سیر میں تنگ چاند

ایک دن حالت ہمار کیا کی ہو جائے خاک اپنے سر خیم ہمار ہو جائے روبرو حور سید شمیم ہو جائے ایک پہاڑ اور انتہا ہو جائے گردش گردن گردان تہا ہو جائے	خاک ہو گا جسم جان پہ ہو جائے خاکسار می جی دولت نہا ہو جائے عارض طایف نظر آیا تو پہر نا ہو جائے خاک تھے پہر خاک میں بچا کی ہم آ ہو جائے پیش کی ہیں اک دزد پہ کی طرح ہو جائے
--	--

دل تو کیا جانے پہنچا کر جہاں
 درخشاں بارگاہ کی دلی
 رخسار شہر میں عارض طایف
 اے خاکسار کس کی دلی

کس کی دلی ہو بساں کس کی
 کس کی دلی ہو بساں کس کی
 کس کی دلی ہو بساں کس کی
 کس کی دلی ہو بساں کس کی

چون مستحق گران باغ نامی کن
 چرخ ناز و ان بنین هم چون
 خورشید تابان در آفتاب
 در آن عالمی که در آن عالمی
 در آن عالمی که در آن عالمی

یاد مرگ و کرب و غم
 ایوب و دل کاسه جان
 یوسف و دل کاسه جان
 یوسف و دل کاسه جان

خوابش سبب مرگی باعث نقصان بخت عالم منیشل معنی قرآن جکے جکے قدر چرم ہو کا انا شکل طواف تیری آتش کی گستاخین دھما مو کل وہ آتش میری جن میں جانی سجن ساقیا باد بہار ہی گلگون پلا	ارتر کو بوری پوڑیا ہو جانگے رفتہ رفتہ میری موت کیا کی جائے زلف بڑھ کر یار کی زنجیر پیا ہو جانگے شاخ کھل لیل کو محراب دعا ہو جانگے چشم سوزن چشمہ آب بیا ہو جانگے کشتے ہی کو افی یہ ہوا جانگے
---	--

۵۰۱

قید خانہ ہو گا ہر کونج غفلت آسیر پاؤں میں زنجیر موج لوریا ہو جائے
--

و کہا کہ خط وہ بگڑ رہا ہی غم خوشی محشر ہو گیا ہے لگا کر خون شوق اپنی تن پر وہ دیوانہ ہون میں آخر حشر یہ سب ہند میں ملک عدم	ہمارا آج طوطے بولتا ہے کہ سر پر سایہ دست خدا ہے فلک تیرے شہید و ن میں ملا ہے کہ مجھ پر سایہ مال ہے جسے دیکھو وہ صوت شہنا ہے
--	---

کس قدر ہے جو اطلال ان گیسو کے
 سنہ زنگیوا و گیمین بنیم میں کرب و غم
 بات کہنے کی ہاتھیں بفرمائی گئیں
 ہاتھیں بفرمائی گئیں
 ہاتھیں بفرمائی گئیں

نہ ابد ای بارانہا ہم
 لکھی بزمین جو قید جہت وہ کام
 ہر ایک چشم میں بات تو بولیں خال
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر

ہاں کاحال کہنا جس سے عید ہم
 نام سن کر میں سے کون سا
 کہیں کافر نام لگائیں سنا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 جنان میں نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا

تری انہی خدا ہی کو پروا پر ہے دل میں عکس لطف پر خم جسے سب وجہ کہتے ہیں جان میں یقین ہے قطع ہون و چرا کہ ہاتھ	خدا کشتی کا اپنے ناصحہ یہ آئینہ نہایت کج نہا ہے مری نر و مک وہ حکم خدا ہے سبق اوس طفل کا بت دیا ہے
---	---

اسیر زار ہم عاشق ہیں اوسکے جو محبوب خدا و مصطفیٰ ہے	
--	--

سینے پر کب نہ تیرے تھکارو سیر دریا کو اگر بحر میں جاتا ہوں تیرے سا قیاحوب ہوا آتش می کام آئے امی سیانفس اب کس سے چسپی آئے	بی سبب خندہ سجا میں تیرے ہاتھ دکھلائی ہیں موحین تیرے ہو گئی دامن خشک گہکارو ہو چکی قطع کفن کت تبریکارو
قید میں بسکہ رسی صورت مرا می استیں لاکہ بنی کا کھشان کیا میل خون روشنی مری کس فکس ہے	ہو کئی خبر و بدن طوق گرفتارو اشک پر ہر رخ افلاک کی بارو رخی میں چاک ہفتس با علی دیوارو

جو نام سن کر میں سے کون سا
 کہیں کافر نام لگائیں سنا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 جنان میں نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا

۵۰۲
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 جنان میں نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا

ہاں سننا نہ ہاں سننا
 جنان میں نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا
 ہاں سننا نہ ہاں سننا

چو بیکار او را زمین پر کن
چو زمین پیدا بود شکستنی
درد و دیوانه کای شکستنی
چو زمین پیدا بود شکستنی
چو زمین پیدا بود شکستنی
چو زمین پیدا بود شکستنی

کس طرح پائین شو است بر سر لال پائی
پاؤن تھک تھک گئی اس میں

شکل آمیز رہا کرتے ہیں حیرت میں سیر
جسے عاشق ہو ہم آمیزہ حرف و گئی

ایٹھ فغان اگر بیا کرتے	ما خدا ہے خدا کرتے
در پر اپنے جو توجہ دیتا	بادشاہی کدا کرتے
جان تے میں سنکی شہر حسن	وہ کہتے ہم اسے تو کیا کرتے
دشمن جان کو دست کا شکوہ	دل سے کیونکر تراگھا کرتے
میں غم میں کوایدا ہے	دروہو تو ہم دوا کرتے
جانتے مرتبہ فت کا جو لوگ	رتنگے میں قنات کرتے
شرم کس سے اگر خدا ہی نہیں	بہم کرتے تو بنگا کرتے
کاش ہوتا وہ دن کہ مسجد میں	وہ ادبا اور ہم مصفا کرتے

مٹے ہاتھوں میں ہوا جو اسیر
کھٹا منسوس ہم ملا کرتے

سین اسے کاک بن گیا
خون میں کھو گیا
خون میں کھو گیا
خون میں کھو گیا
خون میں کھو گیا
خون میں کھو گیا

۳۰

فقر و غنا کا دھول فغان کا
پیری ذکر کیا میں ہوندا
تو یہ جگہ ہاں ہم جگہ
جہاں ان پو پو ہیں
بسکوی پہ چاہے ہوا
بسکوی پہ چاہے ہوا

دوسرا غلی جگہ ہوتا سا چکر
سایا فتنہ میں پیدا
سایا فتنہ میں پیدا
سایا فتنہ میں پیدا
سایا فتنہ میں پیدا
سایا فتنہ میں پیدا

چنانچه جهان من است و این من است
 چنانچه جهان من است و این من است
 چنانچه جهان من است و این من است
 چنانچه جهان من است و این من است

سیا دایک ابرو صفت
 او را بر این صفت
 چون لغز زان جو صفت
 شکست و شاد و عید صفت
 ای اخلاصا جگر صفت

پوچتا کس لے پوچتا کس لے ناتوان اب ہو مو کر کی عشق جانب مو کر ب و مکتا ہمارے دل میں کچھ اپنی اگر منسو کا سمجھیں گام	سج تیار میں مج کو تم نہا کے صفت ہے نہیں ہاں مج سے ہمارے مایہ آج تھی اس کو میرے شام و اعظموں کو بوا ہی شہر آہی ار
---	---

ریح و راحت باغ عالم میں با ہم آسیر
 پیروی کل میں جگہ دیکھ ہمیشہ خار کے

وہ شاہ حسن ہو جس کی کعبہ میں نہیں کہے خوشی پیدا کی طاعت ہر روز ہزاروں بادہ کش کرتی ہیں مسجدوں میں نہ ورنہ کو سمجھتے ہیں جنت جہنم کو نہیں جنتی ہر کار و خوشنمائی جلا و خوار ابھی معلوم ہو کہوں کی اگر خوشم و حد کو نہیں ہر صوفی اقبل ہمارا مغان	خانہ کعبہ پر گمان سبج زوہر کہتے اور میں حدت کہتے اور میں مکر و رازہ میخانہ محراب عباد فراق یاد و رخ وصال با حسیب ربی شمشیر خون آلود گشت شہاد کہ جو طوطی کی گویا می ہا میہ کیر کر پاں چاک نام میں مریض صفت
--	---

چکارا سی ماہ میں کشتی ہو
 چار چار خواب ہر کی ہو چاک
 قدرت ہے ہر ہر کی خدا
 تہا ہمارے چار چار ہر ہر
 اسے زبان خشکی کی شہر ہو
 ہر گاہ کس چار چار ہر ہر
 ہر گاہ کس چار چار ہر ہر
 ہر گاہ کس چار چار ہر ہر

کدکن رگین تک میں کدکن رگین تک
 کدکن رگین تک میں کدکن رگین تک
 کدکن رگین تک میں کدکن رگین تک
 کدکن رگین تک میں کدکن رگین تک

جاءتني ابيك في المنام
فقلت يا اباي ما لي
فقال يا بني ان الله قد
جعلك من اولادنا

علم باطنی است که در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام

کما یقال فی کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام

جب سوسنگدل کے شوقین کب ہے اسکو ہوائی بلغ جہان سہل گریہ ہی مالہ ہی آسان ظلم سیان مہون کی کیا دشت	سینی پر اپنے صبر کے سل ہے طائر عرش آشیان دل ہے صبر و شدار ضبط مشکل ہے عدل ہوگا خدا تو عادل ہے
--	--

کیا طیبیوں سی مٹھی ہون اسیر درود دل کب دوا کی قابل ہے
--

کیا خبر خلق کو درویشی و سلطانی دہن باری جو معدوم بنایا کیا غم سات حلقی مری بخیر کی ہفتک بار ہا سر مری ننگ کا دوا گدرا چشم تر بسبب سوزش دل شعلہ شکر صد شکر نہیں سخت کی بقیم بی کاسی ملایا ب نہر صاف نہ	کوئی اکا نہ ہیں خط پیشانی چشم اکا دہی آئین بخند آئینے نظم عالم ہی مر سلسلہ حبیبی خط و سمت نظم صفحہ پیشانی گرم سہکا نہ آتش میدان پانی سرگراں بار نہیں افسر سلطانی جو ہر تیغ عیان ہو ہر چ مائی
---	--

۵۷
 بوجہ خلقت ہے کہ میں ہوں زمین
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام

ہاں ایون ہاں ایون ہاں ایون
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام
 و در کتب و کلام و در کتب و کلام

دیکھ کر بن کر کس کو پسند کرے
 عشق بانی کو سنگ کرنا ہے
 صبح کا ہم جو نام سے کہیں
 جنگ وہ خانہ جنگ کرنا ہے
 سہا دل سے عدم دیکھنا

حرف انصاف کہیں صبح تھی مہتر	سر قلم ہوتا تھا خانے کا زبان دے
ہفت تیر کیا ہی کسی سی سنگ پیر	سرخ پیکان کا سوال لائیکانی
کم نہیں سنا ہے نزدیک سے نخل	کام رہتا ہے اہلین کے کہنابی

تکھت گل ہون میں اس شش علم میں اسیر	
راحت اک خلق کو ہے میر ریشابی	

یار پوشیدہ اگر عارض گلگون کنی	مثل بیل مراول نا لہ مخرون کنی
سیر گروش سی شہ روزہتی گردن	مین ہر جاوون تو گوشن گودن
کچھ ہے واقف اگر سر بیدار	سر و گلزار سے مصراع کوئی مخرون کنی
بی طرح اب نظر آتی ہے کدورت دل کے	محکوماتہ شدہ رخا کی مین کنی
خیم جگہ و سکی ہی ہتا ہونین نجانہ مین	دعو کھتم و خرد ہے فلاحون کنی
تیز قاتل ہے نہایت شمشیر گاہ	دڑے جلا و فلک کا کہین خون کنی

نظر آتا جو حال رخ گلگون اسیر
نشہ افیونیون کو لاکے کی افیونی

۵۰۸

عشق کی جگہ گزرا ہے
 راز کھانا چھوٹا ہے
 سر و گلزار سے مصراع کوئی
 محکوماتہ شدہ رخا کی مین

عشق بانی کو سنگ کرنا ہے
 صبح کا ہم جو نام سے کہیں
 جنگ وہ خانہ جنگ کرنا ہے
 سہا دل سے عدم دیکھنا

سب سے پہلے تو یہ کہہ دیا کہ میں نے
 یہ سب کچھ تو تجھ سے ہی سیکھا ہے
 اب تو میری بات سن کر حیران رہ گیا
 اور پھر وہ بولنے لگا کہ میں نے

سرو باغ اچھی سان جی ہاں لاکھ میں وہ سرگردان سرگردان ہلا لاکھ تو ہے کہ خوشی سے منزل نہیں پہنچا ہی یہ طاقنت جو اب پاؤں کی مری گئی سا دنی آپ کے کہانی فصیح کو کیا کرینگے سے وہ بابا یار رشید کون تیرے عشق میں حیا کا قاتل نہیں دیکھ کر کوئی نہ پانی جو ہر گھٹا لہو	طوف قمری کی گلے میں شعلہ حواء شعلہ آواز تک ہے شعلہ حواء مایہ پیر سرچرک کے کوٹھے ہالہ اک مڑے برہمن دن میں رہ صلا چشم لی سرسہ پہر ششیر مباد بون آہ آپ ہر آلو دوزخ عالم ہے ہر جو ہر ششیر میں تیرا کہ سے اس کو ہر دندان کو مٹا دے
--	--

۵۹

زل زلیا کی فیر میں آگیا امیر بیسوا محبت سے ہکا رہے دلاک	
پہر گئے وہ کج او ای دیکھئے چوڑ کر ہکو کھ میں چل دئے دیکھئے کیا ہو مر مرگان سنج	چپ پیون میں سیر سامی دیکھئے دوستوں کے چوکا دیکھئے اپنے گشت حسا دیکھئے

ہندوستان میں جو کچھ لکھا ہے
 اہل قریب ہی میں غافل نہیں
 وہ اس کا یہ ہم نگر دیکھتا
 اس پر دیکھ کر ہر شخص کا
 جن میں تیسہ آت رہا ہے
 اس کا دور ہوا کہ جو اس کا

دوست بہت سے تھے تو میں نے
 میں نے ان کی سبھی باتوں کو
 اس قدر دیکھ دیا کہ وہ
 دربار میں ان کی غلطیوں کو
 دیکھ کر وہ بہت ہی غصہ ہوا
 اور اس کی وجہ سے وہ

بالبرکات خالصہ صیغہ خاصہ صیغہ خاصہ صیغہ خاصہ
 داری بہت بڑی داری بہت بڑی داری بہت بڑی
 اور کیا دینا میں اگر دینا میں اگر دینا میں اگر

دست کوتہ کی رسانی دیکھئے	شکر و نیاسی ملا دالان یار
لاکھ خواب شنائی دیکھئے	سندھی وہ دیتا ہی تعمیر فراں
خیر سی نازک کلائی دیکھئے	آئی ہو مجھ سخت جان کی قتل کو
پہرچہ تھسی رکھائی دیکھئے	چکینی چکے تھیں جہاں میں کھینچ
تیج فی کیا موندے کھائی دیکھئے	سخت جانوں سی مگر فی تھی ہی
کسکی نکلے موبیٹ دیکھئے	گرمیوں پر شمع روی یار
دی اگر کچھ ہی دکھائی دیکھئے	صوت تار نظر ہو مکہ
جیتی جی شان خدا دیکھئے	حشر میں دیداری کس کو نصیب

پینچے ہی صاحب لائیت ہو سکا
 اندرون و کھانہ صلابت پر کیا مانی
 شرفاں سے لکھ کر اب خیر غائب ہو گیا
 ہم تو کہتے تھے نہ لکھنا تیغ ابروی

۵۱۰

سوت آج کل آئی امی اسیر	
منجن کیا اپنی پر آد دیکھئے	
شک ہو او نہیں سحر روز عید	سے کہی جو نزع میں بچکی شہید
بوٹی مٹا کی کہا سن نہیں فرید	ای کل دوا ہو کیا مر من اورد
شیشہ شراب کا کہ گردن شہید	آتی ہی سی گرفت جہان میں

سب سے پہلے یہ کہنا ہے کہ
 یہ سب کچھ ہے جو کہ
 یہ سب کچھ ہے جو کہ
 یہ سب کچھ ہے جو کہ

ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی
 ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی
 ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی

[illegible]

وایا گنج کویان کو مکتبہ طویل
نصف سیه یا کا قطعیل
علی کم کو عیا با جوین چانغ
ریزین حوصات کو غنی
درد کو زنده ساز ای تو خوشام
محتاج او نصیب میر علیک
گلزار خلکو و صجایان امی
که در دهان جواکم و به سلیمان

در کمال کمال و کمال کمال
 در کمال کمال و کمال کمال
 در کمال کمال و کمال کمال
 در کمال کمال و کمال کمال

و بیای که بیاید
 و بیای که بیاید
 و بیای که بیاید
 و بیای که بیاید

۵۱۳
 حیرت یاران و غم
 حیرت یاران و غم
 حیرت یاران و غم
 حیرت یاران و غم

زندگانی کا مڑہ دسل مین صلیں
 موندہ مین او حشمال کنے زبان سپی

رنگ سنج کا موزی مارکی کوٹا موت جب کہ ہستی مین ہر جی آبی اسکھ مین د آئی مین سامی خامہ سید اپنا نیکی سلامی کوستا گل جس مین بوجی شنائی گھر مین دس صنم کی باہی آج آئینہ سی کچھ بکو صورت شنائی دھنسا غم بکو عیش کے وہائی تیغ ہی لگا ئی ہی سانسے بچا	نچشاخہ زوشن پنچہ خاشی نام رست کج کدوہ صال کیرا سر و نہر گلشن کیافران خن آرا کو کیون ہنوجا بین اکھین عیب مینو اس چین پرای پس ناز ہی عبت بندہ محبت مین سار مومن دکانر دوستی دلی اپنا کرن ہم عالم تر مر رہا مین فروت مین دیکھیں وصل کیو لاکھ غیر بڑھ مین ہاشاہی کب قاتل
--	--

مثل گل گر باں کی پیرا سیر کر مڑی
 پھر جنون کا طبعیان پیرا ہمارا

جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں

سلسله هزلت که در کمال است
 جی زلف که می تابد بر رخسار
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است

مجلس اول حضرت سلطان عالم صلوات الله علیه

تهازنگی مین فوق نقابت بخار	اب عکس که کوهی جسم نزار پر
اتنا کم ضروری مجب خا کسار پر	صد نه یونچی کوی جسم نزار پر

آهسته پیول انا میر می ار پر

ز روی سی چاه صانع لاله ار پر	پیولو نخا خون خشک هوا شاخا پر
مهند کمال سپا گل روی نگار پر	گلشن مین او کاس حسن هاجا پر

ریشک یا بیلو کومری گفتار پر

تنکاسائی کیا نظر اعتبار مین	هی مهر کس شمار مین او کس طار مین
دوا یک کایه یابست هانز مین	لاغ و دهون سمانه نین چشم مین

مجنون کو بی جسمی جسم نزار پر

کس نین ملال شب پیری	سج فراق بقلب پیری
صد نه بخار کاسب پیری	عضه نیکو کتب پیری

کچه سزمهری چاه امرن خار پر

سلسله هزلت که در کمال است
 جی زلف که می تابد بر رخسار
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است

سلسله هزلت که در کمال است
 جی زلف که می تابد بر رخسار
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است

سلسله هزلت که در کمال است
 جی زلف که می تابد بر رخسار
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است
 کس که از این کمال است

جہاں کہیں فزون جان برون
 رجا شکار ہی نہ تھوڑا
 مدین فخریم آجین جہاں
 رجا آجین ایجا یہ تھوڑا
 سب کیا ہی کہوں کہیں
 جہاں کہیں فزون جان برون

آزادہ باغبان جو گلچین سہی	گلگشت کے ہوا میں پیاں سہی
انکھوں نے ابھارے پیدائشی ہیں	جب بخت دل ہے تو دکھائی ہیں
سرخ آنسو و نسی ہو گئیں گلچین ہیاں پر	
لازم ہی لطف کس کا ہٹکانا نہیں	ماہی کی رست ہے تو فقط آب نہیں
سحر میں کوئی وہ جا میں جا نہیں	صبا دیکھو منہ کری باغ و بہرین
محبت لڑتے تھے اسی و سکی سکار پر	
وارد جو معرکہ میں قضا راہوی ہے	سختے میں شل آہن و خار راہوی ہے
ہر شکست سکندر و دارا راہوی ہے	وہ دن ہے یاد ہی صفت اراہوی ہے
مقتل میں کیا اور گری تھی سوار پر	
انکھوں میں چند روز سماں و لطف	جب تک شباب رہے کیا لطف
پیری میں پہر کسی نظر آتا ہی لطف	سایہ بھی مارواں دکھاتا ہی لطف
کیا اعتبار نزل ناما پدار پر	
خالی ہند ہے فیض گلشن چار	اسید بنگی میں کشائش کے کہاں

جہاں کہیں فزون جان برون
 رجا شکار ہی نہ تھوڑا
 مدین فخریم آجین جہاں
 رجا آجین ایجا یہ تھوڑا
 سب کیا ہی کہوں کہیں
 جہاں کہیں فزون جان برون

مین قیدی ہوں اوس گلدار کا
 جی عشق پیچان ہی چار کا
 چل زنگ رست جام
 صد اخون شکوئی ہی آواز کا
 تھکتا ہوں سکی ہر ایک
 کہیں کہیں یہ نوید نہیں کا

ماریاں ہوں غلامی زلفوں میں
 لڑی کی ہنسی بزمی زلفوں میں
 لڑی کی ہنسی بزمی زلفوں میں
 لڑی کی ہنسی بزمی زلفوں میں

غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه

اس بات پر دلیل عقل شہان	شہسب کے انار کی کیا غم باغبان
دست دعا کا وہو کا استخار	
وزن کھر قطرون کپید اہوی	بٹے کی موت تو کتو کیا غیرت قمر
حسرت بار بار مکتو کر کرون نظر	یربان ہزار سنی نابین نگار کر
طعنے سی سنگ آما جھگو کھار پر	
ذات خدا پاک کا ہی سراہین	منظر رستی سی اہق رضاہین
پہر جا ساری خلق کو ہوت کھار	منصور و فخیاب کری گا خداہین
حق بات بولی جاہین کو ہون راز	
ایسا کہی ہوجم ہنگامہ ملک	جمع تھا و یکہے کورج یا کجک
دیکھا عجیب لطف کہ اس میں ہرگز	ماہ رجب نہ ہو لو نکامین سال تک
نوحہ دی میں گر گری کھار پر	
وہ گنگ گلن وہ چمن نکشار	جز خوار و غم کسی گلشن میں یا
کہا سی مین داغ موسم گل مین با	گتہ کا خزان کا باغ چہا نہیں لگا

۵۱۶

غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه

غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه
 غنایت و ارم بیزار دیکه
 کمالی بی بی اختیار دیکه

کجاست مور سلیمان زین بن باخند
 غنیمت بر آن کی بود چنانچه
 بیاورسن بر چاه پست خور
 سگانی را چار کوئی صدقین
 سبب جرمین بیجان ماضی
 او بیابان باد اگر کوسر بود

طلب بود که کوئی خاسته
 کسان تنگ دل اگر کس
 کوه که چشم کس به چاه
 کوه که چشم کس به چاه
 کوه که چشم کس به چاه

بهت ای کس به کوه فرار از دوزخ
 زمین پر پنهان پای خوار از دوزخ
 بر کوه فرار از دوزخ
 بود دوست به کوه فرار از دوزخ
 قرب زمین به کوه فرار از دوزخ

و کجا کجاست کس زین باخند	
کیا غم جو اپنی عمر کا ساغ چه گیا	بعد فنا عروج نہ وہ اب تک گیا
طالع کا اکسارتی راجک گیا	ہر چند خاک میں تھا مگر خاک گیا
و ہو کا ہی سان کا میری عیار پر	
گاڑا نشان کفر شریعت کا لکھی نام	ایذا ہو جس میں شیر خدا کو کیا و کام
ایسی معاذون پر تو غصہ نہیں جن	بس آپ پس کتاب ہون ان کی
لعنت کا ہاتھ چھو و نکا و تین چار پر	
بدنامیو نکاس پر عبت ٹوکرانہ لو	سونہ زور اس قدر نہ ہونہ کو کلام
چوری تیجان بوجہ کی استی و	مصنوع غیر لکھو نہ جن کج شاعر
یا جامہ کوئی اور چڑھاوارا پر	
گیسوئی شکبار مضامین کو تباہ	بلیق حسن طبع رسا کو خطا و
اتنی جو حور سامی او کو چھو اور	کینہ نہ میں عروس سے گواہ
دل گوندہ گیا ہی آج تو او کو	

دہ طبع کوئی کوئی کوئی کوئی
 اس میں سے سلطان کا پر و ب
 دریا میں اغیار بار دیکھ
 جس غل نہ درو
 کجای نامی دریا بندہ ہون
 بساب شہد دیدہ دریا بندہ ہون

[illegible]

سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار

ہی شوق و دم خنجر فاقل کی دے	مضطرب ہی گردن بسل کی دے
حیران ہوں کیوں ہوتے فاقل کی دے	ہی دس صف مرغان کفبال کی دے
بہر جان یہ کہیلا ہی دل کئی دے	
بہر ماویہ گردی بہن منظور ہے	کہتے ہیں جسے بطن تہر ہے
تلاؤ مجھے کہ چہ محبوب کہہ سکا	پھر حشت دل سلسلہ جنیان ہے
بہر سر پہ چڑھتی ہا منزل کئی دے	
عصہ بہت کھٹکی اب مٹی کی ہے	سکڑتی ہیں کس کس کے ہتھکڑی
صوت نظر آئی ہنر جانبار کی ہے	اسد کری خیر حڑ ہا کی ہے
بہر سراپا بہر ہے فاقل کی دے	
رخنی میں غضب بند ہیں زید کی ہے	ہم چاہتے ہیں لاگو رہی چاہی ہے
دس ہر میں شکل پہلا خاک ہیں	حیرت ہی بیان شرم وہاں ہے
سیر و بین شے میں جال کی دے	
کیا چیتے ہر حال پہلا خاک خوش ہے	ویدا سیر نہو خاک خوش ہے

قاف سے اور کس کی
 قاف سے اور کس کی
 قاف سے اور کس کی
 قاف سے اور کس کی

ہاتھی ہین سے کھنڈ
 ہاتھی ہین سے کھنڈ
 ہاتھی ہین سے کھنڈ
 ہاتھی ہین سے کھنڈ

سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار
 سوزِ دلِ خوارِ کج و بیکار

<p>دولت کو ہمیشہ عداوت میں رہا طلبان ہندو کی خواہشوں کی خاطر ہر مہینے اپنا ہر صوفی مال اپنے ہاتھ میں اسی کی کارکردگی کی شہادت</p>	
پا پی نہ اگر بھیک ادا کر خوش	اوس مہر کوئی جانتی کہ کیا خیر
بہر دسی اور اور نہیں بھی کھل گئی دکن	
سیوان میں کہاں وہ محفل غلاموں	غالب کہ شتر بان کے پڑیا کو افسوس
یسی کو کہاں چھوڑ کی ایسے ہاتھ	نامی کو ہی کیا کردل آزار مجھوں
خالی ہی بہر تاج جو محل کے دکن	
گزار ہاروں یہ کوننگ کھین	مانی کا مرتع ہنسن اور ہنسن
ہی طرفہ تاشا نظر صاحب حسن	ماجن کھرا شون نے ترانی میں گل
سینہ ہی اسیر قابل کئی دکن	
بیڑا نہیں بولنہ کہ ہے پار ہمارا	کو سون نظر آتا نہیں میرا کاکا
حیرتوں نے ہمیں کس کھٹا دتا	کو تا ہی مد نظر شون فی مارا
اب پھر نظر آتا نہیں محل کے دکن	
ویدار کاشاق ہوئے دیا کو کہاؤ	تہ تیاد و بیچھے تہ تیاد و
سو نہ سی جو نہیں بولتے کھلی تو اٹھاؤ	دیکھا ہو کسی فی تو کو می اسکوٹاؤ

ہر مہینے اپنا ہر صوفی مال اپنے ہاتھ میں
 اسی کی کارکردگی کی شہادت
 دولت کو ہمیشہ عداوت میں رہا
 طلبان ہندو کی خواہشوں کی خاطر
 ہر مہینے اپنا ہر صوفی مال اپنے ہاتھ میں
 اسی کی کارکردگی کی شہادت

گل شکفته ایک سی باک نغمہ غنیمت
 رونق مریح سب از آن گلستان غنیمت
 بوی گلستان نسا و در آن گلستان غنیمت
 دلی زمین گلشن صبا فدا و طبع غنیمت
 مریح نظر از آبا و اجداد غنیمت
 ناستیا اینسی بی ای سکن از غنیمت
 پیران و پیران غنیمت
 کرم و کرم غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت

رویوش ہو جا ہے مراقب کبھی نہ

ہشیار چہ عیاری ایسا نہن بولا
امی مصحفی ورون گنبا میں تو بولا

باتو تنہا اسیر اور کچھ بہت ہی مٹلا
موت نہ حرف محبت میں ان کا کھم کھملا

آیا نہیں؟ یہ سراسر اساتیل کی ہونے

قطعات

چہاں گلین مانی کی بہر کر لاگئی ابرہہ
 اس مژدہ میں نے پہلی آسمان سے تیر
 آسمان لایا ہی چو کی بہر زرتین
 بہر کی لانا بہوئی آسمان میں بار
 آفتابہ بہر کا لایا ہی نیکر آبدار
 عکس بزرگ عطا کا پڑا خوشہ
 گرئی مین پا کی نظر بکنی و شاہد
 روز محشر تک رہے صحیفہ میں کا

عسل صحت کر رہا ہے آج وہ علی بابا
 وٹھو پڑے ہی لال لنگی تیغ کی چڑ
 مشتری کہتا ہی سین مجھ کو لٹا ہوا
 برت کی آتش یہ پانی گرم کر رہی تھا
 واہ رشک سنہا کی لئی ٹیک
 کیسے دلاک رشک کیسے زربنگا
 ویکھا بخشش کہ وقت شیشہ ہو
 باتہ اوٹھا کہ سر سو کر رہی تھی

021

ننگ پر سلام بیاورن ساسانی
حیصلی کشتن با خون شاهان ساسانی
خضر رختی بر برکتی کجای ساسانی
زنده بیاورین جوان ساسانی
عبید کنی تو گوی ساسانی
مجدیان زنگین ساسانی
از کرمی بر ساسانی
منش بر ساسانی

[illegible]

کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی
 کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی

بات میں ہر صدق کی ملت ہمار نیکوئی کی لٹی لائی زر گل کوثرین دور بیکار ہوئی صحت مبارک جسم کو جو کروں تعریف میں سیر وہ سب سے ورہم و دنیا کی محکومین آرزو آسمان پر شہم خورشید کی گرم انجانب دولت اقبال نور نشان رہا	گرد و قربان ہو رہی گویا نعلین ہمار آسمان کو راہی ہر عسکر از انجم شمار صحن گلشن سے کئی باو خزان آب ہمار تو ہی فرزند بنی ولید شاہ نصفا چشم الطاف و کرم کہنا ہی قابل برگ گل کی شست و شوی کر ہی ہمار تازگی سی بوستان عمر و سیر ہمار
---	---

جب وہاں تارخیں ہر قسم کی ہمار
 کچھ کی جیسے تہ خیمہ کو ہمار
 سب سے چاہ و فن میں ہونے ہمار
 گرم نظارہ کی ما دیدہ زاد ہمار

۵۲۲

قسط در تعریف حشر سلطان عالم محمد احمد شاہ بادشاہ خلد اسلام قمری آسمان پر نقش سلطان عالم کا فروغ معدت ہر شغل سلطان عالم کا سلیمان کی طرح ہی مرتب سلطان عالم کا کشادہ دل ہے صاحب سلطان عالم کا کہ ابراہیم دہم ہاگہ سلطان عالم کا	فلک ہر ذرہ دولت سر سلطان عالم کا بسان شمع خاتمہ نکلے کون کون ہوش بجایا دسار نام رکھا ہی ایسی کا صدق گوئی گوہر کنج انجم خراج کا یستنی ہرین بائید خدائی شاہین
---	---

کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی
 کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی

کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی
 کون ہو جای زمین بعض قدم کی
 کھین فتن قدم کی

جغرافیای عالمین
 در گردون و بیرون و بیرون
 قطعه و تعریف سلطان نظام الملک
 چندی که در خدمت عالی وقار عبد
 لای علیهم رحمت بود و کار عبد
 لای علیهم رحمت بود و کار عبد

و کلماتی که باین نام و در خدمت
 عشرت نصیب و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 نور و صبح عارفان و در خدمت
 از بزرگواران که در خدمت

۵۲۳

بیست و یک روزگی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت

زمین لرز می دهد و گاه بجا سلطان عالم اسی اسی لقب ظل خدا سلطان عالم سلا و در تار و در قبا سلطان عالم	به شان سلطنت هر عشتا و گاه بجا حدانی و پرورش نایب اسی که بجا اسیر آید و عا هر وقت به چرخ
---	--

قطعه و تعریف خست سلطان عالم خلد الله ملکمهم

به ایک جشن کیا که ببارک هزار جشن و کلماتی که باین نام و در خدمت ای جلوه خیز خنده صبح بهار جشن کیون و دیکه دیکه که گریه افتخار جشن که بیهوده مرغ بهوش که بگریه کشتار ای صاف مثل آسمانی غبار جشن بانوی جوان اهل بریم که کو طلی کی جشن شادی ای که بگریه که بگریه جشن	کیا خوشنماهی آینه عالی و قار جشن بهیمنی بهین حست و قلمون اهل بریم دیوار قهقهه سی بهین کم هر یک در زیبا جو فرق شاه به بهر تاج سلطن مطرب که تار ساز که رشتی برین ام آنگاه و گاه که بگریه که بگریه جشن و طر ماسی آسان که بگریه که بگریه جشن جوین عهد و شاه رهین بهین عزم
--	--

قطعه

و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت
 و کلماتی که باین نام و در خدمت

زنگنه چرخ عالمی ازین گنج
 تقدیر کنان سیدی طالع کی
 ای منور و درخشان عالم
 ای منور و درخشان عالم

پوشیده نهین هم رخصت پر جو کچھ ہی زمین آسمان میں

رباعی

کچھ دوسی نیاز نامہ لکھا کوتاہ کہے دراز نامہ لکھا
 مایہ جواب میں جو کہ تہ قلم آخر لکھنے سی باز نامہ لکھا

رباعی

خورشید کا ماہ کا سخن دیکھو تار و کا جوم کر کے چناؤ دیکھو
 ہی ن کو سفید شمع پوشاک سیا گردون کا ذرا رنگ بناؤ دیکھو

رباعی

باطن اسب تہیوں کو گہرا سنا سہ شکر او دہر گیا او گہرا سنا
 بیٹھے ہیں سبکدوش سزاہر آمادہ کیا خوب سفر کا سنا

رباعی

سوچو پوشاوت دہر کا کیا ہی یہاں قصہ پیری و جوانی کیا ہے
 کیوں کہ از اعراض کی کوہل مستون غلط ہی نہ کانی کیا ہے

سلطنت بریں ہے جہاں
 رباب عالمی
 شہزادہ لاوہ می
 شہزادہ لاوہ می

۵۲۵

شہزادہ لاوہ می
 رباب عالمی
 شہزادہ لاوہ می
 شہزادہ لاوہ می

ایک روز نے ہم ہوا
 ایک روز نے ہم ہوا
 ایک روز نے ہم ہوا
 ایک روز نے ہم ہوا

ایمان من یزداد و در دنیا کادیه توان
 ایامیست و پیش از این که از دنیا
 رهاست
 ای بند زلفان غلام حکایت
 شش بین خدای کا کبیرا
 رهاست

یہ عشرت عیش و کامرانی نکست	عشرت بھی ہو تو پہر جو اک نکست
ہو یہ بھی اگر قیام دولت ہے محل	دولت ہے ہو ہی تو زندگانی نکست

رباعی

رہنی کی جگہ عالم سبب نہیں	دور روز کی یہ نیست بجز خواب نہیں
جس صبح کہی آنکھ نہ کیا ہم	وہ لوگ نہیں اور وہ احباب نہیں

رباعی

حس مضمین گل رنگ تکلف کیجئے	آج اوس من پہر تیل تاسف کیجئے
رکھا جو کہی مصرع نشان میں قدم	پہر چاہ میں لاکہ لاکہ بوسف کیجئے

رباعی

ہی ہستی بی بقا بقا سی خانے	رکھ خانہ نول کو اس محل خانے
ہر چند کہ لبریز گہری دیرا	لیجانی ہن سب جبار کاسی خانے

رباعی

کو حسن علی ہماروم سی ہنوا	غافل وہ کہ شیخ کرم سی ہنوا
---------------------------	----------------------------

اب قصہ بین استغباری کاپی
 بہو لا، طریق غلکار کا سنہ
 جانا ہون کہ خط ای شیخ
 پروانہ دیباہی راہدار کلبش

۵۲۶

رباعی

احوال فرغے کہ ہو کربا
 دولت جی کہ ہے کربا
 سون کی جی کہ ہے کربا
 اس عہد میں شاید کہ ہو کربا

رباعی

نہاں نہاں ہی ہو کی مانند
 نہاں نہاں ہی ہو کی مانند
 نہاں نہاں ہی ہو کی مانند
 نہاں نہاں ہی ہو کی مانند

توضیح ہے کہ یہ کتاب جو درود و نذرانہ کا مجموعہ ہے
 اس روزنہ غلو یا دوسرے کسی روزنہ کے
 چنانچہ بن پانی اور ان کی دیگر
 شیخ عسکرت کی ہے

رباع
 ہر خند عدد و راز نامیہ
 رتبہ بہ کتابت کا یہ اصلا میرا
 نائل ہے تخلص طبع سادہ
 نقاش نقشہ ہے ناز و ایرا
 رباع

جویم فی طلب کیا وہ بخت اوئے	جواو سنی کہا وہ ایک ہم ہوا
رباع	
بیجا ہر قول پہ بجای اتنا	ہم بدہن و ہنیک جبرائے اتنا
اعمال حسن کہاں و لیکن و سکو	ستے ہن کریم آسرا ہی اتنا
رباع	
جود ام مصیبت میں گرفتار ہوا	اللہ کی رحمت کا سزاوار ہوا
شادی ہی جو برج انتہا کو پہنچے	گلزار خزان میں بن عطران ہوا
رباع	
جابر سچ جو خیرات فقط نیکی ہے	قائم ہے جو بالذات فقط نیکی ہے
دنیا میں کوئی کام نہ کرنا بہتر	کرنا کی جو ہی بات فقط نیکی ہے
رباع	
عالم کو فلک چین کہاں دیتا ہے	نیکل سے کوئی دم بھی بان دیتا ہے
کیون کر رہے زیت کو شل مرنو	جب پشت دو ماہوں بان دیتا ہے

رباع
 لکھا کہ لکھنؤ میں بن پانی
 لکھا کہ لکھنؤ میں بن پانی
 لکھا کہ لکھنؤ میں بن پانی
 لکھا کہ لکھنؤ میں بن پانی

ای کنت کل بیتہ نو دم ناکین ہا
 فہ بن سہ بن کون ای ہا
 دوا کا کل ہا بن اس دہ ناکین ہا
 ہا بن سہ بن کون ای ہا
 ہا بن سہ بن کون ای ہا

رباعی	
کیا نام سے تین مدعا ہے	دل کو بھی زبان کو ہی فرامتا ہے
کیا نثرات و لائی حید ہومان	اس راہ میں چلی تو خدا ملتا ہے
رباعی	
دل حید کرار کو کیا کہتا ہے	سر و قدم دیوان قضا کہتا ہے
کیا حق سی ہے اتحاد احمد	بہکا ہی جو کوئی تو خدا کہتا ہے
رباعی	
شمع حرم علم حقین حیدر ہے	سر و چین دین مبین حیدر ہے
قرآن الفاظ اوس میں سے ہے	کعبہ ہی مکان اوس میں بکین ہے
رباعی	
دیکھو تو ذرا مرتبہ شیر الہ	آغاز ہے انجام ہی کیا حیدر الہ
کعبہ میں ولادت ہوا اللہ ہی	سجد میں شہادت ہوا اللہ ہے
رباعی	

بچہ یعنی ایل زبان کہتی ہیں
 سبب چہا کو رہا ہے کہتے ہیں
 دنیا میں نہیں عیب عالی کوئی
 سبب وجہ ہی خوشیاں کہتی ہا
 رباعی
 کیا حکم اگر زمین میں سونا ہوگا

۵۲۸
 کیا خوف نہ تھا کہ کیا ہوگا
 آئی تو اصل جو ہوگا نہ ہوگا
 رباعی
 طاقت میں ارادہ نہ کی کارنا
 ایساں میں قصد بری کارنا
 خوف کہ ہے جگو خال ہونا خیر
 اوسم کو کام آدمی کارنا

رباعی
 دل نہ ہو نہ جان کی نہ ہو نہ
 ہر ایک نہ ہو نہ جان کی نہ ہو نہ
 ہر ایک نہ ہو نہ جان کی نہ ہو نہ

راسخ
 این سخن بختی است که با ستم
 از مکر و نیرنگ با دین با ما معلوم کرد
 چو یک عدم بین کجا آید

راسخ
 این سخن بختی است که با ستم
 از مکر و نیرنگ با دین با ما معلوم کرد
 چو یک عدم بین کجا آید

افسانه اعجاز ولی گستاخون	مین سرخس راز علی گستاخون
آتی بی خدا خدا کی آواز	دل سے جو علی علی گستاخون

راسخ

مقبول در لم یزلی آتیه بین	جو شیر خدا بین وہ آتی بین
اشناستما جسم کو ای دیومرن	چل دور جو کافر که علی آتیه بین

راسخ

یا حیدر صفدر هو شهنشاه تہیز	اسرار حقیقت ہو آگاہ تہیز
کہتے ہیں جسے کہید ایمان بین	باسد تہیز ہو مسم باید تہیز

راسخ

نوروز میں کجیاں منظر کو	عالم میں بہار عید اکبر کو
اضافہ کشتان عدل حیدر کو	میں آج کرو زوشت اکبر کو

راسخ

بارہ ہرین جو بائیں سول و جہان	یہ ایک زبان کہتے ہیں ایک زبان
-------------------------------	-------------------------------

۵۲۹

راسخ
 باہمی جس دہشت است
 ہر صبح اوی در پیغیر
 اس عیش کو شاد و خوش
 کہنے اسی عید حرم
 دنیا کا طالب ہو کہ عیش
 مست و قند مزاج عالم

راسخ
 جو غمش الحان
 رشک جن خلد کلستان
 رنگین بل کاشا
 عاویس زین و غنای
 راسخ

پودہ معلوم میں درختان باغ
 بادشاہ ہشتشاہ اسلم باوجا
 دہ جہنم شاہ باوجا
 پندول دیکھا باوجا

اسپری لیل ہو جو دانا ہے
 تسبیح کی سودھن میں اور کیا ہے

رباعی

نذر نظر شاہ ولایت ہی حسین
 جو ہاتھ کہ ہیست بروست خدا
 سخت جگر ختم رسالت حسین
 اوس ہاتھ میں انگشت شہادت حسین

رباعی

رکھتے حسین بند بستی حید
 ربی جو پیر کو دی تھی حق نے
 ہتی کوز میں دست حق پرست حید
 وہ شہ کو ملی دست بدست حید

رباعی

شیریں کیا اوج سقا دیا پایا
 کھے گئی حبیب پر نالہ کی
 پیدا جو ہو ہی تاج عیسا پایا
 ہما وازل سے سب خدا پایا

رباعی

سو گئی جو کوئی ہنوز خاک شبیر
 تسبیح سی ظاہر باغ رباط
 معلوم ہو حال ورنہ ناک شبیر
 گردش میں ابھی ہنار ناک شبیر

پودہ معلوم میں درختان باغ
 بادشاہ ہشتشاہ اسلم باوجا
 دہ جہنم شاہ باوجا
 پندول دیکھا باوجا

رباعی

ہر چند کہ اعدا کی ستم کم ہوتا
 کس خوف سے سردیا ہو گئی یقین

۵۳

رباعی

اس ختم کو خدا دی کیا قدر
 چاہے غم نہ ہو نہ الی حاجے

رباعی

اسود نہ ہو نہ الی حاجے
 کعبہ باغ میں آت تو ہم سبیل

بادشاہ ہشتشاہ اسلم باوجا
 دہ جہنم شاہ باوجا
 پندول دیکھا باوجا
 پندول دیکھا باوجا

کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی
 شماره ثبت کتابخانه ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳

کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی
 شماره ثبت کتابخانه ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳

۵

کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی
 شماره ثبت کتابخانه ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳

رابع	
ای سبب سرشته گسیوی سین	هر ایک خوشی پنج سبب رومی سین
سوسال جهانین عید تو کیا	پوشیده هوا اهلال ابروی سیر
رابع	
ای قلعہ کشا عقد کشا اور کنے	اعجاز نساراہ من اور کنے
کب تک میں ہوں باکل و سب	مادست خدا شیر خدا اور کنے
تاریخ	
والد کو ہر عہد شہ از جهان	شد دل آفاق زمین با تم و دیم
سال تارخ و تارخ گفت عقل	آب دل کروید کو ہر شد یتیم
تاریخ وفات میان طہار شمع	
یہ وہ خاک میں میان طہار	کیسے اکبار ہو گئے پیمان
ہاتف غیبی کہے تاریخ	آج طہار ہو گئے پیمان
تاریخ وفات خواجہ زمر حرم شد	

کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی
 شماره ثبت کتابخانه ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳
 شماره ثبت کتاب ۱۳۶۳

صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است

صفت خواجه ذریع جهان هری	خاک بر سر هوی اس غم صبیح
کی رقم کلک فصیحی بی تیاریخ وفات	خواجه عالم ارواح هو جان پر
تاریخ وفات محمد مجد که از بام بر آید در جهان گذشت	شسته ۱۲
محمد مجد از آفاق گذشت	باعتضایش شکست سجده آمد
تاریخ وفاتش گفت یافت	بطل پاک میدر اجد آمد
تاریخ آفتاب چشم خود	شسته ۱۳
آفتاب چشمان شدم مبتلا	چو از گردش آسمان کهن
وعایه تاریخ گفتم اسیر	شود دور آفتاب چشم من
تاریخ	شسته ۱۴
کلمه گاه و گاه کیونکر می توان	چو روزه و آرا و آه تظا شام تر
زبان خشک سی نخلی به خود چو تاریخ	که آج شدت گرامه صام من
شسته ۱۵	
تاریخ تولد شاهزاده عالمیقدار طالعمره	

تاریخ تولد شاهزاده عالمیقدار طالعمره
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است

۵۳۲

تاریخ تولد شاهزاده عالمیقدار طالعمره
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است

تاریخ تولد شاهزاده عالمیقدار طالعمره
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 که در آواز است
 تاجی که در آواز است
 صدای آنی که در آواز است
 تاجی که در آواز است

تاریخ جلال الدین خوارزمی
 در باب زمام حکایت و انظار

و آه کجا بجد نبای مریع
 ز بی کجایان زین بپناز
 و آه کجا بجد نبای مریع
 ز بی کجایان زین بپناز

جوشا نهاده عایق مقام پیدایش	حسین خوش منش و رشک و غیرت
چو سال بسال ولادتش گفتم	بند قدر کند رشک و اراجاه
تاریخ دیگر	
جوشا نهاده مهرش گشت پیدا	که روش از و همه قصر خاقان
بدل و هشتم فکر سال ولادت	فلک گفت تاریخ خوشید سلطان
تاریخ دیگر	
بخوانانده شد من پیدا پس	خوشی کی جگه جایی نهشته
کله او سکی تاریخ یون فلک	گل بوستان باستان
تاریخ ولادت لاله شیو چرن لال	
این کوک لاله شیو چرن لال	ماه است که نه بروست بال
تاریخ ولادت چنین طعل	بنوشت قلم پیلغ لاله
تاریخ دیگر	
چو فوج باد شد حمله آور	دشمن گرون کشان از پا افتاد

تاریخ ز و صند
 حضرت عیسی علیهم السلام
 در باب اول و ثواب و عبادت

۳۳

تاریخ ز و صند
 حضرت عیسی علیهم السلام
 در باب اول و ثواب و عبادت

خطابی برای تقاضای عطا
 در بار خلیفای اید جهان
 تاریخ ز و صند
 حضرت عیسی علیهم السلام
 در باب اول و ثواب و عبادت

او بر زلف شاه
کرمش بر آن بختون
نفسه کفایت
و نیاز دل شوق نور
ایضا
صحت الفاظ و ترکیبها



کامل مصباح شاعر غزلیه
هر روز و دیوان است و در زمان مطبوع

مخلص
زنده اجازت و دوایان
میل شکر چای صفت
دل نه یون تاریخ کجی کلا و طبع
ایکجا جان شان کجی
دیگر از غر از غر
مخلص
ابر

ابن زینبین خوشی مسرت
چون نشاط و عیش با هم آمده
گفت کامیاب و مودیان اگر
شتری و زهر با هم آرد
الطیار چی
الطیار چی

اعظم علمنا خلق
طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

قطعه تاج ارسنج اعظم علی شایان

گفت چون مطبوع دیوان سیر	هر غزل هر شعر دره لاجواب
بهر تاجش ندامت زول	گو کلام بے عدیل انتخاب

۱۲۴۱ هجری	ایضا	۱۲۴۱ هجری
-----------	------	-----------

چو دیوان استاد من طبع شد	بدل دره گشتم شاخوان عشق
تاج او من طبع من	بگفتار همه سربستان عشق

۱۲۴۱ هجری	ایضا	۱۲۴۱ هجری
-----------	------	-----------

ز به دیوان قد بحر کرامت	جهان آرا که نظم قدس عالم
طلب کردم چو سال طبع دره	ملک گفتا که نظم قدس و عالم

۱۲۴۱ هجری	ایضا	۱۲۴۱ هجری
-----------	------	-----------

دو دیوان استاد شد طبع دره	ز به نظم نامی ز به نظم نام
یک مصرعه حسیست گفتیم و تاج	و نظم اسمیر و دو نظم کرام

۱۲۴۱ هجری	۱۲۴۱ هجری
-----------	-----------

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

۱۲۴۱ هجری

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

طبع شد و نثر اشعار
سال طبعش چنان بود که
گفت بافت سخن کامل عشق

بهت خوب دیوان هندی
 دهم فکر تاریخ دیوان هندی
 مضامین عالی
 دیوان بن فصل
 متخلص به
 قطعه تاریخ از سال ۱۲۸۰

قطعه تاریخ از پیشی اشرف علیه صاحب متخلص اشرف		
شاعر استاد ویرینه اسیر	خون کلامی از خیالت بهر پند	
طبع شد دیوان و در فکر سال	گفت اشرف و فقر عاشق پسند	
ایضا		
چون حکم اسیر میر سخن	طبع این نسخه گشت بس پند	
گلک اشرف نوشت مصرع سال	کلیات لطیف گشت در	
قطعه تاریخ از سید بنده حسن متخلص عا		
شد و دیوان استاد طبع	عالمی را از دست فیض دام	
سال تاریخ گفتم ای عا	اوستا دست برگزیده کلام	
قطعه تاریخ از شیخ حبیب علی صاحب		
هر دو دیوان طبع یک جلد شد	راه حرف مدعی سید گشت	
مصرع تاریخ آن گفتم حبیب	از دو کوهر یک صدق محو شد	
۱۲۸۱		

این نسخه شاه و الام
 که در اند خزا در رسم استین دارد
 چون تاریخ بنطوب دیوانش چشم
 فلک گشت عهد مضامین دارد
 نسخه بحر
 قطعه تاریخ از شیخ عا

۵۴

جبهت جبهات و طبع جهان
 دیوان اسیر و در نظر جهان
 بن فکر خانی که بآورد
 باقی تاریخ از کلام استاد
 دیوان اسیر و در نظر جهان
 بن فکر خانی که بآورد
 باقی تاریخ از کلام استاد

دیوان اسیر و در نظر جهان
 بن فکر خانی که بآورد
 باقی تاریخ از کلام استاد